Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

عمران سیریز ۱۳۹

لیڈیز مشن

(حصہ دوم)

www.urdupalace.com

بانو جب نواب شہریار خان سے دار الحکومت جانے کی اجازت لے کر واپس حویلی کے بیرونی حصے میں پہنچی تو نہ صرف عمران غائب تھا بلکہ وہ جیپ بھی غائب تھی جس میں وہ دونوں سوار ہو کر جینی کے تعاقب میں گئے تھے۔

"اوہ! ــــ یہ کہاں چلا گیا ہے" ــــــ بانو نے غصے سے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"بی بی جی! ــــ آپ نے مجھے بلایا ہے" ــــــ اچانک ایک طرف کھڑے ہوئے ملازم نے جلدی سے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"یہ ابھی جو یہاں آدمی کھڑا تھا وہ کہاں گیا ہے ــــ اور وہ میری جیپ کہاں ہے" ــــ؟ بانو نے گھوم کر ملازم سے پوچھا۔ لہجہ خاصا غصیلا تھا۔

www.urdupalace.com

"وہ ـــــ وہ بی بی! ـــــ آپ کے اندر جاتے ہی وہ جیپ میں سوار ہو کر باغ کی طرف چلا گیا ہے" ـــــ ملازم نے نظریں جھکائے جھکائے جواب دیا۔

"اچھا ـــــ تو یہ مجھے چھوڑ کر فرار ہو گیا ہے ـــــ اس کی یہ جرأت اگر میں نے اس کی کھال نہ اُدھیڑ دی تو میرا نام بھی بانو نہیں ہے" بانو نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک سائیڈ پر بنے ہوئے گیراجوں کی قطار کی طرف بڑھ گئی۔ پوری قطار میں گیراج بنے ہوئے تھے اور ان کی تعداد تقریباً آٹھ تھی جن میں سے ایک کا دروازہ کھُلا ہوا تھا اور وہ خالی تھا۔ یہ وہ گیراج تھا جس میں سے بانو نے لینڈ اوور جیپ نکالی تھی۔ بانو اس کے ساتھ والی گیراج کی طرف لپکی اور اس نے سائیڈ میں لگے ہوئے بٹن کو دبایا تو گیراج کا دروازہ خود بخود اونچا اُٹھ گیا۔ اس گیراج میں ایک ٹو سیٹر انتہائی جدید ماڈل کی سپورٹس کار موجود تھی۔ یہ کار بانو نے خصوصی طور پر آرڈر دے کر کاریں بنانے والی مشہور کمپنی مرسڈیز والوں سے بنوائی تھی۔ اس میں خصوصی طاقتور انجن نصب تھے۔ جن کی وجہ سے کار کی رفتار کو بے حد تیز کیا جا سکتا تھا۔ بانو کو یہ کار بے حد پسند تھی۔ اور وہ اکثر دارالحکومت اسی کار میں جاتی تھی۔ اس نے پیار سے اس کار کا نام ریڈ ھاؤنڈ رکھا ہوا تھا۔ کار کا رنگ گہرا سُرخ تھا۔ بانو اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اور اس نے ایک بٹن دبایا تو کار سٹارٹ ہو گئی۔ اس کے گیئر آٹو میٹک تھے۔ صرف پہلا اور ریورس گیئر تھا۔ اور ان گیئروں

www.urdupalace.com

کے لئے بھی ہینڈل وغیرہ نہ تھا۔ بلکہ سامنے پینل پر دو مختلف بٹن تھے جنہیں پریس کرنے سے گیئر لگ جاتے تھے۔ اس کا سٹیرنگ جہاز کی طرح ہاف تھا اور سٹیرنگ کے دونوں آدھے کناروں پر بٹن لگے ہوئے تھے جنہیں پریس کرنے سے خصوصی انجن چل پڑتے تھے اور کار کی رفتار طوفانی ہو جاتی تھی۔ سامنے جہاز کی طرح پینل نصب تھا جس پر بے تحاشا چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب اور مختلف رنگوں کے بٹن تھے۔

بانو نے بٹن دبا کر پہلا گیئر لگایا اور کار ایک جھٹکے سے گیراج سے باہر نکل آئی۔ اور پھر بانو اُسے خاصی تیز رفتاری سے چلاتی ہوئی حویلی سے باہر نکل کر باغ میں داخل ہوئی۔ اُسے یقین تھا کہ وہ عمران کو پکڑ لے گی۔ اس کی جیپ کے مقابلے میں یہ کار کہیں زیادہ تیز رفتار تھی۔

چند لمحوں بعد بانو کی کار مین گیٹ پر پہنچی تو وہاں موجود دربان نے ہاتھ کھڑا کر کے اُسے رکنے کا اشارہ کیا۔

"کیا بات ہے" ——؟ بانو نے کار روکتے ہوئے بری طرح چیخ کر پوچھا۔ کیونکہ کسی ملازم کا اُسے اس طرح روکنا اس کے لئے ایک نئی بات تھی۔

"بی بی جی! —— ابھی وہ عمران صاحب جیپ میں یہاں سے گذرے ہیں —— انہوں نے آپ کے لئے ایک پیغام دیا ہے"۔ دربان نے آگے بڑھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پیغام دیا ہے —— کیا پیغام دیا ہے —— جلدی بکو" —— بانو

www.urdupalace.com

نے بُری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔
" انہوں نے کہا ہے کہ مس بانو آئیں تو کہہ دینا کہ وہ دارالحکومت آنے کی تکلیف نہ کریں ——— جینیتی سے نکاح پڑھواتے ہی میں ہنی مون منانے اُسے یہیں حویلی میں لے آؤں گا" ——— ملازم نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" کیا ——— کیا بکواس کر رہے ہو" ——— بانو بُری طرح چیختی ہوئی یکلخت اچھل کر کار سے باہر نکل آئی اور دربان گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔
" بب ——— بب ——— بی بی جی! ——— یہ انہوں نے کہا تھا" ——— دربان نے اس طرح گگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا جیسے بات تو عمران نے کی تھی لیکن قصور اس دربان کا تھا۔
" اوہ! ——— اس کی یہ جرأت ——— مجھ پر طنز کرتا ہے۔ میں اس کی بوٹیاں اُڑا دونگی ——— اس نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے میں اُسے توپ سے اُڑا دوں گی" ——— بانو نے غصے کی شدت سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا اور پھر وہ یوں اچھل کر کار میں بیٹھی جیسے کار کی بجائے عمران کی پشت پر سواری کر رہی ہو۔ دوسرے لمحے کار سائیں کی آواز نکالتی ہوئی کھلے گیٹ سے باہر نکل گئی بانو نے اُسے انتہائی رفتار سے دوڑانا شروع کر دیا تھا۔ اس کی خوبصورت آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں اور پورے جسم میں جیسے آگ بھڑک اٹھی تھی۔ عمران نے اس کی انا کو مجروح کیا تھا اور اُسے اب عمران پر اس بے طرح غصہ آ رہا تھا کہ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ بس عمران فوراً

www.urdupalace.com

اُسے نظر آجائے اور وہ خونی چمگادڑ بن کر اس کے گلے سے چمٹ جائے اور اس کا سارا خون پی جائے۔ اور پھر کسی آدم خور درندے کی طرح اس کی ہڈیاں بھنبھوڑ ڈالے۔ لیکن مصیبت یہ تھی کہ عمران کہیں نظر نہ آرہا تھا۔

وہ بے تحاشا انداز میں کار دوڑاتی ہوئی مین روڈ کی طرف بڑھی جارہی تھی کہ اچانک اس کی نظریں دُور سے ایک گھوڑے سوار پر پڑیں۔ گھوڑے کو دیکھتے ہی وہ پہچان گئی کہ یہ گھوڑا عمران کے والد سر رحمان کا پالتو گھوڑا ہے۔ جب بھی سر رحمان جاگیر پر آتے ہیں تو وہ اسی گھوڑے پر سوار ہو کر شہ سواری کا شوق پورا کرتے ہیں اس گھوڑے کو دیکھ کر غصے سے کھولتی ہوئی بانو کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح ایک خیال لپکا اور اس نے تیزی سے کار کا رُخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا جس پر وہ گھوڑا اچل رہا تھا۔ کار کو اپنی طرف آتا دیکھ کر گھوڑے سوار گھوڑے سے اُتر کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ وہ بانو اور اس کی کار کو اچھی طرح پہچانتا تھا یہ سر رحمان کا پرانا سائیس تھا اور گو مستقل طور پر یہیں جاگیر پر ہی رہتا تھا لیکن اکثر سر رحمان کے پاس شہر بھی چلا جاتا تھا۔ خاصا بوڑھا اور پرانا ملازم ہونے کی وجہ سے سر رحمان بھی اس کی بے حد عزت کرتے تھے۔ اور عمران تو اُسے انکل کہتا تھا۔ اس نے عمران کو گود میں کھلایا ہوا تھا۔ وہ جب بھی شہر جاتا تو عمران سے ملنے ضرور اس کے فلیٹ جاتا تھا۔ بانو نے اس کے قریب جا کر کار روکی تو سائیس نے جھک کر بانو کو سلام کیا۔

www.urdupalace.com

"بابا ــــ وہ تمہارے سر رحمان کا بیٹا عمران کہاں ہے" ــــ؟ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوٹے صاحب! ــــ وہ تو ابھی ابھی شہر واپس گئے ہیں وہ جیپ میں آپ کی حویلی سے اپنے ڈیرے پر آئے ــــ اور پھر سامان اٹھا کر اپنی کار میں ابھی تھوڑی دیر پہلے شہر چلے گئے ہیں ــــ آپ کی جیپ ڈرائیور حویلی پہنچانے گیا ہے" ــــ سائیں نے جواب دیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے اُسے گئے ہوئے" ــــ بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔ کار کا سُن کر اُسے اور زیادہ غصہ آ رہا تھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہوئے ہیں بی بی جی" ــــ سائیں نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ کس رنگ کی کار ہے" ــــ؟ بانو نے پوچھا کیونکہ وہ جیپ کو تو پہچانتی تھی لیکن عمران کی کار اس نے نہ دیکھی تھی۔

"گہرے سُرخ رنگ کی سپورٹس کار ہے ــــ بس آپ کی کار سے تقریباً ملتی جلتی ہے ــــ اور بی بی جی! ــــ چھوٹے صاحب کار اس طرح دوڑاتے ہیں جیسے طوفان چل پڑا ہو ــــ میں نے انہیں کئی بار سمجھایا ہے کہ ــــ" بوڑھے سائیں نے کہنا شروع کیا۔

"شٹ اپ! ــــ میرے پاس تمہاری بکواس سننے کا وقت نہیں ہے ــــ یہ بتاؤ کہ دارالحکومت میں عمران، سر رحمان کی کوٹھی میں رہتا ہے" ــــ بانو نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"نہیں بی بی جی ! ــــــ وہ علیحدہ ایک فلیٹ میں رہتے ہیں ۔ اپنے باورچی سلیمان کے ساتھ ــــــ کنگ روڈ پر دو سو نمبر فلیٹ ہے ان کا" ــــــ سائیس نے جواب دیا۔ اور بانو نے سر ہلاتے ہوئے کار کو تیزی سے موڑا اور پھر بجلی کی سی رفتار سے اُسے دوڑاتی ہوئی مین روڈ کی طرف بڑھ گئی ۔ اب اُسے عمران پر اور زیادہ غصہ آنے لگا تھا کہ اس جیسی سپورٹس کار اس کے پاس کیوں ہے ۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ بس جیسے ہی عمران نظر آئے گا ایک بار تو اس کا وہ حشر کرے گی کہ ساری عمر یاد رکھے گا ۔ اس لئے وہ مسلسل غصّے سے ہونٹ چباتی سپورٹس کار کو انتہائی رفتار سے دوڑاتی ہوئی تھوڑی ہی دیر میں دارالحکومت پہنچ گئی ۔ سائیس نے اُسے عمران کے فلیٹ کا نمبر دے دیا تھا اس لئے چند لمحوں بعد وہ کنگ روڈ پر پہنچ گئی اور پھر دو سو نمبر فلیٹ کے سامنے اس نے پوری قوت سے بریک ماری اور دوسرے لمحے اچھل کر کار سے نیچے اتری اور بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی تیزی سے اوپر چڑھ گئی ۔

"ہونہہ ! ــــــ اس گندے سے فلیٹ میں رہتا ہے" ــــــ بانو نے دروازے پر پہنچتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی ۔

"کیا مصیبت ہے ــــــ کیا پاگلوں کو بھی دروازہ نظر آتا ہے" ــــــ اندر سے کسی کی چنچتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"دروازہ کھولو ــــــ ورنہ میں توڑ دوں گی" ــــــ فقرہ سنتے

www.urdupalace.com

ہی بانو کے تن بدن میں مزید آگ بھڑک اٹھی۔ اس لئے وہ بُری طرح ہو چیخ پڑی تھی۔

"ارے باپ رے ب۔۔۔ یہ تو نسوانی آواز ہے ۔۔۔ ایک پاگل دوسری عورت ۔۔۔ خدا خیر کرے" ۔۔۔ اس بار دروازے کے قریب سے بڑبڑاتی ہوئی لیکن واضح آواز سنائی دی۔ اور بانو بُری طرح پیر پٹخنے لگی۔ اسی لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھُلا اور بانو کا بے اختیار اٹھنے والا ہاتھ فضا میں ہی رُک گیا۔ ورنہ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ دروازہ کھلتے ہی بولنے والے کی ناک ضرور توڑ دے گی۔

"اوہ!۔۔۔ بی بی بانو آپ" ۔۔۔ دروازے پر کھڑے سلیمان نے حیرت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

"تم ۔۔۔ سلیمان تم یہاں ۔۔۔ تم یہاں کیسے" ۔۔۔؟ بانو کے لہجے میں بھی بے پناہ حیرت تھی۔ سلیمان، سر رحمان کے پاس جانے سے پہلے نواب شہریار خان کے پاس ہی ملازم تھا۔ اور نواب شہریار خان نے ہی اُسے سر رحمان کے پاس بھیجا تھا۔ بانو اور سلیمان بچپن میں اکٹھے ہی کھیلتے رہے تھے کیونکہ سلیمان اس سے چند سال ہی بڑا تھا۔

"میں یہاں عمران صاحب کے پاس ہوتا ہوں ۔۔۔ ان کا باورچی ہوں ۔۔۔ لیکن آپ یہاں کیسے آگئیں۔ پہلے تو کبھی نہیں آئیں ۔۔۔ اور نہ ہی عمران صاحب نے کبھی آپ کا ذکر کیا ہے" ۔۔۔ سلیمان نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"اچھا تو یہ تم ہو ___ اس احمق کے باورچی ___ کہاں ہے وہ" ___ بانو کو عمران کا نام سنتے ہی دوبارہ غصہ آنے لگا۔

"اندر آجائیے ___ کافی عرصے بعد آپ سے ملاقات ہورہی ہے" ___ سلیمان نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک طرف ہٹتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہ بانو کا اور اپنا مقام تو بہرحال پہچانتا ہی تھا۔

بانو قدم بڑھاتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور پھر سلیمان کی راہنمائی میں ڈرائینگ روم میں پہنچ گئی۔

"یہ ڈرائینگ روم ہے ___ ہونہہ ___ کوئی چیز بھی قرینے سے نہیں پڑی" ___ بانو نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔

"کنواروں کے ڈرائینگ روم تو ایسے ہی ہوتے ہیں بی بی" ___ سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ تمہارا صاحب ہے کہاں" ___ ؟ بانو نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

"وہ تو کئی دنوں سے زمینوں پر گئے ہوئے ہیں۔ واپس تو نہیں آئے ___ آپ بیٹھئے ___ میں آپ کے پینے کے لئے کچھ لے آتا ہوں" ___ سلیمان نے کہا۔

"میں عمران کا خون پینا چاہتی ہوں ___ بولو پلواؤ گے" ___ ؟ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ کے منہ کا ذائقہ خراب ہو جائے گا ___ بڑا کڑوا خون ہے

www.urdupalace.com

صاحب کا ــــ ویسے آپ کو صاحب پر اس قدر غصہ کیوں آرہا ہے مجھے بتائیں ــ میں انہیں سزا کے طور پر ایک ہفتہ مونگ کی دال کھانے پر مجبور کر دُوں گا" ــــ سلیمان نے کہا۔

" اوہ! ــــ تم تو واقعی پورے باورچی ہو چکے ہو ــــ سزا بھی تجویز کی ہے تو باورچیوں جیسی ــــ اس نے میری توہین کی ہے اور تم جانتے ہو کہ میں اپنی توہین کرنے والوں کو کیسی عبرتناک سزا دیتی ہوں" ــــ بانو نے جواب دیا۔

کیا آپ کو انہوں نے بدصورت کہہ دیا ہے ــ ویسے صاحب ایسے بدذوق تو نہیں ہیں" ــــ سلیمان بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ وہ بھی تو عمران کی صحبت میں رہتا تھا۔

" اچھا تو اس کے ساتھ رہتے رہتے تم پر بھی رنگ چڑھ آیا ہے میں کہتی ہوں بتاؤ کہاں ہے عمران ــــ جلدی بتاؤ ــــ ورنہ میں اس کا غصہ تم پر بھی نکال سکتی ہوں" ــــ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اب میں سمجھ گیا کہ صاحب نے آپ کو غصہ کیوں دلایا ہے۔ دراصل آپ غصے میں اور زیادہ خوبصورت ہو جاتی ہیں" ــــ سلیمان نے ہنس کر کہا۔

" یُو شٹ اَپ! ــــ اپنا مقام پہچان کر بات کیا کرو ــــ میں پرانے تعلقات کی وجہ سے تمہارا لحاظ کر رہی ہوں اور تم بکواس پر اُتر آئے ہو" ــــ بانو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ سوری میڈم! ــــ ویسے صاحب تشریف نہیں رکھتے۔

www.urdupalace.com

اگر آپ انتظار کرنا چاہتی ہیں تو بیٹھ جایئے ــــ ورنہ پھر کسی اور وقت آجایئے" ــــ سلیمان کا لہجہ یکلخت سپاٹ ہوگیا۔ اور بانو چونک کر حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔ اس کے لہجے سے یکلخت اجنبیت کی بُو آنے لگی تھی۔

میں کہتی ہوں کہ بتاؤ عمران کہاں ہے ــــ جلدی بتاؤ۔ ورنہ ــــ" بانو کو اتنا غصّہ آیا کہ اس کی آواز ہی پھٹ گئی۔

"بتا دیا ہے کہ صاحب موجود نہیں ہیں ــــ اور کس طرح بتاؤں" ــــ سلیمان نے اس سے بھی زیادہ جھلّاتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"دیکھو سلیمان! ــــ مجھے عمران سے بے حد ضروری کام ہے پلیز اس کا پتہ بتا دو" ــــ اچانک بانو نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ اُسے بہرحال اتنی عقل تھی کہ وہ سمجھ گئی تھی سلیمان غصّے سے قابو نہیں آئے گا۔ جتنا وہ غصّہ کرے گی یہ اتنا ہی سپاٹ ہوتا جائے گا۔

"اوہ! ــــ تو اس طرح بات کیجئے ــــ آپ جاگیردارنی بن کر بات کر رہی تھیں ــــ اس لئے مجبوراً مجھے بھی آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن کے صدر کا لہجہ اختیار کرنا پڑا ــــ بہرحال عمران صاحب کا مجھے تو علم نہیں ــــ البتہ ایک جگہ میں فون کر کے دیکھتا ہوں" ــــ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور جلدی سے ایک طرف پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

www.urdupalace.com

"یس - رانا ہاؤس" ——— دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف! ——— میں سلیمان بول رہا ہوں ——— صاحب ہیں۔؟ ان کی ایک مہمان ان سے ملنا چاہتی ہیں" ——— سلیمان نے کہا۔

"ماسٹر! ——— وہ ابھی آئے ہیں اور اندر کچھ لوگوں میں مصروف ہیں ——— انہیں کیا کہوں" ——— جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس رہنے دو ——— میں خود وہاں جاؤں گی" ——— بانو نے سلیمان سے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اتنی جلدی بھی نہیں" ——— سلیمان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ رانا ہاؤس کہاں ہے" ——— ؟ بانو نے پوچھا اور سلیمان نے اُسے تفصیل سے رانا ہاؤس کا پتہ بتا دیا۔

"شکریہ" ——— بانو نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف اُڑی جا رہی تھی۔

رانا ہاؤس والی سڑک کی طرف جانے کے لئے اس نے جیسے ہی کار چوک سے موڑی، دوسرے لمحے ایک نیلے رنگ کی لمبی سی کار تیزی سے اُسے کراس کرتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ بانو نے بڑے غصیلے انداز میں کار کے ڈرائیور کی طرف دیکھا۔ وہ تو اپنی سپورٹس کار صرف اس لئے آہستہ چلا رہی تھی کہ دارالحکومت میں

www.urdupalace.com

ٹریفک پولیس کی طرف سے رفتار کی پابندی تھی اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس جھنجھلاہٹ کے عالم میں ٹریفک کے کسی سپاھی سے اس کی مڈبھیڑ ہو جائے۔ لیکن نیلے رنگ کی کار کی رفتار خاصی حد تک تیز تھی اس لئے اُسے اس کار کے ڈرائیور پر غصہ آیا تھا لیکن جیسے ہی اس نے کراس کرتی ہوئی کار کے ڈرائیور کی طرف دیکھا۔ وہ یکلخت چونک پڑی۔ کیونکہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جینی کولینز بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی سائیڈ سیٹ پر دو لمبے تڑنگے اور سخت چہروں والے غیر ملکی بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ پچھلی سیٹ پر بھی چار افراد بیٹھے تھے۔

"اوہ!۔۔۔ تو جینی کولینز یہاں پھر رہی ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے عمران کا پتہ تو مل ہی گیا ہے ۔۔۔ پہلے اس جینی سے ہی دو دو ہاتھ ہو جائیں"۔۔۔ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے کار کی رفتار یکلخت بڑھا دی۔ لیکن اسی لمحے ایک سائیڈ روڈ سے ایک ہیوی ٹرک اچانک سڑک پر آگیا اور بانو کو پوری قوت سے بریک لگانے پڑے۔ ورنہ اس کی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار پوری قوت سے اس ٹرک سے ٹکرا جاتی۔ سپورٹس کار کے ٹائروں نے ایک طویل چیخ ماری اور پھر کار ٹرک سے صرف آدھے انچ کے فاصلے پر رک گئی۔

"اندھے ہو کر چلاتے ہو"۔۔۔ بانو نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"سوری میڈم!۔۔۔ ٹرک خراب ہے اس لئے یکلخت بھاگ پڑا ہے"۔۔۔ ڈرائیور نے کھیسیں نکالتے ہوئے کہا اور ساتھ

www.urdupalace.com

ہی ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ سلام بھی کر دیا۔

"تو اب نکالو اس مصیبت کو ـــــ جلدی سے" ـــــ بانو نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن ٹرک اب جوں کی رفتار سے رینگ رہا تھا۔ شائد اس کے اندر کوئی ایسی خرابی ہو گئی تھی کہ خود ہی اس کی رفتار بڑھ جاتی تھی اور خود ہی کم ہو جاتی تھی۔

بانو ہونٹ کاٹتی ہوئی ٹرک کے گذرنے کا انتظار کرتی رہی اس کے پیچھے کاروں کی ایک طویل قطار لگ گئی تھی۔ خدا خدا کر کے ٹرک اتنا آگے بڑھا کہ بانو سائیڈ سے کار گذار سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے یکلخت ایکسیلیٹر دبایا اور کار بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھ گئی۔ دوسری طرف بھی کاروں کی طویل قطار لگی ہوئی تھی۔ لیکن بانو خاصی مہارت سے کار سائیڈ سے نکال کر آگے بڑھ گئی۔ اُسے جیبنی کی کار کی فکر تھی لیکن جیبنی کی نیلے رنگ کی کار اُسے دُور دُور تک نظر نہ آ رہی تھی۔

"نکل گئی ـــــ کم بخت اس ٹرک نے بھی عین موقع پر ہی ٹپکنا تھا" ـــــ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اب وہ پھر رانا ہاؤس کو تلاش کرنے لگی۔

چند لمحوں بعد اُسے سلیمان کی دی ہوئی نشانیوں والی قلعہ نما عمارت نظر آ گئی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ عمارت خاصی شاندار اور خوبصورت تھی۔ بانو اپنی کار رانا ہاؤس کے پھاٹک کی طرف موڑنے ہی لگی تھی کہ اچانک اس کی نظریں ایک درخت کی سائیڈ میں کھڑے دو افراد پر پڑیں۔ یہ دونوں وہی تھے جو جیبنی کی ساتھ والی سیٹ

www.urdupalace.com

پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک چھوٹی نال کی عجیب ساخت کی گن تھی۔ جس پر اس نے زرد رنگ کا کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ لیکن بانو چونکہ اس کے بالکل سائیڈ میں تھی اس لئے اُسے وہ گن نظر آگئی۔ گن کا رُخ رانا ہاؤس کے پھاٹک کی طرف ہی تھا۔

پھر اس سے پہلے کہ بانو کچھ سمجھتی، گن بردار کے ہاتھ کو ایک جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے گن سے ایک چھوٹا سا میزائل نما کیپسول نکل کر پھاٹک سے ٹکرایا۔ گن چلنے سے کوئی آواز پیدا نہ ہوئی تھی۔ لیکن جیسے ہی وہ کیپسول پھاٹک سے ٹکرایا۔ بڑا سا پھاٹک ایک زوردار دھماکے سے یوں کھلتا گیا جیسے کسی نے اُسے زور سے ٹکر مار کر کھول دیا ہو۔ اس کے دونوں پٹ پوری قوت سے سائیڈوں سے جا لگے۔

اسی لمحے سامنے سے وہی نیلے رنگ کی کار بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی سڑک کراس کر کے اس کھلے پھاٹک سے اندر داخل ہوئی اور پھر جب تک بانو ٹریفک کی وجہ سے سڑک کراس کرنے میں کامیاب ہوتی۔ عمارت کے اندر خوفناک دھماکوں اور انتہائی تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ دھماکے اور فائرنگ اس قدر تیز تھی کہ ارد گرد موجود تمام افراد بُری طرح بوکھلا کر ادھر اُدھر دوڑنے لگے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی فوج نے اچانک عمارت پر حملہ کر دیا ہو۔

"اوہ! — تو اس جینی نے عمران پر حملہ کیا ہے — اور اس

www.urdupalace.com

طرح دن دہاڑے" ـــــ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ فائرنگ اور دھماکے ابھی تک مسلسل جاری تھے۔

اب سڑک پر دوڑنے والی ٹریفک کائی کی طرح چھٹ گئی تھی۔ اسی لمحے اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ ارد گرد کا پورا علاقہ بُری طرح لرز اٹھا۔ اور عمارت کا ملبہ کسی اچانک پھٹ پڑنے والے آتش فشاں کے لاوے کی طرح آسمان کی طرف بلند ہونے لگا۔ اور پھر پورے ماحول پر گرد کے بادل سے چھا گئے۔

اسی لمحے پھاٹک میں سے وہی نیلے رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی باہر نکلی اور پھر تیر کی طرح دائیں طرف مڑ کر آگے بھاگتی چلی گئی۔ کار کی رفتار انتہائی تیز تھی۔

"تم عمران کو اس طرح قتل کر کے بچ کر بھاگ جاؤ گی۔ میں تمہارے پُرزے اڑا دوں گی ـــــ عمران چاہے کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ میرا ہمسایہ تو ہے" ـــــ بانو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے یکلخت کار کی رفتار انتہائی تیز کی اور اُسے نیلے رنگ کی کار کے پیچھے ڈال دیا۔ اس نے ایک ایکسٹرا انجن بھی آن کر دیا تھا۔ اس لئے اس کی کار کی رفتار یکلخت انتہائی تیز ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند لمحوں بعد ہی وہ نیلے رنگ کی کار کے قریب پہنچ گئی۔ نیلے رنگ کی کار بھی انتہائی رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ لیکن ظاہر ہے بانو کی کار کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ اس لئے بانو کی کار لمحہ بہ لمحہ اس کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن اسی لمحے بانو کو نیلے رنگ کی کار کی سائیڈ سے ایک آدمی آدھا باہر نکلتا دکھائی دیا اور پھر اُسے

www.urdupalace.com

اسی گن کی جھلک دکھائی دی۔ جس سے کیپسول فائر کیا گیا تھا اور دوسرے لمحے ایک کیپسول یکلخت گن سے نکل کر بانو کی کار کی طرف لپکتا ہوا دکھائی دیا۔ بانو نے بجلی کی سی تیزی سے کار کو سائیڈ پہ کیا اور کیپسول اس کی کار کی سائیڈ سے پیچھے نکل گیا۔ اور پھر بانو کو اپنے پیچھے سڑک پر ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔

بانو نے ہونٹ بھینچ لئے اور پھر تیزی سے ہاتھ بڑھا کر پینل پر دو بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کار کے گرد براؤن رنگ کی چادریں سی چڑھ گئیں۔ اسی لمحے ایک اور کیپسول ان چادروں سے ڈائریکٹ آکر ٹکرایا۔ بانو کی کار کو ایک جھٹکا سا لگا۔ لیکن کیپسول نے کار کو کوئی نقصان نہ پہنچایا اور وہ نیچے گر کر دھماکے سے پھٹ گیا۔ جب کہ بانو کی کار صحیح سلامت آگے نکل گئی۔

اب بانو کی کار نیلے رنگ کی کار کے بالکل عقب پر چڑھی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اسی لمحے بانو نے پینل پر ایک بٹن دبایا اور بٹن کے اوپر موجود سرخ رنگ کا بلب جلتے ہی اس نے اس کے نیچے لگا ہوا سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا اور اس کے آگے جاتی ہوئی نیلے رنگ کی کار یکلخت جیسے فضا میں بلند ہوئی اور پھر بری طرح قلابازی کھاتی ہوئی سڑک کی سائیڈ پر لڑھکتی ہوئی ایک درخت کے ساتھ زوردار دھماکے سے ٹکرا گئی۔

" بوکاٹا ــــ اب پتہ چلا بانو سے ٹکرانے کا" ــــ بانو نے بچوں کے سے انداز میں نعرہ مارا اور پھر تیزی سے کار آگے بڑھاتی لئے

www.urdupalace.com

گئی۔ نیلے رنگ کی کار جس انداز سے قلابازی کھاتی ہوئی درخت سے ٹکرائی تھی اس کے بعد اس کے اندر موجود ایک آدمی کے بچ جانے کا بھی چانس نہ تھا۔

بانو کا انتقام پورا ہو گیا تھا۔ اس لئے اب اسے یہاں رکنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ کار دوڑاتی ہوئی آگے بڑھتی گئی اور پھر اگلے چوک سے اس نے کار کو موڑا اور ایک لمبا چکر کاٹ کر دوبارہ رانا ہاؤس والی سڑک کی طرف بڑھنے لگی۔ اب اسے عمران کا خیال آرہا تھا اور اب وہ دل ہی دل میں بڑے خلوص سے عمران کے بچ جانے کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ جیسے عمران اس کا انتہائی قریب ترین عزیز ہو۔ عمران کی موت یا زخمی ہونے کا تصور کرتے ہی اس کا غصہ نجانے کہاں ہوا ہو گیا تھا۔

www.urdupalace.com

عمران رانا ہاؤس میں داخل ہو کر جیسے ہی کار سے اُترا۔ برآمدے میں کھڑا ہوا جوانا تیزی سے اس کی طرف بڑھا جبکہ جوزف پھاٹک بند کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ماسٹر! — آپ کے لئے میں نے بہت سا سامان اکٹھا کر رکھا ہے" — جوانا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اچھا! — کیا اس سامان میں طوطے کا پنجرہ بھی ہے" — ؟ عمران نے مسکرا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"طوطے کا پنجرہ" — جوانا نے حیرت بھرے انداز میں بھنویں اُچکاتے ہوئے پوچھا۔

"ارے ریلوے والے اشتہار دکھاتے ہیں کہ قلی نے بہت سا سامان اٹھایا ہوا ہے — اور سب سے اوپر طوطے کا پنجرہ ہوتا ہے — ظاہر ہے سامان طوطے کے پنجرے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا"۔

www.urdupalace.com

عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی اور جوانا ہنس پڑا۔

"پنجرہ تو شاید نہ ہو ــــ لیکن طوطا ضرور موجود ہے" ــــ جوانا نے عمران کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"اچھا ــ واہ ــ بولتا ہے کیا؟" ــــ عمران نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔ اور اسی لمحے وہ بڑے کمرے میں داخل ہو گیا۔

"ارے! ــــ یہ تو تم نے پوری نمائش لگا رکھی ہے" ــــ عمران کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔

"یہ تو زندہ نمائش ہے ــــ لاشوں کی نمائش تو سرکاری مُردہ خانے میں لگی ہو گی" ــــ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں ــ کیا چکر ہے یہ" ــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ کمرے میں کرسیوں پر جکڑے ہوئے چھ مرد اور ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ ان میں سے عورت اور چار مرد تو بیہوش تھے۔ جبکہ دو مرد ہوش میں تھے اور پھر جوانا نے عمران کو شروع سے لے کر آخر تک تفصیل بتانا شروع کر دی۔ اور پھر اس نے براؤن اور آرتھر کا تعارف کرایا اور ساتھ ہی اس نے اس عورت کے روشی کے میک اَپ میں اندر آنے اور حملہ کرنے کی تفصیل بھی بتائی۔ اور پھر بتایا کہ کس طرح اس کے چار ساتھیوں کو جوزف نے اندر ہو کر ٹریپ کیا۔

"روشی ــــ کیا جوزف کو اب نشہ ہونے لگ گیا ہے ــــ یہ کس طرف سے اُسے روشی لگ رہی تھی" ــــ عمران نے غور سے سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی عورت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

" ماسٹر! — یقین کریں یہ بالکل روشی کی طرح تھی — یہ تو جوانا نے اس کا میک اَپ کچھ صاف کر دیا ہے — ورنہ شائد آپ بھی دھوکہ کھا جاتے" — پیچھے آنے والے جوزف نے جواب دیا۔

" ہونہہ! — اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی اور گروپ ہے۔ ٹھیک ہے اس عورت کو بھی ہوش میں لے آؤ" — عمران نے خشک لہجے میں کہا اور جوانا نے تیزی سے آگے بڑھ کر اپنے بھاری ہاتھ سے عورت کا منہ اور ناک بیک وقت بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی عورت کے جسم میں کسمساہٹ سی پیدا ہوئی اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ جوانا پیچھے ہٹ گیا اور عورت کے منہ سے کراہ سی نکل گئی۔

" ہاں تو محترمہ! — میں نے سنا ہے کہ آپ روشی کے میک اَپ میں تشریف لائی تھیں — اس کی کیا ضرورت تھی۔ آپ تو ویسے بھی خوبصورت ہیں — روشی بے چاری تو اب بوڑھی ہو گئی ہو گی"۔ عمران نے اس عورت کے ہوش میں آتے ہی مسکرا کر کہا۔

" تم عمران ہو" — عورت نے بغور عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے سے ایسا اطمینان ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ دوستوں کے گروپ میں بیٹھی باتیں کر رہی ہو۔

" ماں باپ نے تو یہی نام رکھا تھا — البتہ دادا مرحوم میرا نام اللہ رکھا رکھنا چاہتے تھے — لیکن دادا جلد ہی مرحوم ہو گئے اس لئے یہ نام چلا نہیں" — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو! — تمہارے اس حبشی ملازم نے ایک آدمی کو قتل کر دیا

www.urdupalace.com

ہے ـــ حالانکہ اس کا بظاہر اس آدمی سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میں اس تعلق کو معلوم کرنے یہاں عمارت میں آئی تھی ـــ میرا نام ورتھا ہے" ـــ عورت نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مشغلہ ہی قتل کرنا ہے ـــ تم کس آدمی کی بات کر رہی ہو" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"ماسٹر! ـــ یہ اس ڈان کی بات کر رہی ہے جس نے آرتھر کو فوراً اپنے پاس بلایا تھا ـــ وہ فون میں نے اٹنڈ کیا تھا چنانچہ آرتھر کو یہاں چھوڑ کر میں اس کے پاس چلا گیا اور پھر اس نے خودکشی کر لی" ـــ جوانا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس نے خودکشی نہیں کی ـــ اُسے گولی ماری گئی ہے" ـــ ورتھا نے فوراً ہی کہا۔

"اس نے خود ہی قتل کا سامان پیدا کیا تھا ـــ حالانکہ میں اسے قتل نہ کرنا چاہتا تھا ـــ اس لئے میں تو اسے خودکشی ہی کہوں گا" ـــ جوانا نے جھلاّئے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مس ورتھا! ـــ پہلے اس کا فیصلہ ہو جاتے کہ یہ قتل تھا ـــ یا خودکشی۔ ـــ اس کے بعد آگے بھی مسئلہ حل کر لیں گے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تمہارا ڈان سے کیا تعلق تھا" ورتھا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"بتاؤ یار ـــ تعلق بتاؤ ـــ میں نے بتایا تو ہو سکتا ہے کہ مس ورتھا ناراض ہو جائیں" ـــ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.urdupalace.com

"ماسٹر ا — اس جواب طلبی کے چکر میں آپ کیوں پڑ گئے ہیں یہ لوگ آپ کے ڈیڈی سر رحمان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے یہ مجرم ہے — اور مجرموں کی سزا موت ہے — میں تو شائد اس سزا پر عمل درآمد بھی کر چکا ہوتا — لیکن سر رحمان کا نام درمیان میں آنے کی وجہ سے میں نے سوچا کہ آپ کے نوٹس میں لے آؤں"۔ جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — تو جیینی اس طرح چکر چلانا چاہتی ہے — اور یہ عمران سر رحمان کا بیٹا ہے" — ورتھا نے جوانا کی بات سُن کر منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تو تم جیینی کو لیئنر کے مخالف گروپ میں ہو" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا — تم کیا کہہ رہے ہو" — ورتھا نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔ وہ بے خیالی میں بڑبڑا گئی تھی، اس لئے اُسے یہ سمجھ نہ آئی تھی کہ عمران نے اس کے منہ سے جیینی کا نام سُنا ہے اور ویسے بھی اُسے یہ علم نہ تھا کہ عمران جیینی کو جانتا ہے۔

"ظاہر ہے — اگر تم جیینی کے گروپ میں ہوتیں — تو تمہیں یہ علم ہوتا کہ جیینی سر رحمان کو قتل کرانا چاہتی ہے — اور تمہیں یہ بھی علم ہوتا کہ میں سر رحمان کا بیٹا ہوں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ کیسے علم ہوا کہ جیینی سر رحمان کو قتل کرانا چاہتی ہے" — ورتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

"مجھے تو واقعی علم نہ تھا ـــــ یہ کارنامہ جوانا نے انجام دیا ہے۔ یہ براؤن اسے ملا کہ سر رحمان کو قتل کرانا ہے ـــــ جوانا کبھی پیشہ ور قاتل رہ چکا ہے ـــــ سر رحمان چونکہ میرے ڈیڈی ہیں اس لئے جوانا چونک پڑا ـــــ وہ براؤن کو اغوا کر کے یہاں لایا۔ اس سے اسے آرتھر کا پتہ چلا تو یہ آرتھر کو بھی اغوا کر لایا ـــــ وہاں اس ڈان کا فون آیا جو آرتھر کے نام تھا۔ لیکن سنا جوانا نے۔ چنانچہ یہ ڈان کے پاس پہنچ گیا ـــــ وہاں ڈان نے خودکشی کر لی تو یہ واپس آ گیا ـــــ اس کے بعد تم اس کا تعاقب کرتی ہوئی اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں پہنچ گئیں ـــــ تاکہ تم پتہ چلا سکو کہ ڈان کو جوانا نے کیوں قتل کیا ہے" ـــــ عمران نے پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے کہاں معلوم ہوتا ہے کہ جیلینی کا ان سے تعلق ہے ـــــ کیا آرتھر یا براؤن نے بتایا ہے" ـــــ ورتھا نے کہا۔

"ان بے چاروں کو کہاں معلوم ہو گا ـــــ یہ تو چھوٹی مچھلیاں ہیں یہ کارنامہ میں نے انجام دیا ہے ـــــ ایک جگہ جیلینی سے ٹکراؤ ہو گیا اس سے پتہ چلا کہ اس نے ڈیڈی کو قتل کرنے کا حکم دیا ہوا ہے اور اب یہاں آ کر تمہاری نمائش دیکھی تو سلسلہ مل گیا ـــــ عمران نے کہا اور ورتھا نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں سمجھ گئی ـــــ بہرحال میرا جیلینی سے کوئی تعلق نہیں ـــــ نجانے وہ کون ہے ـــــ ڈان میرے لئے کام کرتا تھا اس لئے میں یہاں آ گئی ہوں ـــــ اگر تم چاہو تو میں تم

www.urdupalace.com

سے معافی مانگ سکتی ہوں" ۔۔۔ ورہتھا نے لاتعلق سے لہجے میں کہا۔
"مانگنے کے لئے کوئی وقت کی پابندی تو نہیں ہے۔ اطمینان سے مانگ لینا ۔۔۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ جلینی کا مشن کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں کسی جلینی کو نہیں جانتی ۔۔۔ تو مجھے اس کے مشن کا کیا علم ہو سکتا ہے" ۔۔۔ ورہتھا نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے اُسے عمران کی حماقت پر جھنجھلاہٹ ہو رہی ہو۔
"ایسی صورت میں تو تم میرے لئے بے کار ثابت ہو رہی ہو۔ ٹھیک ہے جوانا ۔۔۔ یہ تمہارے شکار ہیں جو چاہو کرتے پھرو۔ میں جا رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف مُڑ گیا۔

"سنو! ۔۔۔ اگر تم اپنے ان حبشی ملازموں کو میرے ہاتھوں ضائع نہیں کرانا چاہتے ۔۔۔ تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو چھوڑ دو۔ تم جانو اور جلینی ۔۔۔ میرا تم لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے" ۔۔۔ ورہتھا نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اچھا ہے ۔۔۔ میرا خرچہ بچ جائے گا ۔۔۔ خوانخواہ کا خرچہ مجھ غریب پر پڑا ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دروازے میں پہنچا ہی تھا کہ جوزف اندر داخل ہوا۔
"ماسٹر! ۔۔۔ سلیمان کا فون آیا تھا ابھی ۔۔۔ وہ کہہ رہا ہے کہ آپ کی کوئی مہمان فلیٹ میں آئی ہے" ۔۔۔ جوزف نے کہا۔
"مہمان! ۔۔۔ لاحول ولا ۔۔۔ یہ مہمانوں کی تو بارش شروع ہو گئی

www.urdupalace.com

ہے ـــــ یہاں آیا ہوں تو جوانا نے اتنے سارے مہمان اکٹھے کر رکھے ہیں ـــــ اب یہاں سے جانے کی سوچ ہی رہا تھا تو سلیمان کوئی مہمان فلیٹ میں سجائے بیٹھا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اس دوران جوزف نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا۔

" ٹھیک ہے ماسٹر ـــــ پھر اجازت ہے ـــــ میں ان مہمانوں کو رخصت کر دوں ـــــ اگر آپ کہیں تو اس لڑکی کو پوچھ گچھ کے لئے بچالوں" ـــــ جوانا نے ریوالور کا سیفٹی لاک ہٹاتے ہوئے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

" چھوڑو جوانا ! ـــــ کن چکروں میں پڑ گئے ہو ـــــ تمہارا قتل کرنے کا کوٹا پورا ہو گیا ہو تو ان کے صرف ہاتھ پیر توڑ کر باہر سڑک پر پھینک دو ـــــ اتنی گولیاں ضائع کرنے کا کیا فائدہ" ـــــ عمران نے مڑ کر بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

" سنو ! ـــــ کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہاری جیبنی سے کہاں ملاقات ہوئی ہے" ـــــ خاموش بیٹھی ورتھا نے اچانک پوچھا۔

" جب تم جیبنی کے متعلق کچھ جانتی ہی نہیں ہو ـــــ تو پھر ملاقات کہیں بھی ہوئی ہو ـــــ تمہیں اس سے کیا فائدہ ہو گا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اگر میں جیبنی کے متعلق تفصیلات تمہیں بتا دوں تو کیا تم مجھے رہا کر دو گے" ـــــ ؟ ورتھا نے کہا۔

" جو تفصیلات تم مجھے بتانا چاہتی ہو ـــــ وہ مجھے معلوم ہیں۔

www.urdupalace.com

یہی بتاؤ گی کہ جیینی سوئٹزرلینڈ کی سرکاری ایجنٹ ہے اور اس کا تعلق روسیاہ کی کے۔جی۔بی سے ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ورتھا کی آنکھیں بُری طرح پھیلنے لگیں۔

"تُک ——— تک ——— کیا مطلب ———؟ تم کیسے جانتے ہو۔؟ کیا تم نے جیینی پر تشدد کر کے یہ سب کچھ پوچھا ہے" ———؟ ورتھا کے لہجے میں یقین نہ آنے والا عنصر غالب تھا۔

"اتنی تفصیلات تو میں تمہارے متعلق بھی بتا سکتا ہوں۔ اب تم خود بتاؤ کہ کیا میں نے تم پر کوئی تشدد کیا ہے ——— میں تو صرف تم سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جیینی یہاں کس مشن پر آئی ہے۔ کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اس کے مخالف کیمپ میں ہو۔ اس لئے ظاہر ہے کہ تمہارا وہ مشن نہ ہوگا جو جیینی کا ہے۔ لیکن اگر تم نہ بتاؤ گی ——— تو پھر میں جیینی سے پوچھ لوں گا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم میرے متعلق کیا تفصیلات جانتے ہو" ———؟ ورتھا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"یہ میں جیینی کو بتاؤں گا ——— جس طرح جیینی کی تفصیلات میں نے تمہیں بتا دی ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یقین کرو مجھے جیینی کے کسی مشن کا علم نہیں ہے" ——— ورتھا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، اچانک دور سے پھاٹک کے قریب ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی اور عمران

www.urdupalace.com

جوزف اور جوانا تینوں یہ دھماکہ سنتے ہی بُری طرح چونک پڑے۔
"یہ کیا ہے" ——— عمران نے چونک کر کہا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر نکلا۔ جوانا اور جوزف بھی اس کے پیچھے تھے۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ برآمدے تک پہنچتے، برآمدے کے قریب ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور برآمدے کا آدھا حصہ یکلخت ٹوٹ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تیز فائرنگ اور برآمدے میں مزید خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"رانا ہاؤس پر کسی پارٹی نے حملہ کر دیا ہے ——— نیچے تہہ خانے میں چلو" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور انتہائی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا واپس پلٹ کر ایک سائیڈ کمرے میں پہنچا۔ جوانا اور جوزف اس کے پیچھے تھے۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا بٹن دبایا تو وہ چھوٹا کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کی حرکت رُک گئی تو عمران اچھل کر ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچا اور اس نے کمرے کے کونے میں رکھی ہوئی ایک بڑی سی مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین کے اوپر موجود سکرین پر بجلیاں سی کوندنے لگیں۔ اور اسی لمحے سکرین پر جیسے آتش فشاں کا لاوا پھٹتا ہے اس طرح کا منظر اُبھرا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گرد کے بادل چھا گئے۔

عمران نے مشین پر لگے ہوئے ایک گول چکر کو تیزی سے گھمایا

www.urdupalace.com

تو سکرین پر منظر بدلا اور اس نے نیلے رنگ کی ایک کار کو تیزی سے مڑتے ہوئے دیکھا۔ کار کے کھلے دروازوں میں مختلف افراد اچھل کر سوار ہو رہے تھے۔ یہ رانا ہاؤس کے وسیع صحن کا منظر تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جلینی اُسے نظر آ گئی تو اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کار ایک لمحے میں کھلے پھاٹک سے باہر نکلی اور دائیں طرف مڑ کر غائب ہو گئی۔

" تو یہ کارنامہ جلینی نے سر انجام دیا ہے" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر! ——— اوپر والی ساری عمارت ہی تباہ ہو گئی ہے۔ میری شراب کا سٹاک بھی تو اسی میں تھا" ——— جوزف نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اُسے عمارت کی بجائے اپنی شراب کے سٹاک پر افسوس ہو رہا تھا۔

" ماسٹر! ——— میں شرمندہ ہوں ——— یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے ——— اگر میں انہیں یہاں نہ لے آتا تو ایسا نہ ہوتا" ——— جوانا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" ارے تم دونوں رونے کیوں لگ گئے ہو ——— رانا ہاؤس رانا تہور علی صندوقی کا ہے اور وہ بڑا جاگیردار ہے۔ خود ہی بنوا تا پھرے گا ——— اور جہاں تک جوزف کی شراب کے سٹاک کا تعلق ہے تو چلو شائد اسی بہانے جوزف شراب پینا بند کر دے کیوں جوزف" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بب ——— بب ——— باس! ——— شش ——— شراب تو میری زندگی

www.urdupalace.com

بے ــــ مم ـــ مم ـــ میں مر جاؤں گا" ــــ جوزف نے بری طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یعنی اب تم بوتلوں کی بجائے نہروں کا خواب دیکھ رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"شراب کی نہریں ــــ کہاں ہیں ماسٹر ــــ؟ شراب کی نہریں واہ" ــــ جوزف نے بری طرح چونکتے ہوئے ادھر ادھر ایسے دیکھتے ہوئے کہا جیسے شراب کی نہر اس کمرے میں موجود ہو۔ اور اُسے نظر نہ آ رہی ہو۔

"میں جنت کی بات کر رہا ہوں ــــ جہاں شراب کی نہریں بہتی ہیں۔ لیکن ایک بات ہے اس شراب میں نشہ نہیں ہوتا"۔ عمران نے کہا۔

"نشہ نہیں ہوتا ــــ تو وہ شراب کیا ہوئی۔ پانی ہو گیا" ــــ جوزف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تو یہاں کی شراب پانی بن گئی ہے۔ غضب خدا کا ــــ بیس بیس بوتلیں چڑھا جاتے ہو ــــ اور یوں اطمینان سے پھرتے رہتے ہو جیسے شراب نہ ہوئی رُوح افزا کا شربت ہو گیا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بب ــــ بب ــــ باس! ــــ سُرور تو ہوتا ہے" ــــ جوزف نے کھیسیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ زندہ بچ گئی ہے" ــــ اچانک عمران نے چونک کر سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جوزف اور جوانا بھی چونک

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

کر اس طرف دیکھنے لگے۔
سکرین پر ورتھا پھاٹک کی طرف لڑکھڑانے والے انداز میں بھاگتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور جسم نہ صرف خاصا گرد آلود تھا بلکہ وہ زخمی بھی دکھائی دے رہی تھی۔ اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ پھاٹک سے باہر نکل کر غائب ہو گئی۔

عمران نے جلدی سے مشین کے سوئچ آف کئے اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اوپر والا حصہ تو چونکہ تباہ ہو چکا تھا اس لئے اب لفٹ تو کام نہ کر سکتی تھی۔ لیکن اوپر جانے کے لئے ایک اور راستہ موجود تھا۔ وہ تینوں ہی اس راستے سے جلد ہی اوپر پہنچ گئے۔

اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے اوپر کی عمارت کا خاصا بڑا حصہ تباہ ہو چکا تھا۔ لیکن اس میں آگ نہ لگی تھی۔ جس کمرے میں ورتھا اور اس کے ساتھی موجود تھے وہ بھی تباہی کا شکار ہوا تھا۔ نجانے ورتھا کس طرح بچ نکلی تھی۔

عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر سامنے صحن کی طرف مڑ گیا۔ اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرن نزدیک آ گئے۔ اور پھر ایک گاڑی تیزی سے سائرن بجاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ وہ ملبے کے قریب آ کر رکی اور اس میں سے ایک پولیس آفیسر اور سپاہی گنیں سنبھالے تیزی سے نیچے اترے۔

" خبردار! —— ہاتھ اٹھا دو —— ورنہ ——" پولیس آفیسر نے

www.urdupalace.com

عمران، جوزف اور جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اگر ہمارے ہاتھ اٹھانے سے یہ عمارت دوبارہ صحیح سالم ہو سکتی ہے تو ہم ہاتھ اٹھا دیتے ہیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے عمران صاحب ——— آپ! ——— میں نے تو آپ کو پہچانا نہ تھا" ——— پولیس آفیسر نے چونک کر کہا اور پھر گن نیچے کر کے وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

یہ ڈی۔ ایس۔ پی سٹی شیرازی تھا۔ پہلے یہ سر رحمان کے محکمے میں تھا، پھر وہاں سے پولیس میں اس کا ٹرانسفر ہو گیا تھا۔

"چلو اب تو پہچان لیا ——— یہی غنیمت ہے ——— ورنہ میں نے تو سنا ہے کہ جس کا نقصان ہو ——— اس کی شناخت ہی لوگ بھول جاتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ——— یہ عمارت آپ کی ہے ———؟ اس پر بورڈ تو رانا تہور علی صندوقی کا لگا ہوا ہے" ——— شیرازی نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کبھی سیکرٹ سروس کا نام سنا ہے" ———؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس ——— ہاں! ——— کیوں" ———؟ شیرازی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ صندوق اور صندوقی اسی قبیل کی شے ہے ——— اور اگر کوئی انجان آدمی اس جیسے صندوق کو کھولنے کی کوشش کرے تو

www.urdupalace.com

بعض اوقات یہ عام صندوق کی بجائے پینڈورا باکس یعنی صندوق بھی ثابت ہو سکتا ہے" ـــــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ میں سمجھ گیا ـــ آپ کا مقصد ہے یہ عمارت سیکرٹ سروس کی ہے ـــ اس لئے ہم اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہ کریں" ـــــ شیرازی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یار اتنے ہی سمجھدار ہو گئے ہو تو پولیس میں کیا کرتے پھر رہے ہو ـــ کسی یونیورسٹی میں لیکچرار لگ جانا تھا" ـــ عمران نے کہا اور شیرازی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب! ـــ میں رپورٹ کر دوں گا کہ معاملہ سیکرٹ سروس کا ہے ـــ او۔کے" ـــ شیرازی نے کہا اور اپنے سپاہیوں کو اشارہ کرتا ہوا تیزی سے واپس اپنی جیپ کی طرف مڑ گیا۔

"یہ اچھا ہوا کہ شیرازی خود آ گیا ـــ ورنہ خاصا وقت لگتا" ـــ عمران نے کہا اور پھر وہ جوزف اور جوانا کی طرف مڑا۔

"تم دونوں اس تباہ شدہ کمرے کا ملبہ ہٹا کر دیکھو ـــ ہو سکتا ہے کہ باقی لوگوں میں سے کوئی زندہ ہو تو اسے ہسپتال بھیجا جا سکے" ـــ عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا تباہ شدہ عمارت کی طرف مڑ گئے۔

عمران نے سوچا کہ پہلے جا کر پھاٹک بند کر دے کیونکہ اسے باہر سڑک پر خاصا بڑا مجمع نظر آ رہا تھا۔ جو اندر کے حالات جاننے کے اشتیاق میں وہاں اکٹھا ہو گیا تھا۔

www.urdupalace.com

لیکن ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ایک سپورٹس کار انتہائی تیز رفتاری سے مڑ کر پھاٹک میں داخل ہوئی اور اُسے دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ کیونکہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی بانو اُسے صاف نظر آ رہی تھی —— بانو نے بھی اُسے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے اس نے سیدھی کار اس کے قریب آ کر روکی۔

" ارے تم تو ٹھیک ٹھاک کھڑے ہو —— میں تو سارے راستے دعائیں مانگتی آئی ہوں کہ تم زندہ بچ گئے ہو" —— بانو نے کار سے نیچے اترتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" زندہ اور میں —— کاش بانو! —— میں تمہیں اپنا دل کھول کر دکھا سکتا کہ بے چارہ کتنا زخمی ہے —— زخموں سے چور چور ہے" —— عمران نے ٹھیٹھ عاشقوں کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ! —— تم پر پھر عاشقی کا دورہ پڑ گیا ہے —— ارے ہاں! یہ جیبنی نے تو بے تحاشا یہاں دھماکے اور فائرنگ کی تھی —— عمارت ساری ہی تباہ کر دی —— پھر تم کیسے زندہ بچ گئے ہو۔ اور عمران سنو! —— میں نے تمہارا انتقام اس سے لے لیا ہے۔ میں نے ان کی کار اُلٹا کر تباہ کر دی ہے —— اب پولیس والے ان کی لاشیں اٹھا رہے ہوں گے" —— بانو نے یکلخت خوش ہوتے ہوئے کہا اور عمران چونک پڑا۔

" کس کی کار اُلٹا دی تم نے —— کن کی لاشیں پولیس والے اٹھا رہے ہوں گے" —— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

www.urdupalace.com

"جیبنی اور اس کے ساتھیوں کی ـــــ جنہوں نے تم پر حملہ کیا تھا" ـــــ بانو نے آنکھیں گھماتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ان سے کیسے ٹکرا گئیں ـــــ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ جیبنی نے اس عمارت پر حملہ کیا ہے" ـــــ؟ عمران واقعی حیران تھا۔

جواب میں بانو نے اس کے آنے کے بعد سے اس کے ساتھیں سے اس کے فلیٹ کا پتہ پوچھنے اور پھر وہاں سے سلیمان سے ملنے سے لے کر یہاں پہنچنے اور جیبنی کے حملے سے لے کر ان کے تعاقب اور پھر سپورٹس کار سے ان کی کار اٹھانے تک کے تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"تم نے رک کر دیکھا نہیں کہ جیبنی اور اس کے ساتھیوں کا کیا حشر ہوا" ـــــ عمران نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت تھی وہاں رکنے کی ـــــ بس مر مرا گئے ہوں گے۔ لیکن ہاں تم بتاؤ کہ تم حویلی کے دربان کو کیا پیغام دے آئے تھے۔ اور پھر تم مجھے چھوڑ کر فرار کیوں ہو گئے تھے" ـــــ بانو کو اچانک یاد آیا تو اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

وہ تو ان ڈائریکٹ پیغام تھا ـــــ نام جیبنی کا تھا لیکن شخصیت اور تھی ـــــ میرا خیال تھا کہ تم کافی ذہین ہو۔ سمجھ جاؤ گی ـــــ اور پھر اگر ہم اس طرح وہاں سے چلے آتے تو لوگ کیا کہتے کہ نواب شہریار خان کی بیٹی اس طرح ـــــ" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"اوہ یو شٹ اپ ـــــ بس تمہیں تو بکواس کرنی آتی ہے۔

www.urdupalace.com

بانو نے اس بار مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات کا مقصد وہ سمجھ گئی تھی۔ اس لئے اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا اور شائد عمران کے اس فقرے نے اس کا سارا غصہ ختم کر دیا تھا۔

"یہ تو اصول کی بات ہے کہ شادی سے پہلے مرد بولتا ہے۔ اور شادی کے بعد پھر مرد بیچارے کو صرف سننا ہی پڑتا ہے۔ بولنے کے کام بیوی سنبھال لیتی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ماسٹر! ——— کمرے میں موجود باقی تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ورتھا شائد اس لئے بچ گئی کہ اس کی کرسی الٹ گئی تھی اور ملبہ اس آہنی کرسی پر پڑا تھا ——— اور کرسی اُلٹنے کی وجہ سے اس کا میکنزم بھی ٹوٹ چکا تھا اس لئے ورتھا آزاد ہو گئی" ——— جوانا نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"او کے! ——— میں اب جا رہا ہوں ——— تم دونوں ان کی لاشیں کسی گٹر میں ڈال دینا اور اپنی رہائش تہہ خانوں میں رکھو۔ جب تک یہ عمارت دوبارہ تیار نہیں ہو جاتی" ——— عمران نے کہا اور جوانا کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ بانو کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"آؤ مس بانو چلیں" ——— عمران نے کہا۔

"کہاں ———؟" بانو نے چونک کر کہا۔

"کوئی میرج ہال تلاش کرتے ہیں ——— سنا ہے آجکل مولوی گواہ، چھوہارے سب کا انتظام یار لوگوں نے کرائے میں کر رکھا ہوا ہے" ——— عمران نے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو! ——— اب اگر آئندہ تم نے ایسی کوئی بات میرے سامنے کی

www.urdupalace.com

تو میں تمہیں گولی مار دونگی ——— سمجھے ——— میں ایسی بکواس سننے کی عادی نہیں ہوں" ——— بانو نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ایسی بکواس بند کرنے اور تمہاری شروع کرنے کا انتظام تو کرنا چاہتا ہوں" ——— عمران بھلا کہاں باز رہنے والا تھا اور بانو نے جھلاتے ہوئے انداز میں کار کا رُخ پھاٹک کی طرف موڑا اور پھر پھاٹک سے باہر نکل کر اس نے کار روک لی۔

" اب کس طرف جانا ہے " ———؟ بانو نے کہا۔

" فی الحال تو اس طرف لے چلو ——— جہاں تم نے جیبنی کی کار الٹائی تھی ——— میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ صحیح الٹی ہے یا نہیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ! ——— تم شائد اس جیبنی کی موت کی تصدیق کرنا چاہتے ہو" ——— بانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے کار ایک طرف بڑھا دی۔

www.urdupalace.com

خوفناک اور مسلسل دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی
عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر
نکلے تو ورمھا نے بھی کرسی سے آزاد ہونے کی کوششیں شروع
کر دیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کرسی سے نجات حاصل کر سکتی
عین اس کمرے کے سامنے کی دیوار ایک خوفناک دھماکے سے
اُڑ کر کمرے کی چھت سمیت ورمھا اور اس کے ساتھیوں پر گری
دیوار کے دھماکے سے اُڑنے کی وجہ سے ورمھا کرسی سمیت
اچھل کر پہلو کے بل نیچے فرش پر گر گئی۔ اور کرسی اس کے اوپر
آ گئی۔ دوسرے لمحے ورمھا کو یوں محسوس ہوا جیسے لاکھوں ٹن
وزن کرسی کے اوپر آ گرا ہو۔ اس نے براؤن اور آرتھر دونوں کی
ڈوبتی ہوئی چیخیں سنیں۔ اس کا اپنا سانس بھی اس خوفناک
وزن کے نیچے جیسے رک سا گیا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ

www.urdupalace.com

جیسے اب اس کا اندر رکا ہوا سانس کبھی باہر نہ آسکے گا۔ اس کا پورا جسم سانس کو باہر نکلنے کے لئے بُری طرح پھڑک رہا تھا اور پھر یکلخت ورتھا کے جسم نے اس طرح حرکت کی جیسے کوئی خوفناک وحشی سانڈ پنجرہ توڑ کر باہر نکلنے کی جدوجہد کر رہا ہو۔ اور اس لاشعوری حرکت نے اچانک ایک سائیڈ پر پڑا ہوا وزن کھسکا دیا اور دوسرے لمحے ورتھا نہ صرف اس وزن کی قید سے آزاد ہوگئی بلکہ اس کا رکا ہوا سانس بھی خود بخود بحال ہوگیا۔ اور اس کے ساتھ ہی زوردار چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ چند لمحے پہلے اس کی پشت پر موجود کرسی زمین کے ساتھ جا ملی۔ لیکن ورتھا کا جسم ایک لمحہ پہلے سائیڈ سے باہر نکل چکا تھا۔ ورنہ وہ لازماً بُری طرح کچلی جاتی۔

ہر طرف اندھیرا سا محسوس ہو رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے اس کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی ہو۔ اور اُسے اپنے جسم میں شدید درد کا احساس ہو رہا تھا۔

ورتھا چند لمحے فرش پر پڑی لمبے لمبے سانس لیتی رہی اور پھر اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ اب اس کی آنکھیں اندھیرے سے قدرے مانوس ہوگئی تھیں۔ اس لئے اُسے کچھ کچھ دکھائی دینے لگ گیا تھا۔ دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں اب ختم ہو چکی تھیں اور ورتھا کے کانوں میں دور سے کسی کار کے چلنے اور تیزی سے موڑ کاٹ کر دور جانے کی آوازیں سنائی دیں تو اس کا اپنا شعور بھی بیدار ہوگیا۔ وہ جلدی سے چھت کے ملبے کو پھلانگتی ہوئی باہر

www.urdupalace.com

کی طرف لپکی۔ اس کے جسم میں درد کی شدید لہریں چل رہی تھیں اور دماغ پر بار بار اندھیرے سے لپکتے محسوس ہو رہے تھے۔ لیکن وہ دانت بھینچے آگے کو بڑھی جا رہی تھی۔

اب اندھیرا کافی حد تک زیادہ چھٹ گیا تھا اور چند لمحوں بعد وہ ایک کھلے میدان سے علاقے میں پہنچ گئی۔ اس کو سامنے کھلا ہوا پھاٹک نظر آیا تو وہ سمجھ گئی کہ وہ اس عمارت کے وسیع لان میں ہے۔ پھاٹک نظر آتے ہی وہ بے تحاشا دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھی اور پھر پھاٹک سے باہر نکل کر وہ تیزی سے مڑ کر سڑک کی سائیڈ پر دوڑنے لگی۔ اُسے اپنی حالت کا بھی احساس نہ تھا۔ باہر لوگ افراتفری کے عالم میں دوڑ بھاگ رہے تھے۔

ابھی ورتھا چند ہی قدم آگے بڑھی ہو گی کہ اچانک ایک ٹیکسی اس کے قریب آ کر رکی۔ اور ورتھا لاشعوری طور پر ٹیکسی کا دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر تقریباً گر سی گئی۔

"شش — شش — شیراز اسکوائر" —— ورتھا نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن پھر اس کے ذہن پر اندھیروں نے مکمل طور پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد جب اس کا شعور جاگا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک ہسپتال کے بستر پر پڑی ہوئی ہے اور اس کے جسم پر ہسپتال کی سفید چادر پڑی ہوئی تھی۔

"اوہ! — یہ میں کہاں آ گئی ہوں" —— ورتھا نے یکلخت کراہتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"آپ کو ہوش آگیا ـــــ شکر ہے ـــــ آپ لیٹی رہیئے۔ لیٹی رہیئے ـــــ میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں" ـــــ ایک نرس نے تیزی سے اس کے قریب آتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس دوڑ سی گئی۔ لیکن دوسرے لمحے ورتھا کی آنکھیں دوبارہ بند ہوگئیں۔

چند لمحوں بعد اُسے احساس ہوا کہ اس کے بازو میں چبھن سی ہو رہی ہے اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے ایک ڈاکٹر کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا۔

"مم ـــــ مم ـــــ میں کہاں ہوں" ـــــ؟ ورتھا نے کراہتے ہوئے پوچھا۔

"آپ ہسپتال میں ہیں ـــــ آپ خاصی زخمی ہوگئی تھیں۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور آپ کو یہاں چھوڑ گیا تھا ـــــ آپ کی حالت سے اندازہ ہو رہا تھا جیسے آپ کسی ملبے کے نیچے دب کر زخمی ہوئی ہیں" ـــــ ڈاکٹر نے بڑے نرم لہجے میں اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ـــــ مم ـــــ مگر مجھے تو کچھ یاد نہیں ـــــ میں تو سڑک پر چل رہی تھی ـــــ بس مجھے اتنا یاد ہے" ـــــ ورتھا نے کہا۔ حالانکہ اُسے عمران کی عمارت تباہ ہونے کا پورا واقعہ یاد آگیا تھا لیکن وہ بتاتے بتاتے یکلخت بات بدل گئی تھی۔

"آپ دماغ پر زور نہ دیجئے ـــــ آپ کو کافی دیر بعد ہوش آیا ہے ـــــ ویسے آپ اب مکمل طور پر خطرے سے باہر ہیں ایک دو روز بعد آپ کو ہسپتال سے چھٹی مل جائے گی" ـــــ ڈاکٹر

www.urdupalace.com

نے اس کے بازو پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور پھر واپس مُڑ گیا۔
ڈاکٹر کے جانے کے بعد ورتھا نے اپنے جسم پر پڑی ہوئی چادر ہٹائی اور جسم کو حرکت دینی چاہی تو اُسے یہ محسوس کر کے بے حد خوشی ہوئی کہ اس کا جسم مکمل طور پر صحیح حرکت کر رہا تھا۔ البتہ بازو ٹانگوں اور جسم پر جگہ جگہ بنیڈیج کی گئی تھی۔ اس کے جسم پر ہسپتال کا لباس تھا۔

ورتھا اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اور پھر اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بُری طرح چونک پڑی کہ اس کے بلاک کے بالکل سامنے والے بلاک میں جینی ایک بستر پر پڑی ہوئی تھی اس کی آنکھیں بند تھیں اور ایک نرس اس کی کلائی میں انجکشن لگا رہی تھی۔

" اوہ! ___ تو جینی بھی ہسپتال پہنچ گئی ہے ___ لیکن کیسے اور کیوں " ___ ؟ ورتھا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" آپ لیٹ جایئے ___ پلیز " ___ اُسی لمحے ایک نرس نے ورتھا کے قریب آ کر کہا۔

" کوئی بات نہیں سسٹر! ___ میں اس طرح زیادہ اچھا محسوس کر رہی ہوں ___ ہاں سسٹر! ___ یہ تو بتایئے کہ یہ سامنے والے بلاک میں وہ جو دوسرے نمبر کے بیڈ پر مریضہ ہے ___ یہ کب یہاں آئی ہے ___ اور اسے کیا ہوا ہے " ___ ورتھا نے جینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"وہ دو نمبر بیڈ والی — یہ ایک کار کے حادثے میں زخمی ہوئی ہے — اس کے باقی ساتھی تو موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے لیکن یہ بچ گئی ہے — البتہ اس کے سر پر شدید چوٹ آئی ہے اور یہ ابھی تک بیہوشں ہے — یہ پولیس کیس ہے" — نرس نے جواب دیا۔

"یہ کب یہاں آئی ہے" — ورتھا نے پوچھا۔

"بس آپ کے تقریباً ساتھ ہی آئی ہے — دو گھنٹے ہوئے ہوں گے — ارے وہ تو ہوش میں آ رہی ہے — اوہ ویری گڈ" — نرس نے اچانک چونکتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے جینی کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ جینی نے واقعی آنکھیں کھول دی تھیں۔ پھر اور بھی کئی نرسیں اور ڈاکٹر اس کے قریب پہنچ گئے۔ اور انہوں نے دونوں طرف سے بستر کو گھیر لیا۔

ورتھا ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ بستر پر لیٹ گئی ڈاکٹر جب جینی کے بستر سے ہٹ گئے تو ورتھا نے گردن گھما کر دیکھا تو جینی اب پوری طرح ہوش میں تھی۔ اور سر کو گھما کر اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔ ورتھا نے جلدی سے اپنا چہرہ مخالف سمت میں کر لیا تاکہ جینی اُسے پہچان نہ سکے۔

تقریباً دس پندرہ منٹ بعد سینئر ڈاکٹر ایک نرس کے ساتھ بلاک کے راؤنڈ پر آیا۔ اس نے ورتھا سے رسمی باتیں کیں اور پھر اس نے نرس کو اشارہ کیا تو نرس نے ہاتھ میں اٹھائی ہوئی پلیٹ ڈاکٹر کی طرف بڑھا دی۔ پلیٹ میں ایک سرنج موجود تھی۔

www.urdupalace.com

"اس انجکشن سے آپ کی صحت انتہائی تیز رفتاری سے بحال ہو جائے گی" ـــــ ڈاکٹر نے انجکشن اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بڑے نرم انداز میں اس نے ورتھا کے بازو میں انجکشن لگانا شروع کر دیا۔

ورتھا کو بڑا سکون سا محسوس ہونے لگا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انتہائی خوشگوار موسم میں کسی باغ میں جھولا جھول رہی ہو۔ اور پھر اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگ گئیں اُسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے کوئی اُسے تھپک تھپک کر سلا رہا ہو۔ اس نے زبردستی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن بے سُود۔ اس کے ذہن پر آہستہ آہستہ سیاہ چادر پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ پھر اچانک ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں یوں کھل گئیں جیسے کسی نے زبردستی اس کی پلکیں ایک دوسرے سے جدا کر دی ہوں اور پھر اس کا شعور بھی جاگ اٹھا۔

دوسرے لمحے وہ یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی کیونکہ اُسے فوراً ہی احساس ہو گیا تھا کہ وہ ہسپتال کی بجائے کسی اور جگہ ہے۔ اور پھر جیسے اس کے سر پر بم سا پھٹ گیا ہو۔ کیونکہ اُٹھ کر بیٹھتے ہی اس کی نظریں ساتھ ہی لیٹی ہوئی جینی پر پڑیں جس کی بند آنکھیں آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں۔ اور وہ حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہوش میں آتی ہوئی جینی کو لیننز کو دیکھنے لگی۔

وہ اس وقت ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر بچھے ہوئے

www.urdupalace.com

قالین پر بیٹھی ہوئی تھی، کمرہ ہر قسم کے سازوسامان سے خالی تھا اور اس کا سامنے موجود اکلوتا دروازہ بھی بند تھا۔

اسی لمحے جینی کے حلق سے بھی حیرت بھری آواز نکلی اور وہ بھی اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"تت ــ تت ــ تم ورتھا" ــ جینی کے حلق سے حیرت بھری آواز نکلی اور وہ بھی ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"ہاں! ــ یہ میں ہوں ورتھا ــ لیکن ہم تو ہسپتال میں تھیں پھر یہاں کیسے آگئیں ــ اور یہ کونسی جگہ ہے" ــ ورتھا نے بھی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ــ مجھے یاد آرہا ہے وہ ہسپتال تھا ــ ہاں! لیکن کیا تم بھی ہسپتال میں تھی" ــ؟ جینی نے بھی حیرت بھرے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ــ میں تمہارے سامنے والے بلاک میں موجود تھی۔ تمہیں میرے سامنے ہوش آیا تھا ــ اور نرس نے بتایا تھا کہ تم کسی کار کے حادثے کے نتیجے میں ہسپتال پہنچی تھیں" ــ ورتھا نے کہا۔

"اوہ ہاں! ــ وہ بانو تھی ــ یقیناً اس نے میری کار الٹائی تھی ــ میں اس کا خون پی جاؤں گی ــ مجھے اب یاد آرہا ہے" ــ جینی کا چہرہ یکلخت بگڑنے لگا۔

"بانو! ــ وہ کون ہے" ــ؟ ورتھا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

www.urdupalace.com

" وہ ـــ وہ نواب شہریار خان کی بیٹی ہے ـــ لیکن تم ـــ تم ہسپتال کیسے پہنچ گئیں ـــ کیا ہوا تھا تمہیں " ـــ ؟ جینی بے خیالی میں بات کرتے کرتے یکلخت موضوع بدل گئی جیسے اُسے اچانک خیال آ گیا ہو کہ اُسے یہ بات ورتھا کے سامنے نہیں کرنی چاہیئے تھی۔

" اوہ اچھا ! ـــ میں سمجھ گئی ـــ لیکن نواب شہریار خان کی بیٹی یہاں دارالحکومت میں کیسے پہنچ گئی " ـــ ؟ ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تم ـــ تم کیسے جانتی ہو نواب شہریار خان کو " ـــ جینی نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا اور ورتھا کے لبوں پہ معنی خیز مسکراہٹ رینگنے لگی۔

" جینی ! ـــ تم کیا سمجھتی ہو کہ ورتھا سے بالا بالا ہی سب کچھ کر لو گی ـــ یہ تمہاری بھول ہے ـــ مجھے سب معلوم ہے جو کچھ تم کرتی پھر رہی ہو " ـــ ورتھا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" ہوں ـــ تو یہ بات ہے ـــ لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے جان کو ختم کر کے وہ لیبارٹری کیوں تباہ کر دی تھی " ـــ جینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ! ـــ تو تمہیں یہ رپورٹ مل گئی ہے ـــ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی ـــ بس میرا جان سے جھگڑا ہو گیا تھا اور تم جانتی ہو کہ میں غصے کی کتنی پاگل ہوں " ـــ ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"مجھے تمہارے غصے کا بھی علم ہے ورتھا!۔۔۔ مجھے چکر دینے کی ضرورت نہیں۔۔۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ تم ہسپتال کیسے پہنچ گئیں"۔۔۔ جینی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"بس تھا ایک چکر۔۔۔ میں ایک تباہ ہوتی عمارت کے ملبے میں دب گئی تھی"۔۔۔ ورتھا نے کہا۔

"گگ۔۔۔ گگ۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا تم رانا ہاؤس میں موجود تھی۔ جس وقت وہ تباہ ہوا"۔۔۔؟ جینی ورتھا کی بات سن کر یوں اچھل پڑی جیسے اس کے جسم کو اچانک طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو۔

"تم۔۔۔ تم رانا ہاؤس کو کیسے جانتی ہو۔۔۔ اوہ!۔۔۔ تو کیا یہ تباہی تمہاری وجہ سے ہوئی ہے"۔۔۔؟ ورتھا کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے جینی کا ہوا تھا اور وہ دونوں اس طرح ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں جیسے انہیں ایک دوسرے کے وجود پر یقین نہ آرہا ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران واقعی ایک گہرا آدمی ہے۔ اس کے متعلق جو کچھ بتایا گیا ہے۔۔۔ وہ واقعی سچ ہے"۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جینی نے بڑبڑاتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران!۔۔۔ تو تم ان حبشیوں کے ماسٹر عمران کی بات کر رہی ہو۔۔۔ وہ احمق سا نوجوان"۔۔۔ ورتھا نے کہا۔

"تم کس حیثیت سے وہاں گئی تھی"۔۔۔؟ جینی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"کس حیثیت سے۔۔۔ اوہ تو تم بھی میرے خیال میں ڈان کے

www.urdupalace.com

قتل ہونے کی وجہ سے اس کے پیچھے گئی ہو گی ـــــ اور تم نے بدلہ لینے کے لئے وہ عمارت ہی تباہ کر دی ـــــ لیکن پھر وہ بانو وہاں کیسے پہنچ گئی" ـــــ ورتھا نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ڈان! ـــــ تو کیا ڈان کو عمران نے قتل کیا ہے" ـــــ جلیبی بُری طرح چونک پڑی۔

"ہاں! ـــــ اس کے حبشی ملازم نے کیا ہے ـــــ مجھے سارے واقعات کا علم ہے ـــــ سچ بات تو یہ ہے کہ میں ڈان کے پیچھے گئی تھی تاکہ اس کی جگہ اپنا آدمی رکھ دوں۔ لیکن ڈان قتل ہو چکا تھا۔ اور پھر وہ حبشی نظروں میں آ گیا اس کا نام جوانا ہے ـــــ میں حالات معلوم کرنے اس حبشی کا تعاقب کرتی ہوئی رانا ہاؤس تک پہنچی۔ لیکن اس حبشی اور اس کے ساتھی دوسرے حبشی نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو وہاں قید کر لیا ـــــ وہاں دو آدمی آرتھر اور براؤن بھی قید تھے۔ وہ عمران کو ماسٹر کہہ رہے تھے۔ پھر وہ احمق سا نوجوان وہاں آ گیا۔ اُسے تمہارے متعلق سب کچھ معلوم ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ تم سوئٹزرلینڈ کی سرکاری ایجنٹ ہو ـــــ اسی لمحے باہر سے دھماکے اور فائرنگ شروع ہو گئی۔ عمران دونوں حبشیوں سمیت باہر نکل گیا اور اس کے بعد اس کمرے کی چھت مجھ پر آ گری لیکن میں مرنے سے بچ گئی اور اس تباہ شدہ عمارت سے باہر نکل آئی۔ اس کے بعد شاید میں بیہوش ہو گئی اور پھر مجھے ہسپتال میں ہوش آیا جہاں میں نے تمہیں دیکھا۔ اس کے بعد میں پھر بیہوش ہو گئی یا کر دی گئی اور اس کے بعد یہاں آنکھ کھلی ہے" ورتھا نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"میں سمجھ گئی —— لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ تم اندر موجود ہو —— ورنہ میں اس طرح عمارت تباہ کر کے ان کا خاتمہ نہ کرتی —— میں پہلے تمہیں بچانے کی کوشش کرتی —— لیکن یہ ہمیں کیا ہو گیا ہے ہم ایک اجنبی جگہ پر مسلسل بولے چلی جا رہی ہیں" —— اچانک بات کرتے کرتے جینی نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اسے اب ہوش آیا ہو۔

"اوہ! —— مجھے بھی اب خیال آ رہا ہے —— لیکن یہ کونسی جگہ ہے" —— ورتھا نے بھی چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"میں سمجھ گئی —— یہ عمران سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور بانو سیکرٹ سروس سے متعلق نہ بھی ہو تو عمران کی ساتھی ہے۔ اس نے سیکرٹ سروس کو اطلاع دی ہو گی —— اور سیکرٹ سروس ہمیں ہسپتال سے یہاں لے آئی ہو گی" —— جینی نے کہا اور ورتھا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے جینی اور ورتھا دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

www.urdupalace.com

عمران بانو کے ساتھ جب اس جگہ پہنچا جہاں جینی کو لینز کی کار کو بانو نے الٹایا تھا تو وہاں کار اور لاشیں موجود تھیں۔ لیکن ان لاشوں میں جینی شامل نہ تھی۔ پولیس نے کار اور لاشوں کو گھیرا ہوا تھا۔

عمران نے بانو کو اشارہ کر کے کار ایک طرف رکوائی اور خود نیچے اتر کر جائے حادثہ کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر تھوڑی سی پوچھ گچھ کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ کار میں موجود ایک عورت زخمی تھی جسے سنٹرل ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔

عمران سمجھ گیا کہ جینی مری نہیں بلکہ زخمی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس نے سنٹرل ہسپتال جانے کا فیصلہ کیا اور بانو کی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"مر گئی وہ" ـــــ بانو نے عمران کے بیٹھتے ہی بڑے اشتیاق آمیز

www.urdupalace.com

لہجے میں پوچھا۔

"عورت ہو ـــــ اور اتنی جلدی مر جائے ـــــ وہ صرف زخمی ہوئی ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب! ـــــ کیا جینی زندہ بچ گئی ہے" ـــــ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"یہی تو بتا رہا ہوں کہ کار میں موجود سب مرد مر گئے ہیں۔ لیکن عورت زندہ بچ گئی ہے ـــــ سنجانے اللہ تعالیٰ نے عورت ذات کو کونسی مٹی سے پیدا کیا ہے کہ مردوں کو مار کر بھی نہیں مرتی" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تمہیں خوشی ہو رہی ہے اس کے زندہ بچ جانے پر" ـــــ بانو نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے ـــــ ورنہ شادی کا ایک اور چانس ختم ہو جاتا۔ بہرحال اب سنٹرل ہسپتال چلو تاکہ چانس کا مکمل حشر معلوم کیا جا سکے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر وہ زندہ ہوئی تو میں اسے ہسپتال میں ہی گولی مار دوں گی"۔ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔

"یعنی دونوں چانس ختم" ـــــ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب! ـــــ میں سمجھی نہیں" ـــــ؟ بانو نے چونک کر پوچھا۔

"ایک تو تم عورتوں کو الٹی باتیں تو جلدی سمجھ آجاتی ہیں۔ لیکن سیدھی بات سمجھ میں نہیں آتی ـــــ تم اسے گولی مارو گی تو ظاہر ہے

www.urdupalace.com

وہ مر جائے گی ـــــ یعنی ایک چانس ختم ـــــ اور تم اُسے گولی مارنے کے الزام میں پھانسی لگ جاؤ گی ـــــ یعنی دوسرا چانس بھی ختم" ـــــ عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میرے سامنے اپنی یہ چونچ بند رکھا کرو مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ تم جیسے احمق سے شادی کروں گی"۔ بانو نے بُری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر سنٹرل ہسپتال چلنے کی بجائے پہلے وٹرنری ہسپتال چلو۔ کوئی نہ کوئی پاگل کتا وہاں لازماً زیرِ علاج ہو گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہوں! ـــــ تو تم بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے" ـــــ بانو نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار کو یکلخت سائیڈ میں کرتے ہوئے پوری قوت سے بریک لگائے اور عمران اگر سنبھل کر نہ بیٹھا ہوتا تو لازماً اس کا سر پوری قوت سے ڈلیش بورڈ سے ٹکرا جاتا۔

"یہیں نظر آگیا ہے ـــــ چلو ٹھیک ہے۔ وٹرنری ہسپتال نہ جانا پڑا ـــــ ویسے مجھے تو پاگل کتے سے ڈر لگتا ہے۔ تم خود ہی جا کر کٹوا آؤ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بانو اس بار بجائے جھلانے کے یکلخت کِھل کِھلا کر ہنس پڑی۔

"تو تم مجھ سے شادی کرنے کے لئے واقعی پاگل ہو رہے ہو" ـــــ بانو کے لہجے میں غرور کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

www.urdupalace.com

"لل — لیکن مجھے تو پاگل کتے تو کیا — عام کُتے نے بھی نہیں کاٹا۔"
عمران نے خوفزدہ انداز میں کہا۔

"نہیں — میں ابھی فیصلہ کرنا چاہتی ہوں — ہاں یا ناں میں جواب دو — کیا تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو یا نہیں"۔
بانو پر ایک بار پھر جھلاہٹ کا دورہ پڑ گیا۔

"ارے ارے — کچھ شرم و حیا کرو — شادی کی بات۔ اور اس طرح کھلّے عام" — عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"میں کہتی ہوں — ہاں یا ناں میں جواب دو — ابھی اور اسی وقت" — بانو نے زور سے ڈیشن بورڈ پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ جذبات کی شدت سے سُرخ پڑ گیا تھا۔

"مم — مم — مجھے جولیا سے ڈر لگتا ہے" — عمران نے بُری طرح خوفزدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"جولیا! — تم نے پہلے بھی ایک بار اس کا نام لیا تھا — کون ہے یہ — اور تم اس سے کیوں ڈرتے ہو" — بانو اور زیادہ جھلاّ گئی۔

"سخت وحشی قسم کی عورت ہے — اگر میں نے اس سے پوچھے بغیر ہاں کر دی — تو وہ مجھے کچا چبا جائے گی — اور اگر نہ کروں تو ہو سکتا ہے کہ پکا کر کھا جائے — البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اس سے مل لو — اس کے بعد مجھے بتاؤ کہ میں ہاں کہوں یا ناں" — عمران نے بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتی ہے وہ — پتہ بتاؤ — میں دیکھتی ہوں کہ آخر وہ

www.urdupalace.com

کیا چیز ہے" ——— بانو کی ذہنی رو بدل گئی۔
"پہلے ہسپتال چلو ——— ایسا نہ ہو کہ وہ جینی زندہ بچ جائے" ——— عمران نے کہا۔
"اوہ ہاں ——— بالکل پہلے اس کا خاتمہ ضروری ہے" ——— بانو نے کہا اور کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔
"کوئی اسلحہ وغیرہ ہے ——— یا راستے سے خریدتے جائیں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔
"تم خاموش بیٹھے رہو ——— اب اگر تم نے زبان ھلائی تو جینی سے پہلے میں تمہیں گولی مار دوں گی ——— تم نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے" ——— بانو نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران اس طرح سہم کر ایک کونے میں سمٹ گیا جیسے واقعی وہ بیحد خوفزدہ ہو گیا ہو۔
چند لمحوں بعد کار سنٹرل ہسپتال کے مین گیٹ میں داخل ہو گئی اور پھر بانو نے جیسے ہی کار پارکنگ میں روکی، عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر اس طرح ہسپتال کی طرف بھاگ پڑا جیسے اگر وہ ایک لمحے کے لئے بھی رک گیا تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔
عمران کو اپنے پیچھے بانو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ چیخ چیخ کر اسے رکنے کے لئے کہہ رہی تھی۔ لیکن ظاہر ہے عمران بھلا اب کہاں رکنے والا تھا۔
وہ ہسپتال کے استقبالیہ میں داخل ہوا تو استقبالیہ پر بیٹھی ہوئی لڑکی اسے اس طرح دوڑ کر اندر آتے دیکھ کر چونک پڑی۔

www.urdupalace.com

"کیابات ہے ــــ کیا ہوا" ــــ؟ استقبالیہ پر بیٹھی ہوئی لڑکی عمران کا چہرہ دیکھ کر متوحش انداز میں بولی۔

"ششش ــــ ششش ــــ شادی ــــ بچاؤ ــــ پلیز ــــ وہ پاگل کتا" ــــ عمران نے اس طرح کہا جیسے وہ واقعی بڑی طرح گھبرایا ہوا ہو۔

"شادی ــــ پاگل کتا" ــــ لڑکی عمران کی بات سن کر اور زیادہ بوکھلا گئی۔

اسی لمحے عمران نے دور سے دوڑتی ہوئی بانو کی طرف اشارہ کیا۔ وہ ادھر ہی آ رہی تھی۔

"دیکھو ــــ اسے روکو ــــ یہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے کہتی ہے کہ اسے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے ــــ پلیز" ــــ عمران نے جلدی سے کہا اور پھر غڑاپ سے ساتھ والے دروازے میں گھس گیا۔

"پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے ــــ اوہ! ــــ یہ تو بے حد خطرناک ہے" ــــ لڑکی بری طرح گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر جب تک بانو کاؤنٹر تک پہنچتی۔ اس نے جلدی سے کاؤنٹر پر رکھی ہوئی گھنٹی پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔

"کہاں گیا وہ نانسنس! ــــ کہاں گیا ہے ــــ آج میں اس کا وہ حشر کروں گی" ــــ بانو نے انتہائی تیز لہجے میں کہا وہ چونکہ غصے میں دوڑتی ہوئی آئی تھی اس لئے اس کا چہرہ پسینے سے شرابور اور آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

www.urdupalace.com

گھنٹی کی آواز سنتے ہی اسی لمحے دو گارڈ تیزی سے استقبالیہ لڑکی کے پاس پہنچے۔

"اسے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے ـــــ جلدی سے اسے لے جاؤ سپیشل وارڈ میں ـــــ جلدی" ـــــ لڑکی نے گارڈز کے آتے ہی بری طرح چیختے ہوئے بانو کی طرف اشارہ کیا جو اسی لمحے کاؤنٹر پر پہنچی تھی۔ اور گارڈز بانو پر اس طرح جھپٹ پڑے جیسے اگر بانو ان کے ہاتھوں سے نکل بھاگی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"کک ـــ کک ـــ کیا کہہ رہی ہو نانسنس ـــ تمہیں پاگل کتے نے کاٹا ہوگا ـــ چھوڑو مجھے ـــ ورنہ میں تمہیں کچا چبا جاؤں گی" ـــــ بانو اس اچانک افتاد پر بری طرح بوکھلا گئی۔ لیکن گارڈز اسے بازو سے پکڑے تیزی سے سپیشل وارڈ کی طرف گھسیٹنے لگے۔

اب تو بانو کا غصے کی شدت سے برا حال ہو گیا۔ وہ بری طرح چیخنے چلانے لگی۔ اور جیسے جیسے وہ چیختی جاتی، ویسے ویسے ہی گارڈز اور وہاں موجود لوگوں کو یقین ہوتا گیا کہ واقعی اسے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے۔

بانو نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی۔ لیکن گارڈز بھلا اس قدر سیریس کیس کو اتنی آسانی سے کیسے چھوڑ دیتے چنانچہ وہ اسے گھسیٹتے ہوئے سپیشل وارڈ کی طرف لیتے گئے۔

"شش ـــ شش ـــ شکریہ مس! ـــ لیکن وہ پاگل نہیں ہے ـــ اس نے تو مجھے کہا تھا کہ پاگل کتے نے کاٹا ہے جو تم سے

www.urdupalace.com

شادی کروں" ـــــ عمران نے بانو کے جاتے ہی اس دروازے سے باہر نکلتے ہوئے جس میں وہ پہلے گھس گیا تھا بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ یہ سٹور رُوم تھا اس لئے عمران اس کے دروازے کے اندر کھڑا ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔

"تک ـــ تک ـــ کیا مطلب! ـــ کیا اُسے کتے نے نہیں کاٹا" ـــــ اب تو استقبالیہ لڑکی اور زیادہ بوکھلا گئی۔

"ارے کاٹ لیتا تو اب تک شادی نہ ہو چکی ہوتی ـــــ ویسے یہ بتا دُوں کہ وہ نواب شہریار خان کی اکلوتی لڑکی بانو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے ہسپتال پر بھی قیامت ٹوٹ پڑے" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

نواب شہریار خان کا نام سنتے ہی لڑکی کا رنگ زرد پڑ گیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ نواب شہریار خان سنٹرل ہسپتال کو عطیات دینے والوں میں نہ صرف سرِ فہرست ہیں بلکہ وہ ہسپتال کی اعزازی کونسل کے تاحیات صدر بھی ہیں۔ چنانچہ دوسرے لمحے وہ تیر کی طرح کاؤنٹر سے نکل کر بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی سپیشل وارڈ کی طرف لپکی۔ ساتھ ساتھ وہ لاشعوری طور پر چیختی جا رہی تھی کہ "وہ پاگل نہیں ہے ـــــ وہ پاگل نہیں ہے" ـــــ اور ہسپتال کے اس حصے میں موجود ہر شخص حیرت بھرے انداز میں یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔

عمران اب بڑے مطمئن انداز میں آگے بڑھ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ بانو کو پاگل کتے کے کاٹنے والے انجکشن لگنے سے پہلے ہی استقبالیہ لڑکی سپیشل وارڈ میں پہنچ جائے گی۔ ورنہ اُسے خطرہ تھا

www.urdupalace.com

کہ ڈاکٹروں نے فوراً ہی اُسے انجکشن لگانا شروع کر دیئے ہیں۔ اور اس کے بعد ظاہر ہے بانو کا جو حشر ہونا تھا وہ اظہر من الشمس تھا۔

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہو کر عمران سیدھا ڈاکٹر بلال کے کمرے میں پہنچ گیا۔ ڈاکٹر بلال ایمرجنسی شعبے کا انچارج تھا اور عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔

" اوہ عمران صاحب آپ اور یہاں " ـــــ ڈاکٹر بلال اچانک اپنے سامنے عمران کو دیکھ کر بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" ہاں ! ـــ مجھے ایکسٹو نے بھیجا ہے ـــــ یہ بتاؤ کہ انگلٹن روڈ پر کار کے حادثے میں زخمی ہو کر کوئی لڑکی آئی ہے تمہارے شعبے میں " ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں ہاں ـــ آئی ہے ـــ لیکن وہ ابھی تک بیہوش ہے مگر اس کی حالت خطرے سے باہر ہے " ـــــ ڈاکٹر بلال نے بھی سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے ایکسٹو کا نام درمیان میں آنے کے بعد سنجیدہ ہونا لازمی تھا۔

" کہاں ہے ـــــ مجھے دکھاؤ " ـــــ عمران نے کہا اور ڈاکٹر بلال سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اور پھر وارڈ میں پہنچتے ہی عمران کی نظریں ایک بستر پر لیٹی ہوئی ورتھا پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ ورتھا کی آنکھیں بند تھیں۔

" یہ کون ہے ـــــ ؟ عمران نے ڈاکٹر بلال کی توجہ ورتھا کی طرف کراتے ہوئے پوچھا۔

" اسے کوئی ٹیکسی ڈرائیور چھوڑ گیا ہے یہاں ـــ اس کا جسم خاصا

www.urdupalace.com

زخمی تھا ــــ یوں لگتا تھا جیسے یہ کسی تباہ شدہ عمارت کے ملبے میں دفن رہی ہو ــــ ابھی یہ بیہوش ہے ویسے اس کی حالت بھی خطرے سے باہر ہے" ــــ ڈاکٹر بلال نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ پھر جلینی کو دیکھ کر وہ واپس پلٹا اور اس کے بعد اس نے ڈاکٹر بلال کو کہا کہ وہ کمرے سے باہر چلا جائے۔ کیونکہ اس نے سیکرٹ سروس کے سربراہ سے سرکاری بات چیت کرنی ہے تو ڈاکٹر بلال خاموشی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

چونکہ ڈاکٹر بلال کا ٹیلیفون ہسپتال ایکس چینج سے منسلک نہ تھا بلکہ ڈائریکٹ نمبر تھا اس لئے عمران کو تسلی تھی کہ بات چیت کہیں چیک نہ ہو سکے گی۔ اس نے دانش منزل کا نمبر ملایا۔

"ایکسٹو" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ــــ میری بات غور سے سن لو۔ تفصیلات وہیں آکر بتاؤں گا" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی فرمایئے" ــــ بلیک زیرو نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اُسے ہدایات دیں کہ وہ ڈاکٹر بلال کو فون کر کے جلینی کو لینز اور رتھا دونوں لڑکیوں کو دانش منزل بلوا کر انہیں سپیشل گیسٹ روم میں رکھے اور ڈاکٹر بلال سے کہہ دے کہ وہ انہیں طویل بیہوشی کے انجکشن لگا دے۔ اس کے علاوہ دانش منزل میں جب وہ پہنچیں تو انہیں الیف۔ آر تھری کے

www.urdupalace.com

انجکشن لگا دیئے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جینی اور ورتھا کے بیڈ نمبر بلیک زیرو کو بتا دیئے۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔

ڈاکٹر بلال شاید راؤنڈ پر چلا گیا تھا۔ کیونکہ وہ باہر کہیں نظر نہ آرہا تھا۔ ویسے اب عمران کو اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔ بلیک زیرو اب خود ہی سارا کام سنبھال لے گا۔ چنانچہ وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ بانو کا پتہ کرلے۔ لیکن پھر اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ کیونکہ بانو خوانخواہ گلے پڑ رہی تھی۔ اس لئے عمران سیدھا مین گیٹ سے نکل کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ باہر سے ٹیکسی حاصل کر سکے۔ لیکن ابھی وہ گیٹ تک پہنچا نہ تھا کہ اُسے اپنے پیچھے انتہائی تیز رفتاری سے آتی ہوئی کار کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز یکلخت اس کے عین پیچھے سنائی دی اور عمران نے مُڑ کر دیکھنے کی بجائے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے سائیڈ میں چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے کار کے بریک لگنے کی تیز آواز سنائی دی اور عمران جب چھلانگ لگا کر سیدھا ہوا تو اس نے دیکھا کہ یہ بانو کی کار تھی۔

"تم بچ گئے ـــــ کاش تم نیچے آجاتے" ـــــ بانو نے کار کی کھڑکی سے چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارا چانس ختم ہو جاتا ـــــ میرا کیا جاتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ادھر آؤ بیٹھو ـــــ ابھی مجھے تم سے سارا حساب چکانا ہے۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

"تم نے مجھے بہت ذلیل کیا ہے" ——— بانو نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا اور عمران اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ بانو اب اُسے آسانی سے نہ چھوڑے گی ——— اس لئے وہ کندھے اچکاتا آگے بڑھا اور کار کی دوسری طرف سے گھوم کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

بانو کی کار نے چونکہ گیٹ کو گھیرا ہوا تھا اور دونوں طرف سے ٹریفک تقریباً رک گئی تھی اس لئے بانو نے عمران کے بیٹھتے ہی تیزی سے کار آگے بڑھائی اور پھر گیٹ کراس کر کے آگے بڑھنے کی بجائے اس نے کار سائیڈ پر روکی اور انجن بند کر کے وہ عمران کی طرف اس طرح مڑ کر بیٹھ گئی جیسے استانی کسی نالائق بچے کو سزا دینے کے لئے اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ بانو کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے۔

"مم ——مم —— مجھے معاف کر دو —— مم —— میرا کوئی قصور نہیں ہے —— وہ لڑکی ہی پاگل تھی —— کہتی تھی کہ مجھے پاگل کتے نے کاٹ رکھا ہے اس لئے مجھ سے شادی کر لو —— مم مم —— میں نے تو کہا تھا کہ بانو آرہی ہے اس سے پوچھ لو" —— عمران نے بُری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے ذلیل کرایا ہے عمران! —— اگر وہ لڑکی میرے والد کو نہ جانتی ہوتی تو ڈاکٹر لازماً میرے پیٹ میں انجکشن لگانا شروع کر دیتے —— وہ میری ایک بات بھی نہ سُن رہے تھے"۔ بانو نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

www.urdupalace.com

"لگ جاتے تو اچھا تھا ——— میں نے سنا ہے کہ جدید ریسرچ کے مطابق اب شادی سے پہلے عورتوں کو یہ انجکشن لازماً لگانے کے لئے قانون پاس ہو رہا ہے ——— تاکہ مرد بیچارے شادی کے بعد کچھ دن تو سکون سے گذار سکیں ——— ویسے ایک بات ہے بانو! ——— اگر یہ کورس سالانہ ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے ——— کیا خیال ہے تم اور میں مل کر اس بارے میں ایک پریس کانفرنس نہ کر دیں ——— کیونکہ آجکل پریس کانفرنس بھی فیشن میں شامل ہو گئی ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ بانو کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے بحال ہوتے لگ گیا۔

"تم یقیناً دنیا کے سب سے بڑے اداکار بن سکتے ہو۔ ایسی اداکاری کرتے ہو کہ سارا غصہ ہی ختم ہو جاتا ہے" ——— بانو نے اس بار کھل کھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

"خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے ——— تم نے مس بانو کو کچھ دیر کے لئے سہی، اتنی عقل تو دے ہی دی کہ بغیر مطلب پوچھے وہ بات سمجھ گئی" ——— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس جیلینی کا کیا ہوا ——— ؟ میں تو غصے کے مارے واپس آگئی اور میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں کار کے نیچے دے کر کچل ڈوں گی" ——— بانو نے کہا۔

"اسے ہسپتال سے بیہوشی کے عالم میں اغوا کر لیا گیا ہے۔ اس لئے وہ چانس تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ——— لیکن اب بھی

www.urdupalace.com

دو چانس رہ گئے ہیں ___ تمہارا اور جولیا کا ___ ویسے مس بانو! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم دونوں ٹاس کر لو۔ تاکہ میں بھی دنیا کے مظلوم ترین مردوں کی صف میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کر ہی لوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر جولیا کا حوالہ دیا تھا کیونکہ بانو سے جان چھڑانے کا اُسے فی الحال یہی راستہ نظر آیا تھا کہ وہ اُسے جولیا کے گلے ڈال کر خود فرار ہو جائے۔

"ایسا کرو کہ تم اس جولیا سے ہی شادی کر لو" ___ بانو نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"تو کر لوں ___ اجازت ہے" ___؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے مجھے دکھاؤ تو سہی ___ آخر یہ جولیا ہے کون ___ کوئی بوڑھی مینم ہوگی" ___ بانو نے دانت پیستے ہوئے کہا اور عمران عورت کی نفسیات پر دل ہی دل میں ہنس پڑا۔

"ارے تم نے کہاں دیکھا ہے اُسے" ___؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا واقعی وہ بوڑھی ہے ___ پھر آخر تمہیں کیا مصیبت پڑی ہے اس سے شادی کرنے کی" ___ بانو نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ارے تو وہ مانتی تھوڑی ہے کہ وہ بوڑھی ہے ___ کہتی ہے کہ میری عمر صرف سولہ سال ہے ___ یہ تو میک اپ کے جعلی سامان کی وجہ سے چہرے پر جھریاں پڑ گئی ہیں۔ اور بازاری

www.urdupalace.com

ہیئر کریمیں لگانے کی وجہ سے سر کے بال جھڑ گئے ہیں۔ اور زیادہ ورزش کرنے کے ردعمل کی وجہ سے جسم بوڑھا ہو گیا ہے" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور بانو بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک دیکھتے ہی عمران کو بے اختیار اپنے سر پر ایک بار پھر ہاتھ پھیرنا پڑا۔ کیونکہ چمک بتا رہی تھی کہ مذاق مذاق میں ایک اور مستقل عذاب اس کے گلے پڑنے والا ہے۔

"اب تو میں اس سے ضرور ملوں گی —— کہاں ہے اس کا گھر" —— بانو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بیک مرر میں بار بار اپنا چہرہ بھی دیکھتی جا رہی تھی۔

"ہاں بالکل ملو —— اور سنو! —— میں ساتھ نہیں جاؤں گا ورنہ وہ تمہیں میرے ساتھ دیکھتے ہی گولی مار دے گی —— بس ایسی ہی جذباتی عورت ہے وہ" —— عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بانو کو جولیا کے فلیٹ کا پتہ بھی بتا دیا۔

"مجھے گولی مار دے گی —— اس بڑھیا کی یہ جرأت —— میں اس کا خون نہ پی جاؤں گی" —— بانو کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا

"ارے ارے تم خون بھی پیتی ہو —— مم —— مم —— میرا خون تو بہت کڑوا ہے —— مجھے ممی نے بچپن میں نیم کا عرق بہت پلایا ہے" —— عمران نے سہمے ہوئے انداز میں کہا اور بانو ایک بار پھر کھِل کھلا کر ہنس پڑی۔

"میں اس بوڑھی میم کی بات کر رہی ہوں" —— بانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"بانو! — پلیز مجھ پر احسان کرو کہ کسی طرح میری جان اس سے چھڑا دو" — عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے وہاں پہنچنے تو دو — پھر دیکھو کہ میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں — آئندہ تمہارا نام بھی لے جائے تو میرا نام بدل دینا" — بانو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری طرف سے ہاں ہو ہی گئی — خدایا تیرا شکر ہے" — عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کیا مطلب! — کیسی ہاں" — ؟ بانو نے بڑی طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہی نام بدلنے والی — واہ! — کیا مہذب انداز ہے شادی کے لئے ہاں کرنے کا — میرا مطلب ہے کہ تمہارا نام بدل کر مسز علی عمران رکھا جائے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بانو نے ایک بار پھر آنکھیں نکالیں۔

"تم باز نہیں آؤ گے ان حرکتوں سے — جب میں نے ایک بار کہہ دیا ہے کہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی — نہیں کر سکتی پھر تم کیوں بار بار مجھے تنگ کر رہے ہو" — بانو نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو — تو میں مایوس ہو جاؤں" —

عمران کا چہرہ یکلخت لٹک گیا اور آنکھوں کی چمک مدھم پڑ گئی۔

"ارے ارے مایوسی تو گناہ ہے" — بانو نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا ذہن واقعی عجیب و غریب تھا۔

www.urdupalace.com

گھڑی ماشہ، گھڑی تولہ۔ اور چونکہ عمران اس کی نفسیات اچھی طرح سمجھ گیا تھا اس لئے وہ اُسے اسی طرح ہی ڈیل کر رہا تھا۔

"گناہ ہے ____ اوہ توبہ توبہ! ____ اماں بی کہتی ہیں کہ گناہ گار کو دوزخ کے فرشتے آگ کے کوڑے ماریں گے ____ میری توبہ! میں اب بالکل مایوس نہ ہونگا ____ تو پھر کوئی مولوی ڈھونڈیں"۔ عمران نے آخر میں بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور بانو جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر کھِل کھِلا کر ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر عجیب سی مسرت تھی۔

"پہلے مجھے اس بوڑھی میم کے ہوش ٹھکانے لگانے دو ____ اس کے بعد سوچوں گی" ____ بانو نے کہا اور عمران نے اس انداز میں سر ہلانا شروع کر دیا جیسے اس مسئلے کا صحیح حل بھی یہی ہو۔

تھوڑی دیر بعد کار جولیا کے فلیٹ کے سامنے پہنچ گئی تو عمران نے بانو کو کار روکنے کے لئے کہا۔

"وہ دیکھو سامنے جولیا کا فلیٹ ہے ____ اب تم جاؤ ____ بس خیال رکھنا کہ زندہ سلامت واپس آجانا ____ ویسے اگر کہو تو میں ایمبولینس منگوا لوں" ____ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے کیا سمجھتے ہو عمران! ____ یہ تو میں تمہارا لحاظ کر جاتی ہوں ورنہ میں نے بڑے بڑے ماہرین سے مارشل آرٹ کی تربیت لی ہوئی ہے" ____ بانو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اُتر آئی۔

"تم بھی میرے ساتھ چلو" ____ بانو نے مُڑ کر عمران کی طرف دیکھتے

www.urdupalace.com

ہوئے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میں ـــ ارے نہیں ـــ مجھے ساتھ مت لے جاؤ ـــ ورنہ مجھے دیکھتے ہی جولیا یکلخت جوان ہو جائے گی" ـــ عمران نے سمٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں بس ـــ میں تمہارے سامنے اس کا حشر کرنا چاہتی ہوں"۔ بانو نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر پہلے مجھے فون کرنے کے ہسپتال میں ایک بستر ریزرو کرانے کی مہلت دو" ـــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو ـــ اور سیدھی طرح کار سے اتر کر میرے ساتھ چلو" ـــ بانو نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ـــ چلو ٹھیک ہے" ـــ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر خود ہی کار سے اتر آیا۔ اُسے یکلخت خیال آگیا تھا کہ بانو جس ذہن کی لڑکی ہے اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کوئی لمبا ہنگامہ ہی نہ کھڑا کر دے۔ اور پھر فوری طور پر اس کے سامنے کوئی اہم کام بھی نہ تھا۔ صرف جینی اور وہ تھا سے پوچھ گچھ کرنی تھی کہ ان کا یہاں آخر مشن کیا ہے اور اس نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر دیا تھا۔ اس نے بلیک زیرو کو ہدایات دے دی تھیں کہ وہ تھا اور جینی دونوں کو ایف آر تھری کے انجکشن لگا دیئے جائیں۔

ان انجکشنوں کی یہ خاصیت تھی کہ جسے بیہوشی کے عالم میں

www.urdupalace.com

لگا دیا جائے تو وہ ہوش میں آتے ہی خود بخود لاشعور میں موجود ساری باتیں اُگل دیتا ہے۔

عمران کو معلوم تھا کہ وَرتھا اور جینی ہوش میں آتے ہی جیسے ایک دوسرے کو دیکھیں گی تو پھر خود بخود ان کے منہ سے سب کچھ نکلنا شروع ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے سپیشل گیسٹ رُوم میں ہونے والی تمام بات چیت ٹیپ ہو جاتی ہے، اس لئے عمران کو یقین تھا کہ جب وہ دانش منزل پہنچے گا تو اُسے پوچھ گچھ کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔

چنانچہ وہ بانو کے ساتھ جولیا کے فلیٹ کی طرف چل پڑا۔ لیکن سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ کر جب اس نے دروازے پر پڑا ہوا تالا دیکھا تو اُس کا منہ بن گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی دلچسپ تماشے سے اچانک محروم ہو جانے پر منہ بناتے ہیں۔

"یہاں تو تالا لگا ہوا ہے" ـــــ بانو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تالا ہے تو تالا ہی رہنے دو ـــــ بس سمجھو کہ فیصلہ ہو گیا جولیا کا چانس ختم ہو گیا ـــــ تم میرے ساتھ میرے فلیٹ پر چلو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس گندے سے فلیٹ میں ـــــ لاحول ولا ـــــ وہ بھی کوئی رہنے کی جگہ ہے ـــــ میں تو اپنے ہوٹل شبستان میں رہوں گی ـــــ تم ہی جاؤ اپنے گندے فلیٹ میں" ـــــ بانو

www.urdupalace.com

نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ـــــ تم ہوٹل شبستان میں رہو ـــــ میں یہاں بیٹھ کر انتظار کرتا ہوں ـــــ جیسے ہی جولیا آئے گی۔ میں اُسے لے کر اپنے فلیٹ میں چلا جاؤں گا ـــــ جولیا کو تو میرا فلیٹ بے حد پسند ہے ـــــ جولیا مجھ سے کہہ رہی تھی کہ کاش میں تمام عمر اس فلیٹ میں ہی رہ جاؤں" ـــــ عمران نے ایسے انداز میں کہا۔ جیسے وہ اب بانو سے پیچھا چھڑانے کا حتمی فیصلہ کر چکا ہو۔

"اب مجھے معلوم ہو گیا ہے ـــــ تم انتہائی بدمعاش آدمی ہو۔ احمق! ـــــ تم نے مجھے بھی آوارہ سمجھ رکھا ہے" ـــــ بانو کو عمران کی توقع کے مطابق ہی غصہ آ گیا اور وہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی سیڑھیاں اترنے لگی۔

ارے ارے ـــــ پلیز ـــــ عمران نے اس ـــــ کے پیچھے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ! ـــــ اب مجھ سے بات بھی نہ کرنا ـــــ ورنہ گولی مار دوں گی ـــــ میں واپس حویلی جا رہی ہوں" ـــــ بانو نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ اچھل کر کار میں بیٹھی اور جب تک عمران کار تک پہنچتا، کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

"یا اللہ تو واقعی رحیم ہے ـــــ اتنی آسانی سے میرا پیچھا چھڑا دیا ـــــ ورنہ یہ تو پیر تسمہ پا کی طرح گلے ہی پڑ گئی تھی" ـــــ عمران نے وہیں سڑک پر کھڑے دعائیہ انداز میں ہاتھ اٹھا دیئے۔

www.urdupalace.com

اور پاس سے گذرنے والے لوگ حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔

"چیف باس آپ اور یہاں" ــــــ ورتھا اور جینی دونوں کے منہ سے بیک وقت پھٹی پھٹی آوازیں نکلیں۔ کیونکہ کھُلے دروازے سے اندر آنے والا سوئٹزر لینڈ کی ٹاپ ایجنسی کا چیف باس ڈی۔ فور تھا ـــــــ ڈی۔ فور جو ان دونوں کا چیف باس تھا۔

" میرے پیچھے آؤ ـــ جلدی" ــــ ڈی۔ فور کے حلق سے غراتی ہوئی آواز نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے واپس مڑ گیا۔ ورتھا اور جینی دونوں نے ایک دوسرے کو عجیب سی نظروں سے دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئیں ان دونوں کے دماغ حیرت سے پھٹے پڑ رہے تھے۔ کیونکہ ڈی۔ فور کی اس طرح اور اچانک یہاں آمد کو وہ ذہن کے کسی خانے میں بھی فٹ نہ کر پا رہی تھیں لیکن بہر حال ڈی۔ فور ان کے سامنے تھا اس کا قد و قامت۔ چال ڈھال۔ چلنے کا انداز۔ بولنے کا انداز اور لہجہ سب

www.urdupalace.com

کچھ ڈی۔ فور جیسا ہی تھا۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ ایک بڑے سے برآمدے میں پہنچے اور پھر برآمدہ کراس کر کے وہ عمارت کے وسیع لان میں آ گئے۔ پوری عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ برآمدے کے سامنے سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار موجود تھی۔

ڈی۔ فور نے آگے بڑھ کر خود ہی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور ان دونوں کو پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں ہپناٹزم کے کسی معمول کی طرح خاموشی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔ دوسرے لمحے کار نے حرکت کی اور پھر وہ جیسے ہی عمارت کے بڑے پھاٹک کے پاس پہنچی۔ پھاٹک خود بخود کھل گیا اور کار تیزی سے باہر نکل آئی ڈی۔ فور نے کار کو دائیں طرف موڑا اور دوسرے لمحے کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ ڈی۔ فور چونکہ خاموش بیٹھا ہوا تھا اس لئے وہ دونوں بھی خاموش تھیں۔ کیونکہ وہ ڈی۔ فور کی عادت جانتی تھیں۔ وہ فضول باتیں کرنا قطعاً پسند نہیں کرتا تھا۔

کار مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ ڈی۔ فور نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو دوسرے لمحے پھاٹک خود بخود کھلتا گیا اور ڈی۔ فور کار اندر لے گیا۔ یہ بھی خاصی وسیع و عریض کوٹھی تھی اور پہلی عمارت کی طرح یہاں بھی کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

ڈی۔ فور نے کار پورٹیکو میں روکی اور پھر خاموشی سے دروازہ

www.urdupalace.com

کھول کر نیچے اُتر آیا۔ وہ دونوں بھی نیچے اتریں تو ڈی۔ فور نے بجائے ان سے بات کرنے کے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر عمارت کے اندر ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا۔

کمرے میں صوفے اور اونچی نشست کی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں ڈی۔ فور نے انہیں سامنے صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بھی سامنے رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو! —— تم دونوں انتہائی احمق —— ناکارہ —— اور فضول ثابت ہوئی ہو —— تم دونوں کو ایک ہی مشن پر علیحدہ علیحدہ اس لئے بھیجا گیا تھا تاکہ اگر کسی وجہ سے ایک مشن میں کامیاب نہ ہو سکے تو دوسری کامیاب ہو جائے —— لیکن جو مجھے رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق تم دونوں ہی اب تک بُری طرح ناکام رہی ہو —— اس لئے مجھے فوری طور پر یہاں خود آنا پڑا —— کیونکہ تم پاکیشیا کے خطرناک ترین انسان علی عمران سے ٹکرا گئی تھیں اور علی عمران سے ٹکرانے کا مطلب تھا کہ نہ صرف مشن میں ناکامی —— بلکہ تم دونوں کے ساتھ ساتھ تمہارے پورے گروپ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہتھے چڑھ جاتے —— اور پھر یہاں پہنچ کر میرا خدشہ درست ثابت ہوا —— تم دونوں کو سیکرٹ سروس نے ہسپتال سے اغوا کر کے اس بڑی عمارت میں پہنچا دیا تھا تاکہ تم سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جا سکے —— سوئٹزرلینڈ اور پاکیشیا کے درمیان چونکہ بہترین سفارتی تعلقات موجود ہیں اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو میرا بہترین دوست ہے —— میں نے فوری طور

www.urdupalace.com

پر اس سے ملاقات کی اور اُسے ایک کہانی سُنا کر مطمئن کر دیا کہ یہ سب کچھ غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے ــــــ ورنہ تم دونوں کسی صورت بھی پاکیشیا کے خلاف کسی مشن پر نہیں آئیں ــــــ میں نے اُسے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ میں دہشت گردی کرنے والے کچھ دہشت گردوں کے متعلق یہ اطلاعات ملی تھیں کہ وہ پاکیشیا میں دیکھے گئے ہیں ــــ اس لئے تم دونوں کو یہاں ان دہشت گردوں کی گرفتاری کے لئے بھیجا گیا تھا ــــــ بہرحال میں نے اُسے ہر طرح سے مطمئن کر دیا ہے ــــ اور اس طرح مجھے اجازت مل گئی کہ میں تم دونوں کو اپنے ساتھ لے جاؤں ــــ لیکن اس کے ساتھ ہی ایکسٹو نے یہ شرط لگا دی ہے کہ تم دونوں اپنے گروپس سمیت آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر پاکیشیا سے واپس چلی جاؤ ــــــ میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے تاکہ ہمارا اصل مشن بچ جائے“۔ ڈی۔ فورمے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جینی اور ورتھا کو تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

”تو کیا آپ ہمیں واپس بھجوا دیں گے“ ــــــ؟ جینی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

”ہاں ا ــــ مجھے وعدہ پورا کرنا ہے ــــــ کیونکہ میں کسی صورت بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ٹکرانا چاہتا۔ لیکن میں مشن سے بھی دستبردار نہیں ہو سکتا ــــــ اس لئے میں نے اس کا انتظام بھی کر لیا ہے کہ تم دونوں کی عدم موجودگی میں ایک سپیشل گروپ مشن پر کام کرتا رہے گا ــــــ اور تمہارے جانے

www.urdupalace.com

کی وجہ سے چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مطمئن ہو کر خاموش ہو جائے گی تو پھر تم دونوں کو دوبارہ نئے میک اپ میں اور نئی منصوبہ بندی کے ساتھ یہاں بھیج دیا جائے گا تاکہ سارا مشن مکمل رازداری کے ساتھ پورا ہو جائے" ـــــــ ڈی۔ فور نے کہا۔

"اوہ باس! ـــــ واقعی یہ بہترین منصوبہ بندی ہے" ـــــــ جینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ جبکہ ورتھا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب تم دونوں مجھے مشن کے بارے میں اب تک ہونے والی تمام تفصیلات بتا دو ـــــ تاکہ اسے سامنے رکھ کر میں سپیشل گروپ کو تفصیلی ہدایات دے سکوں ـــــ پہلے ورتھا بتائے گی" ـــــــ ڈی۔ فور نے اسی طرح ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس! ـــــ جان نے تجربہ کر لیا تھا کہ شمالی پہاڑیوں میں کے' ون کی کثیر مقدار موجود ہے ـــــــ اور اس نے انہیں عام پتھروں سے علیحدہ کرنے کا فارمولا بھی تیار کر لیا تھا۔ لیکن وہ اس تجربے میں شدید زخمی ہو گیا ـــــ میں اس کے علاج کے لئے ایک ڈاکٹر کو وہاں لیبارٹری میں لے گئی ـــــــ لیکن وہ ڈاکٹر مشکوک ہو گیا جس پر مجھے اسے قتل کرنا پڑا ـــــــ ادھر جان اس قدر زخمی تھا کہ اس کی حالت بچنے والی نہ رہی تھی۔ وہ شدید تکلیف میں مبتلا تھا ـــــ اس لئے مجبوراً مجھے اسے بھی گولی مارنی پڑی ـــــ پھر جان کے زخموں کی نوعیت کچھ اس قسم کی تھی کہ اگر وہ سامنے آجاتے تو شاید کے' ون کے متعلق انکشافات

www.urdupalace.com

ہو جاتے ــــ اس لئے میں نے پہاڑیوں پر بنی ہوئی لیبارٹری کو آکس الیون کی مدد سے جلا کر راکھ کر دیا ــــ اس کے بعد میں یہاں دارالحکومت میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں آگئی ــــ لیکن یہاں آتے ہی مجھے اطلاع ملی کہ جیبنی کا خاص آدمی ڈان ایک ہوٹل میں دیکھا گیا ہے ــــ مجھے چونکہ جیبنی کی یہاں آمد کا علم نہ تھا اس لئے میں حیرت زدہ رہ گئی اور پھر میں ڈان سے ملنے اس کے ہوٹل گئی تاکہ تفصیلات معلوم کر سکوں ــــ لیکن وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ ڈان کو ایک حبشی نے قتل کر دیا ہے ــــ میں اس حبشی کا پیچھا کرتی ہوئی ایک بڑی سی عمارت میں پہنچی لیکن وہاں مجھے اور میرے ساتھیوں کو قید کر لیا گیا ــــ ان حبشیوں کا ماسٹر عمران نامی ایک نوجوان تھا اس کے آنے کے بعد ابھی میں اُسے یقین ہی دلا رہی تھی کہ میں تو ایک صحافی ہوں ۔ اور میں یہاں کسی بُری نیت سے نہیں آئی کہ یکلخت دھماکے اور فائرنگ شروع ہو گئی ــــ عمران اور اس کے حبشی ساتھی تو نکل گئے لیکن وہ کمرہ جس میں میں موجود تھی تباہ ہو گیا ــــ لیکن کرسی میرے اوپر آجانے کی وجہ سے میں زخمی تو ضرور ہوئی مگر زندہ بچ گئی ــــ پھر کسی نہ کسی طرح میں وہاں سے نکل کر اس عمارت سے باہر آئی اور ایک ٹیکسی میں بیٹھی ــــ اس کے بعد مجھے ایک بار ہسپتال میں ہوش آیا ــــ وہاں سامنے والے بلاک میں میں نے جیبنی کو بھی دیکھا ۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے مجھے انجکشن لگایا تو میں بیہوش ہو گئی ــــ اس کے بعد جب مجھے ہوش آیا

www.urdupalace.com

تو میں اسی عمارت میں جلینی کے ساتھ موجود تھی جہاں سے آپ ہمیں لے آئے ہیں" ـــــــ ورتھا نے پوری تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

" ورتھا! ـــ میں نے تم سے یہ تفصیلات نہیں پوچھیں کہ تم کہاں گئیں اور کس طرح ہسپتال پہنچیں ـــــ میں نے تم سے مشن کے بارے میں تفصیلات پوچھی تھیں ـــــ کے۔ وَن کے متعلق، جان کے تجربات ـــــ اور کے۔ وَن کو علیحدہ کرنے کے بارے میں تفصیلات بتاؤ" ـــــــ ڈی۔ فور نے غراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا باس! ـــ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ میرا یہاں مشن دارالحکومت سے قریبی پہاڑیوں سے کے۔ وَن کی تلاش" تھا۔ جان اور میں نے اس مقصد کے لئے وہیں پہاڑیوں میں ایک ہٹ تعمیر کر کے اس کے اندر لیبارٹری قائم کر لی ـــــــ اور پھر جان نے اپنی مخصوص صلاحیتوں کی بنا پر کے۔ وَن کو ان پہاڑیوں میں تلاش کر لیا۔ وہ پتھر محفوظ کر لئے گئے ـــــ لیکن اب مسئلہ تھا کے۔ وَن کو ان پتھروں سے علیحدہ کرنے کا ـــ کیونکہ بظاہر کے۔ وَن کی ان پتھروں سے علیحدگی ناممکن نظر آتی تھی چنانچہ جان نے کے۔ وَن کو علیحدہ کرنے کے لئے تجربات شروع کر دیئے ـــــ اور پھر اس نے آکس پوائنٹ تھری کیمیکل استعمال کیا ـــــ لیکن تیز مقدار استعمال ہونے کی وجہ سے وہ پھٹ گیا اور جان شدید زخمی ہو گیا ـــــــ مگر پھر اس کی موت سے پہلے میں نے اس سے کے۔ وَن کو پتھروں سے علیحدہ کرنے کا

www.urdupalace.com

فارمولا بھی معلوم کر لیا ــــ پہلے آرکس پوائنٹ ٹو کا سپرے اور اس کے بعد الیون سکس پی کا سپرے کیا جائے تو کے۔ ون آسانی سے ان پتھروں سے علیحدہ ہو جائے گا" ــــ ابھی ورتھا بول ہی رہی تھی کہ اچانک دروازے سے باہر کھٹکا سا ہوا اور ڈی۔ فور۔ ورتھا اور جینی تینوں بُری طرح چونک پڑے۔ ظاہر ہے ورتھا خاموش ہو گئی تھی۔

" خبردار ــ اگر کسی نے حرکت کی تو" ــــ اچانک دروازے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" بانو تم" ــــ جینی نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ دونوں ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی تھیں۔

" میں کہتی ہوں کہ تم حرکت نہ کرنا" ــــ بانو نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ وہ ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اٹھائے اندر داخل ہوئی ڈی۔ فور اسی طرح دروازے کی طرف پشت کئے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اس نے ایک بار بھی مڑ کر نہ دیکھا تھا۔

" تم بھی کھڑے ہو جاؤ" ــــ بانو نے اس کی پشت پر پہنچتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے ڈی۔ فور یکلخت فرش کی طرف یوں جُھکا جیسے اچانک سر پر ضرب کھا کر گرا ہو اور پھر بانو چیختی ہوئی پشت کے بل فرش پر جا گری۔ ڈی۔ فور نے بڑے عجیب سے انداز میں وار کیا تھا۔ جس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا وہ کرسی اس کے اچانک نیچے جھکتے ہی یوں فضا میں بلند ہو کر پیچھے کھڑی بانو کے جسم سے ٹکرائی تھی جیسے اس میں اچانک سپرنگ نکل آئے ہوں اور اس کرسی کی وجہ

www.urdupalace.com

سے ہی بانو جھٹکا کھا کر نیچے گری تھی۔

بانو کے نیچے گرتے ہی ورتھا اور جینی دونوں نے بیک وقت ہی اس پر چھلانگیں لگا دیں۔ ریوالور بانو کے ہاتھ سے نکل کر پہلے ہی دُور جا گرا تھا۔

"ورتھا! ۔۔۔ تم ہٹ جاؤ ۔۔۔ جینی اکیلی ہی اس کے لئے کافی ہے" ۔۔۔ ڈی۔ فور نے مخصوص لہجے میں کہا اور فرش پر گری ہوئی بانو کے جسم پر چڑھی ہوئی ورتھا یکلخت اٹھ کر تیزی سے پیچھے ہٹ گئی۔

اسی لمحے جینی کی چیخ سنائی دی اور وہ یوں چیختی ہوئی اُلٹ کر پیٹ کے بل فرش پر گری جیسے فرش پر پڑی ہوئی بانو نے اس کے چہرے پر تیزاب پھینک دیا ہو۔

جینی کے نیچے گرتے ہی بانو اچھل کر کھڑی ہوئی اور اس نے جینی پر چھلانگ لگانی چاہی۔ لیکن درمیان میں کھڑے ڈی۔ فور کا ہاتھ اچانک گھوما اور بانو بری طرح چیختی ہوئی سائیڈ کی دیوار سے ٹکرائی اور نیچے گر گئی۔

"خبردار! ۔۔۔ ڈی۔ فور اور بانو! ۔۔۔ تم دونوں ہی ہاتھ اوپر اٹھا دو" ۔۔۔ اچانک ورتھا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس نے ڈی۔ فور کے بانو سے الجھتے ہی بھاگ کر ایک طرف پڑا بانو کا ریوالور اٹھا لیا تھا۔

"کیا کر رہی ہو ورتھا" ۔۔۔ جینی نے اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ کیونکہ ورتھا کا ریوالور اپنے چیف باس کی طرف بھی اٹھا ہوا تھا۔

www.urdupalace.com

"ڈی۔ فور نہیں ہے یہ ۔۔۔ میں اسے پہچان گئی ہوں" ۔۔۔ ورمھا نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"ورمھا! ۔۔۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو" ۔۔۔ ڈی۔ فور نے غرا کر کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ میں پہلے پاگل ہو گئی تھی ۔۔۔ لیکن اب نہیں ۔۔۔ تم کسی طور بھی ڈی۔ فور نہیں ہو سکتے ۔۔۔ ڈی۔ فور کے دائیں بازو میں یہ پیدائشی نقص ہے کہ وہ کسی صورت بھی کندھے سے اوپر نہیں اٹھ سکتا ۔۔۔ لیکن تم نے بازو پر ہاتھ چلاتے ہوئے اُسے کندھے سے اوپر اٹھایا ہے" ۔۔۔ ورمھا نے تیز لہجے میں کہا اور اس بار جینی بھی بوکھلاہٹ کے سے انداز میں ناچ کر رہ گئی۔

ڈی۔ فور بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا اور بانو بھی دیوار سے ٹکرا کر اٹھنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"کون ہو تم ۔۔۔ بتاؤ" ۔۔۔ ورمھا نے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو احمق" ۔۔۔ ڈی۔ فور نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم اب بھی مجھ پر رعب جھاڑ رہے ہو ۔۔۔ تمہاری یہ ہمت" ۔ ورمھا جو شاید ردعمل کے طور پر پاگل پن کے قریب پہنچ گئی تھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ لیکن ڈی۔ فور اس کے ٹریگر دباتے ہی پارے کی طرح تڑپ کر ایک طرف ہوا اور ورمھا کے ریوالور سے نکلنے والی گولی پیچھے دیوار سے جا ٹکرائی۔ پھر تو جیسے ورمھا پر واقعی دورہ سا پڑ گیا۔ وہ مسلسل ٹریگر دباتی چلی گئی لیکن ڈی۔ فور کے جسم میں بھی شاید خون کی جگہ پارہ بھرا ہوا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بھی گولی اس کے جسم کو نہ چھو سکی۔ اس دوران بانو اور جینی

www.urdupalace.com

لاشعوری طور پر سمٹ کر ایک طرف ہو گئی تھیں۔ وہ دونوں انتہائی حیرت بھرے انداز میں ڈی۔ فور کو دیکھ رہی تھیں۔

ڈی۔ فور گولیوں سے بچنے کے لئے اتنی تیزی سے حرکت کر رہا تھا کہ اس پر نظریں ہی نہ ٹھہر رہی تھیں

اور پھر اچانک ورتھا کے ریوالور سے ٹرچ کی آواز نکلی اور ورتھا یوں حیرت بھرے انداز میں ریوالور کو دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ ریوالور کا میگزین ختم ہو گیا ہے اور اس کی ایک بھی گولی نشانے پر نہیں لگی۔

" بس ! —— ختم ہو گیا تمہارا یہ پاگل پن —— اب بولو تمہیں کیا سزا دی جائے " —— ڈی۔ فور نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مم —— مم —— میں یقین نہیں کر سکتی —— مم —— مم —— میں پاگل ہو جاؤں گی " —— ورتھا نے کہا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت فضا میں اچھلی اور جیسے کوئی عقاب کسی پرندے پر جھپٹتا ہے اس طرح وہ اچھل کر کھلے دروازے کی دہلیز پر جا گری۔ ڈی۔ فور چونکہ دروازے سے کافی قریب تھا اور پھر شاید اُسے ورتھا کے اس طرح فرار ہونے کا تصور بھی نہ تھا اس لئے وہ بھی ورتھا کو نہ روک سکا۔ اور ورتھا پلک جھپکنے میں دروازے سے غائب ہو گئی۔ ڈی۔ فور اس کے پیچھے لپکا۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی وہ واپس کمرے میں آگیا۔ جینی اور بانو دونوں کھڑی ایک دوسرے کو زہر بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں لیکن دونوں میں سے حرکت کوئی نہ کر رہی تھی۔

www.urdupalace.com

"یہ بانو اس نواب شہریار خان کی لڑکی ہے ——— ڈی۔فور نے واپس آتے ہوئے جینی کے قریب پہنچ کر کہا۔

"میں آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتی ——— پہلے آپ اپنی پوری شناخت کرائیے ——— مشن پر بھیجنے سے پہلے آپ نے مجھ سے ایمرجنسی حالات میں بات کرنے کے لئے ایک مخصوص کوڈ طے کیا تھا ——— وہ کوڈ بتا دیتے ——— ورنہ ورتھ آف جو نشانی بتائی ہے وہ بالکل درست ہے" ——— جینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بانو! ——— تمہیں کس حکیم نے کہا تھا کہ تم اچانک یہاں آ ٹپکو" ——— اس بار ڈی۔فور بدلی ہوئی آواز میں بولا اور بانو کے ساتھ ساتھ جینی بھی اچھل پڑی۔

"تم ——— تم ——— علی عمران" ——— ان دونوں کے حلق سے بیک آواز نکلا۔ ان دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی پڑ رہی تھیں۔

"میرے سوال کا جواب دو" ——— عمران کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی۔

"مم ——— مم ——— میں تو اس جینی سے بدلہ لینے آئی تھی" ——— بانو نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر لے لو بدلہ ——— میں جا رہا ہوں" ——— عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جینی کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ کسی گیند کی طرح اچھل کر

www.urdupalace.com

فضا میں بلند ہوئی اور پھر مُردہ چھپکلی کی طرح پٹ سے زمین پر گری عمران کی ہتھیلی پوری قوت سے اُس کی کنپٹی پر پڑی تھی۔

جینی نیچے گرتے ہی صرف چند لمحوں کے لئے تڑپی اور اس کے بعد اس کا جسم بے حس وحرکت ہو گیا۔ اور اب بانو یوں آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ ڈی فور واقعی وہی عمران ہو سکتا ہے جو احمق نظر آتا ہے اور جسے بانو ہر لمحہ جھاڑیں پلاتی رہی تھی۔ یہاں اس نے عمران کی جو پھرتی اور مارشل آرٹ میں جو مہارت دیکھی تھی اس کا تو وہ تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔

"اٹھاؤ اسے ــــ اور میرے پیچھے آؤ" ــــ عمران نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اُس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اس کا موڈ بے حد آف تھا اور بانو نے بڑی فرمانبرداری سے جھک کر فرش پر بیہوش پڑی ہوئی جینی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور عمران کے پیچھے چل پڑی۔

"کیا وہ ورتھا نکل گئی" ــــ بانو نے عمران کے پیچھے چلتے ہوئے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں! ــــ وہ حد سے زیادہ ہی پھرتیلی ثابت ہوئی ہے۔ چند لمحوں میں ہی غائب ہو گئی ہے" ــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

پورٹیکو میں کار کھڑی تھی۔ عمران نے کار کی پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور جینی کو پچھلی سیٹ پر لٹانے کا اشارہ کیا اور بانو نے جینی کو پچھلی سیٹ پر لٹا دیا اور عمران نے دروازہ بند کر دیا۔

www.urdupalace.com

"اگلی سیٹ پر آجاؤ" ——— عمران نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور پھر ڈرائیونگ پر بیٹھ گیا۔ جب کہ بانو گھوم کر سائیڈ سیٹ پر آکر بیٹھ گئی اور عمران نے کار کا انجن سٹارٹ کیا اور پھر کار کو بیک کر کے اس نے اُسے تیزی سے موڑا اور پھر اس کا رُخ پھاٹک کی طرف کر دیا۔ بانو خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم یہاں تک پہنچی کیسے" ——— عمران نے پہلی بار نرم لہجے میں پوچھا تو بانو نے لاشعوری طور پر ایک طویل سانس لیا۔

"مم ——— میں نے بیک مرر میں تمہیں دعا مانگتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس پر مجھے غصہ آگیا اور میں نے کار سائیڈ روڈ کی طرف موڑ دی تاکہ گھوم کر واپس آسکوں ——— لیکن اتنی دیر میں تم ایک ٹیکسی میں بیٹھ چکے تھے اور پھر میں اس ٹیکسی کا تعاقب کرتے ہوئے اس قلعہ نما عمارت میں پہنچی جہاں تم ٹیکسی سے اتر کر چلے گئے تھے ——— میں تمہارے باہر نکلنے کا انتظار کرتی رہی ——— لیکن پھر میں نے کافی دیر بعد اس کار کو عمارت سے باہر نکلتے دیکھا ——— تمہیں تو ظاہر ہے میں پہچان نہ سکتی تھی اور نہ ہی ورمھا کو میں جانتی تھی ——— البتہ جینی مجھے نظر آگئی چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑی۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ جینی ہسپتال سے غائب ہو گئی ہے ——— چنانچہ میں نے سوچا کہ اب یہ مجھے نظر آگئی ہے تو میں اس سے حساب کتاب پورا کر لوں ——— چنانچہ میں اس کی کار کا تعاقب کرتی ہوئی اس کوٹھی تک پہنچ گئی۔ پھر کوٹھی کے اندر داخل ہونے کا راستہ تلاش کرتی رہی۔ لیکن کوئی راستہ نظر نہ آرہا تھا ——— پھر مجھے ایک

www.urdupalace.com

گٹر لائن اندر سے باہر آتی ہوئی دکھائی دی۔ چنانچہ میں اس کے ذریعے اندر آ گئی ـــــ یہ لائن برآمدے کے قریب کونے میں نکلی اس طرح میں اندر پہنچ گئی ـــــ بانو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ اب سمجھا کہ وہ تھا یکلخت کیسے غائب ہو گئی ہے ـــــ اس کے بھاگنے کا راستہ تم نے تیار کر رکھا تھا ـــــ وہ لازماً اس گٹر لائن کے ذریعے نکل گئی ہے ـــــ اور میں دیواروں اور عقبی طرف ہی دیکھتا رہ گیا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور بانو خاموش رہی۔

"تمہاری کار کہاں ہے" ـــــ؟ اچانک عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ـ وہ تو ـــــ اسی کوٹھی کے پاس کھڑی ہے" ـــــ بانو نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے ـــــ تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا" ـــــ عمران نے ایک بار پھر غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کار کو سائیڈ پر کرتے ہوئے روک دیا۔

"کیا مطلب! ـــــ تم نے اسے کیوں روک دیا ہے" ـــــ؟ بانو نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"دروازہ کھول کر خاموشی سے نیچے اتر جاؤ ـــــ اور واپس جا کر اپنی کار میں بیٹھو ـــــ اور سیدھی اپنے والد کے پاس حویلی میں چلی جاؤ ـــــ سمجھیں ـــــ اب اگر تم دارالحکومت میں مجھے کہیں نظر آئیں تو گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ـــــ عمران

www.urdupalace.com

کے لہجے میں یکلخت بے پناہ غراہٹ اُبھر آئی ۔

"مم ___ مم ___ میں ___" بانو نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ کہنا چاہا ۔

"اترو ___" عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا ۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ بانو اس طرح دروازہ کھول کر نیچے اتری جیسے کسی نے اُسے سیٹ سے اٹھا کر باہر کھڑا کر دیا ہو ۔ دوسرے لمحے عمران نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی ۔

"آج پتہ چلا ہے کہ مذاق بھی بعض اوقات نقصان پہنچا دیتا ہے" ___ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوتے کہا اور پھر ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھا دیا ۔

www.urdupalace.com

"دیکھو جیبنی کولینز! ــــ میں اگر چاہوں تو تم پر بے پناہ تشدد بھی کیا جا سکتا ہے ــــ اور تم اس کی مستحق بھی ہو ــــ کیونکہ تم نے انتہائی قیمتی عمارت پر حملہ کر کے اسے شدید نقصان پہنچایا ہے اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو قتل کرنے کی سازش کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں اس لئے تم پر تشدد نہیں کرنا چاہتا کہ سوئٹزرلینڈ کے ساتھ پاکیشیا کی کوئی دشمنی نہیں ہے ــــ اور تم بہرحال سوئٹزرلینڈ کی سرکاری ایجنٹ ہو ــــ اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا چیف باس ڈی۔ فور میرے مریدوں میں شامل ہے" ــــ عمران نے سپاٹ اور سرد لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت تباہ شدہ رانا ہاؤس کے تہہ خانے میں موجود تھے۔ جیبنی عمران کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر موجود لوہے کے کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اسی طرح اس کے دونوں پیر بھی

www.urdupalace.com

کرسی کے پائے کے ساتھ جکڑ دیئے گئے تھے۔ عمران اس وقت اپنی اصل شکل میں تھا۔

"ٹھیک ہے ــــ میں نے یہ عمارت ضرور تباہ کی ہے۔ تم اس کی سزا مجھے دے سکتے ہو ــــ لیکن میں نے اس کے علاوہ اور تو کوئی جرم نہیں کیا" ــــ جیبنی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بس تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ یہ کے۔ وَن کیا ہے ــــ اگر بانو عین موقع پر مداخلت نہ شروع کر دیتی تو میں ورتھا سے اس بارے میں بھی اگلوا لیتا" ــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے واقعی ہمیں زبردست دھوکہ دیا ہے ــــ تمہارا میک اپ قد و قامت ــــ چلنے اور بولنے کا انداز بالکل ڈوہی۔ فور جیسا تھا ــــ کیا تم اس کے بے حد نزدیک رہے ہو" ــــ جیبنی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اُلٹا سوال کر دیا۔

"میرے سوال کا جواب دو جیبنی ! ــــ یہ کے۔ وَن کیا ہے"؟ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"مجھے نہیں معلوم" ــــ جیبنی نے بھی ضدی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں ! ــــ تو پھر تمہارا مشن کیا تھا ــــ کیا تم بھی کے۔ وَن کے لئے آئی تھیں ــــ یہ سُن لو کہ ورتھا اور تم دونوں نے ہوش میں آ کر جو باتیں کی تھیں ــــ ان باتوں کا ٹیپ میں نے سُنا ہے اس کے مطابق تم دونوں ایک ہی مشن پر آئی ہو ــــ لیکن تمہیں ایک دوسرے سے بے خبر رکھ کر بھیجا گیا ہے ــــ اگر ورتھا کا مشن

www.urdupalace.com

کے ۔ وَن کا حصول تھا ـــــ تو تمہارا مشن بھی یقیناً یہی ہو گا ـــــ اور اب میں اس فضول بک بک سے اُکتا گیا ہوں ۔ اس لئے ہاں یا نہ میں جواب دو ـــــ ورنہ میں تمہارا خاتمہ کر کے اس کے بعد وربھا کو تلاش کروں گا اور اُس کی گردن توڑ کر تم دونوں کی لاشیں ڈی۔ فور کو بطور تحفہ بھیج دُوں گا" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" یقین کرو ـــــ مجھے کے ۔ وَن کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور میں مشن پر بھی نہیں آئی ـــــ میں تو یہاں تفریح کے لئے آئی ہوں" ـــــ جینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا ۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ جان دینے پر تُل گئی ہے ۔

" ٹھیک ہے" ـــــ عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا پھر وہ دروازے کی طرف مڑا اور اس نے زور سے جوزف کو پکارا ۔ دوسرے لمحے جوزف اس طرح دروازے میں نمودار ہوا کہ جیسے چراغ رگڑنے سے جن اچانک نمودار ہو جاتا ہے ـــــ وہ شاید پہلے سے ہی دروازے کے پاس موجود تھا

" جوزف ! ـــــ جب شمونی کے جنگل میں آگ لگتی ہے ـــــ تو مقدس دیوتاؤں کے حضور کیا قربانی پیش کی جاتی ہے" ـــــ عمران نے گہرے لہجے میں پوچھا ۔

" اوہ باس ! ـــــ شمونی کی آگ ـــــ فار گاڈ سیک باس ! یہ بات دوبارہ نہ دوہرانا ـــــ یہ دیوتاؤں کا سب سے بڑا قہر ہوتا ہے" ـــــ جوزف کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگا ۔

" میں کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ شمونی کے سبز درختوں

www.urdupalace.com

کے پتوں کے کنارے سُرخ پڑتے جا رہے ہیں ـــــ درختوں پر کُودنے والے سُرخ ٹڈے اُلٹے ہو رہے ہیں اور ـــــ" عمران کا لہجہ خوابناک ہو گیا۔

جیمنی حیرت بھرے انداز میں یہ عجیب و غریب ڈائیلاگ سن رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے عمران کی دماغی صحت پر شبہ ہونے لگ گیا ہو۔

"بب ـــ بب ـــ باس! ـــ فار گاڈ سیک خاموش ہو جاؤ۔ ورنہ یہاں دیوتاؤں کو قربانی دینے کے لئے حسینہ کہاں سے آئے گی" ـــــ جوزف نے بُری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا

"پہلے بتاؤ کہ یہ قربانی کیسے دی جاتی ہے ـــ اس کے بعد حسینہ بھی مہیا کر دی جائے گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"باس! ـــ شمونی کی آگ کا عذاب دُور کرنے کے لئے بستی کی سب سے حسین لڑکی کی قربانی دی جاتی ہے ـــــ اور یہ قربانی زندہ حسینہ کی کھال اتار کر دی جاتی ہے ـــ لڑکی کو زمین پر لٹا کر باندھ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کے پیروں سے اس کی کھال اتارنی شروع کی جاتی ہے ـــــ لیکن کھال بالکل صحیح سالم اترنی چاہئے ـــــ اگر اس کا ایک ٹکڑا بھی صحیح نہ اترا تو دیوتا یہ قربانی قبول نہیں کرتے" ـــــ جوزف نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا

"تم کھال اتار سکتے ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں باس! ـــ ہمارے آباؤ اجداد کے ذمہ یہی کام تھا۔ اور میرے باپ نے مجھے بچپن سے ہی اس بات کی تربیت دی تھی۔

www.urdupalace.com

اور باس! ــــ میں کھال اتارنے کے مقابلے میں پورے قبیلے میں اوّل آیا تھا" ــــ جوزف نے کہا۔

"تو پھر اپنا یہ فن استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ــــ میں کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ شمونی کی بڑی دلدل میں سُرخ آنکھوں والے عینڈک ایک دوسرے کی دُم پکڑے ہوئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" بب۔ بب ــــ باس آگ ــــ شمونی کی آگ ــــ خوفناک آگ ــــ اوہ باس! ــــ پورا قبیلہ ختم ہو جائے گا۔ سب تباہ ہو جائیں گے ــــ اوہ باس! ــــ میں اب قبیلے میں کیسے جاؤں اب تو وہاں میرے علاوہ اور کوئی کھال اتارنے والا بھی نہیں رہا"۔ جوزف نے بُری طرح چیخنا اور رونا شروع کر دیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

" دیوتا ہر جگہ موجود ہوتے ہیں جوزف! ــــ اس کے لئے جنگل میں جانے کی ضرورت نہیں ــــ تمہیں اگر قربانی کے لئے حسینہ یہاں ہی پیش کر دی جائے تو ــــ دیکھو سامنے دیکھو ــــ اس میں کیا عیب ہے ــــ کیا اس کی قربانی نہیں دی جا سکتی" ــــ؟ عمران نے سامنے کرسی پر بندھی بیٹھی جینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ! ــــ اوہ باس! ــــ تم گریٹ ہو ــــ تم واقعی گریٹ ہو۔ یہ حسینہ واقعی بے عیب ہے ــــ بالکل بے عیب ــــ اوہ باس! اب قبیلہ بچ جائے گا ــــ مجھے میرے باپ نے بتایا تھا کہ سفید فام

www.urdupalace.com

حیسنہ کی قربانی دیوتا زیادہ خوش ہو کر قبول کرتے ہیں ـــــــ پاس ا
آج چاند کی کونسی رات ہے" ـــــــ جوزف نے گہری اور ٹٹولتی
ہوئی نظروں سے جیبنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آج چاند کی بارہ ہے ـــــ اور تمہیں معلوم ہے کہ چاند کی بارہ
کی رات کو چڑیل اپنے پرسمیٹ لیتی ہے ـــــ اس لئے آج
قربانی کی رات ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ ـــــ تھینک گاڈ" ـــــ جوزف نے فوراً ہی
پجاریوں کے سے انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں جا رہا ہوں ـــــ اب تم جانو اور تمہارے
دیوتا ـــــ یہ سُن لو کہ اگر یہ حیسنہ نکل گئی تو پھر شمونی جنگل کو کوئی
نہ بچا سکے گا" ـــــ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے دروازے
کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ عمران ! ـــ پلیز رُک جاؤ ـــــ یہ تم کیا ڈرامہ کرنا چاہتے
ہو" ـــــ اچانک جیبنی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ڈرامہ نہیں ہے ـــــ مقدس رسم ہے ـــــ اور تم دیکھنا
کہ جوزف کس طرح تمہارے جسم کی کھال اتارتا ہے ـــــ مجبوری ہے
اس کے پورے قبیلے کی بقا کا مسئلہ ہے" ـــــ عمران نے مُڑ
کر خشک لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا دروازہ کراس کر گیا
اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ اب جوزف
جیبنی کا نفسیاتی طور پر ایسا حشر کرے گا کہ جیبنی کے فرشتے بھی بولنے
پر مجبور ہو جائیں گے۔ اُسے اب ورتھا کی فکر تھی۔ چنانچہ اس نے

www.urdupalace.com

اب سیکرٹ سروس کو ورتھا کی تلاش کے لئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف اُڑی جارہی تھی۔

"عمران صاحب! ـــ یہ آخر چکر کیا ہے ـــ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے کہ آپ کرتے کیا پھر رہے ہیں" ـــ دانش منزل میں پہنچتے ہی بلیک زیرو نے سوال جڑ دیا۔

"شادی کی کوشش میں لگا ہوا ہوں یار! ـــ لیکن ہر چانس آخر میں آکر ختم ہو جاتا ہے" ـــ عمران نے بڑے مایوس سے لہجے میں کہا۔ اور میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکا لیا۔ بلیک زیرو ہونٹ چباتا ہوا خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے اب وہ عمران کو مجبور تو نہ کر سکتا تھا کہ وہ اسے سب کچھ بتا دے۔

"یس سپیشل ڈیفنس لیبارٹری" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز ابھری۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں ـــ سر داؤد سے بات کرائیے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا! ـــ ہولڈ آن کیجئے" ـــ دوسری طرف سے چونکے ہوتے لہجے میں کہا گیا۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد سر داؤد کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"ہیلو عمران بیٹے! ـــ آج کیسے یاد کر لیا" ـــ سر داؤد کی آواز میں شفقت تھی۔

"دراصل مجھے آپ کا نام بھول گیا تھا ـــ یاد ہی نہ آرہا تھا۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

دیکھا۔ یہ ڈھیر غار کی چھت تک چلا گیا تھا۔ گو یہ عام سے پتھر تھے لیکن انہیں اس طرح سیٹ کر کے رکھا گیا تھا جیسے وہ عام پتھر نہ ہوں بلکہ ہیرے جواہرات ہوں۔

"یس ورتھا اسٹنڈ بائی۔ اوور" ـــــ اسی لمحے ورتھا کی آواز بانو کے کانوں میں پڑی اور بانو بے اختیار گردن موڑ کر اس کونے کی طرف متوجہ ہو گئی۔ کیونکہ ورتھا کے اوور کہنے سے وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ کوئی ٹرانسمیٹر کال ہے۔

"آر۔ ایس۔ ون ـــــ کیا پوزیشن ہے ـــــ ابھی تمہاری ایمرجنسی کال آئی تھی۔ اوور" ـــــ ایک بھاری لیکن انتہائی کرخت آواز غار میں گونج اٹھی۔

"لیکن مجھے بتایا گیا تھا کہ آر۔ ایس۔ ون کل سے پہلے اٹنڈ نہیں کر سکتا ـــــ پھر یہ اتنی جلدی کال ـــــ اوور" ـــــ ورتھا کا لہجہ بھی سخت ہو گیا تھا۔

"اوہ یس ـــــ میں ایک اہم مشن پر گیا تھا لیکن خلاف توقع واپسی ہو گئی اور میں نے سوچا کر کال کر لوں۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے وضاحتی لہجے میں جواب دیا گیا۔

"میں اس وضاحت سے مطمئن نہیں ہوں اس لئے سپیشل کوڈ دوہرایا جائے۔ اوور" ـــــ ورتھا نے کہا۔

"او۔ کے ـــــ اصول کے مطابق تم صحیح کہہ رہی ہو ـــــ سپیشل کوڈ ـــــ این۔ آر سکائی۔ سیون لینڈز۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار ورتھا کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

www.urdupalace.com

" ٹھیک ہے باس! ـــــ مجھے یقین ہے کہ آپ ناراض نہیں ہوئے ہوں گے ـــــ کیونکہ حالات ایسے ہیں کہ میرا ہر لحاظ سے مطمئن ہونا ضروری تھا۔ اوور" ـــــ ورتھا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ـــــ اب کال کا مقصد بتاؤ۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے اس بار سرد لہجے میں کہا گیا اور جواب میں ورتھا نے تفصیل سے سارے حالات بتا دیئے۔

" اوہ! ـــــ یہ تو انتہائی خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے ـــــ کے۔ وِن سٹونز کہاں ہیں۔ اوور" ـــــ ؟ آر۔ ایس۔ ون نے پوچھا۔

" یہ اس مخصوص غار میں ہیں جو ہمارا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ صرف جان اور میں اس سے واقف ہوں اس لئے یہ محفوظ ہیں لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور جینی کولینز بھی کام کر رہی ہے ـــــ جب کہ ان پتھروں سے کے۔ ون کی علیحدگی کا کام خاصا لمبا ہے اس کے لئے طویل وقت بھی چاہیئے اور لیبارٹری بھی ـــــ گو میں نے جان سے مل کر دارالحکومت میں ایک خفیہ لیبارٹری تیار کر لی تھی تاکہ ان پتھروں کو وہاں منتقل کر کے ان سے کے۔ ون علیحدہ ہو سکے ـــــ لیکن اب جو حالات ہیں ایسی صورت میں ان پتھروں کو شہر منتقل کرنا خطرے سے خالی نہیں ـــــ اس لئے ہمیں فوری طور پر کوئی نیا لائحہ عمل تیار کرنا ہو گا۔ اوور" ـــــ ورتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"یہ پتھر کتنی تعداد میں ہیں۔ اوور" ــــــــ؟ آر۔ ایس۔ وَن نے پوچھا۔

"یہ خاصی بڑی تعداد میں ہیں ــــ ان کا وزن تقریباً دو ٹن کے برابر ہوگا۔ اوور" ــــــ ورمھتا نے جواب دیا۔

"اوہ! ــــ یہ تو بہت بڑی تعداد ہے ــــ اس کو تو منتقل کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے ــــ اس کا تو یہی حل ہے کہ اسی غار میں کام کر کے ان میں سے کے۔ وَن علیحدہ کیا جائے لیکن یہ کام لیبارٹری کے بغیر نہیں ہو سکتا ــــ اور یقیناً وہ عمران اور سیکرٹ سروس اب تمہارے پیچھے ہو گی ــــ اس لئے اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ تم کچھ عرصہ کے لئے اس غار کو بند کر کے غائب ہو جاؤ تاکہ تمام پارٹیاں تمہاری تلاش میں سر ٹکرا ٹکرا کر تھک جائیں ــــ اس کے بعد باقی کارروائی کی جائے۔ اوور" ــــــ آر۔ ایس۔ وَن نے کہا۔

"نہیں باس! ــــ جہاں تک میں نے یہاں کے حالات دیکھے ہیں ــــ یہ غار زیادہ عرصے تک نہیں چھپ سکتی ــــ ہمیں فوراً ان پتھروں کو کسی محفوظ جگہ منتقل کرنا ہو گا ــــ آپ کی کال کے بعد ایک نئی صورت حال پیدا ہوئی ہے ــــ میرا خیال ہے کہ اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اوور" ــــ ورمھتا نے کہا۔

"وہ کیا ہے۔ اوور" ــــــ؟ آر۔ ایس۔ وَن نے چونکتے ہوئے پوچھا اور جواب میں ورمھتا نے بانو کے متعلق تفصیلات بتائیں اور ساتھ ہی بانو کے کار کے پیچھے یہاں تک پہنچنے کا بھی بتا دیا۔

www.urdupalace.com

"اوہ ویری گڈ ـــــ ویری گڈ ! ـــــ یہ تو واقعی انتہائی شاندار موقع ہے ـــــ تم نے بتایا ہے کہ نواب شہریار خان کی حویلی ان پہاڑیوں کے عقبی طرف ہے اور بانو اس کی اکلوتی لڑکی ہے تم اپنی کسی ایجنٹ کو بانو کے میک اپ میں لے آؤ ـــــ اور پھر ہماری ایجنٹ بانو کے روپ میں حویلی پر قبضہ کر ے اور مخصوص آدمیوں کے ذریعے ان پتھروں کو اس غار سے نکال کر نواب شہریار خان کی حویلی میں منتقل کر دیا جائے اس طرح یہ روسیاہی اور مقامی سیکرٹ سروس کی زد سے بالکل محفوظ ہو جائیں گے ـــــ وہاں سے انہیں آسانی سے لیبارٹری تک منتقل کیا جا سکتا ہے ۔ اوور"۔ آر۔ ایس ۔ وَن نے جوشیلے اور جذبات بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" میں خود بانو کا روپ دھار سکتی ہوں ـــــ کیونکہ اس کا قدو قامت بالکل میرے جیسا ہے ـــــ اور اس کے رُوپ میں عمران کو بھی آسانی سے چکمہ دیا جا سکتا ہے ۔ اوور" ـــــ ورتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ویری گڈ ! ـــــ اگر ایسا ہو جائے تو یہ سب سے زیادہ شاندار ترکیب ہے ـــــ لیکن بانو پر ہاتھ سوچ سمجھ کر ڈالنا ـــــ ایسا نہ ہو کہ عمران نے تمہاری تلاش کے لئے اسے چارہ بنایا ہوا ہو ۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے ـــــ اس طرف سے مار دیتا ہے جدھر سے توقع بھی نہیں ہوتی ۔ اوور" ـــــ آر۔ ایس ۔ وَن نے کہا ۔

" آپ فکر نہ کریں باس ! ـــــ میں نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلیں ۔

www.urdupalace.com

یہ مشن مکمل ہو جائے اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ میں عمران کے جسم میں اتنی گولیاں ماردوں گی کہ اس کا ایک ایک ریشہ علیحدہ ہو جائے گا۔ اوور" ــــــ ورمھا نے بڑے پُر اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم مجھے کب رپورٹ دو گی ــــ کیونکہ حالات توقع سے زیادہ نازک ہو چکے ہیں ــــ اس لئے اب تم نے مجھے ہر قدم پر رپورٹ دینی ہے۔ اوور" ــــ آر۔ ایس۔ وَن نے سخت لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ جب یہ پتھر نواب شہریار خان کی حویلی میں منتقل ہو جائیں گے ــــ تب میں رپورٹ دونگی اور اس میں زیادہ سے زیادہ ایک دو روز ہی لگیں گے" ــــ ورمھا نے کہا اور پھر دوسری طرف سے او۔کے اینڈ اوور اینڈ آل کا سن کر اس نے شاٹ ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔ کیونکہ اب کونے میں سے کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

بانو خاموش پڑی یہ ساری گفتگو سنتی رہی اور اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ جسے عام سا سلسلہ سمجھ رہی تھی یہ عام نہیں ہے۔ بلکہ یہ انتہائی گہری سازش ہے ــــ اور اس سازش میں سُپر طاقتوں کے ایجنٹ ملوث ہیں ــــ اس گفتگو سے اس نے جو اندازہ لگایا تھا اس سے اُسے پتہ چل گیا تھا کہ ورمھا ایکریمین ایجنٹ ہے۔ جب کہ جینی رُوسیاہی ایجنٹ ہے ــــ اور سارا سلسلہ انہی پتھروں سے متعلق ہی ہے ــــ اور عمران کا تعلق نہ صرف مقامی

www.urdupalace.com

سیکرٹ سروس سے ہے ــــ بلکہ عمران دونوں سپر طاقتوں کی نظروں میں انتہائی اہمیت بھی رکھتا ہے ــــ وہ اس سے بیحد خوفزدہ ہیں ــــ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اب اس سلسلے میں عمران کی پوری مدد کرے گی ــــ کیونکہ بہرحال پاکیشیا بھی تو اس کا اپنا ملک ہے ــــ اور ویسے بھی وہ فارغ رہ رہ کر اب بور ہو چکی تھی۔

" ہاں تو مس بانو! ــــ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ــــ کیونکہ اب مس بانو نہیں خود ہوں گی" ــــ ورتھا نے اس کے قریب آتے ہوئے انتہائی سرد اور سفاکانہ لہجے میں کہا۔

" سنو ورتھا! ــــ میرا تمہارے ان سارے دھندوں سے کوئی تعلق نہیں ہے ــــ میں تو ایک عام سی گھریلو لڑکی ہوں۔ اور عمران سے بھی میرا کوئی تعلق نہیں ہے ــــ بلکہ عمران سے میری واقفیت کو بھی ابھی ایک دو روز ہوئے ہیں اس سے پہلے تو میں اُسے جانتی تک نہیں تھی ــــ اس لئے کیا ایسا ہی ہو سکتا کہ تم مجھے قتل نہ کرو ــــ اس کے بدلے میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرنے کا وعدہ کرتی ہوں ــــ تمہیں ان پتھروں کو منتقل کرنے کا مسئلہ درپیش ہے ــــ یہ کام میں آسانی سے کرا سکتی ہوں" ــــ بانو نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

" وہ کس طرح ــــ مجھے بھی تو کچھ پتہ چلے" ــــ ورتھا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" وہ اس طرح کہ ان پہاڑیوں کے عقب میں ہماری حویلی ہے اور ان پہاڑیوں میں ایک ایسی قدرتی لیکن خفیہ سرنگ موجود ہے جس کے

www.urdupalace.com

ذریعے کسی کے نوٹس میں لائے بغیر یہ پتھر حویلی تک پہنچائے جا سکتے ہیں ــــ اور پھر حویلی کے ذاتی ٹرک میں انہیں لدوا کر جہاں تم چاہو۔ انہیں پہنچایا جا سکتا ہے ــــ اس ٹرک کو کوئی چیک نہیں کر سکتا ــــ اباجان کا نام ہی اُس پر لکھا ہوا کافی ہوتا ہے" ــــ بانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ تم رہا ہوتے ہی مجھے بھی پکڑوا دو ــــ اور یہ پتھر بھی عمران کے قبضے میں چلے جائیں" ــــ؟ ورتھا نے کہا۔

"بانو جو کہتی ہے ــــ وہ پورا بھی کرتی ہے ــــ تم بے فکر رہو" بانو نے اُسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی گھریلو لڑکی ہو ــــ ورنہ تم اتنی آسانی سے وہ سب کچھ نہ بتا دیتیں جو میں معلوم کرنا چاہتی تھی۔ لیکن مس بانو! ــــ مجبوری یہ ہے کہ تمہاری موت ہی میرے لئے ضمانت ہے" ــــ ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"سنو سنو! ــــ پلیز ــــ مجھے مت مارو ــــ تم مجھے یہیں قید بھی کر سکتی ہو" ــــ بانو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ جگہ ہمارا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے ــــ اس لئے تمہارا یہاں رہنا ہمارے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے موت بہرحال تمہاری مقدر ہے ــــ لیکن میرے خیال میں پہلے میں تمہارا میک اَپ کر لوں ــــ اس کے بعد تمہیں مرنا چاہیئے۔ کیونکہ مرنے

www.urdupalace.com

کے بعد تمہارا رنگ بدل جائے گا ___ اور میں نہیں چاہتی کہ میرے میک اپ میں معمولی سا فرق بھی آئے" ___ ورتھا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ غار کے ایک کونے کی طرف بڑھ گئی۔

" اوہ ___ میک اپ باکس تو موجود نہیں ہے" ___ دوسرے لمحے ورتھا کی آواز غار کے کونے سے اُبھری اور پھر وہ واپس بانو کی طرف آگئی۔

" ٹھیک ہے ___ مجھے میک اپ باکس جا کر شہر سے لے آنا ہو گا۔ تب تک تم یہیں رہو گی" ___ ورتھا نے کہا اور پھر وہ غار کے دھانے کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد بانو کو محسوس ہوا کہ غار میں اندھیرا سا پھیل گیا ہے وہ سمجھ گئی کہ ورتھا نے باہر سے غار کا دھانہ بند کر دیا گیا ہو گا۔ لیکن یہ پوری طرح بند نہ ہوا ہو گا اس لئے ہلکی ہلکی روشنی بہر حال موجود تھی۔ بانو جانتی تھی کہ سپیشل لاک کی وجہ سے ورتھا کار نہ چلا سکے گی۔ اس لئے لازماً وہ واپس آئے گی اور اس وقت تک اُسے آزاد ہو جانا چاہیئے ___ لیکن کس طرح ___؟ اس کا جسم تو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ بانو نے بہر حال کوشش شروع کر دی اس نے اپنے بندھے ہوئے جسم کو کروٹ بدل کر الٹا کیا اور پھر اپنی ٹانگیں اپنے سر کی طرف موڑنی شروع کر دیں۔ رسیاں اس طرح بندھی ہوئی تھیں کہ وہ پشت کے بل لیٹے ہوئے ٹانگیں نہ سکیڑ سکتی تھی۔ لیکن الٹا ہونے کے بعد ٹانگیں الٹی طرف کو سکیڑی جا سکتی تھیں۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے جیسے ہی

www.urdupalace.com

اس کی ٹانگیں مُڑ کر اس کی پشت کے درمیان پہنچیں۔ بانو نے ہاتھوں سے ٹانگوں پر بندھی ہوئی رسیاں ٹٹولنا شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد وہ پنڈلیوں پر بندھی ہوئی گانٹھ ٹٹولنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے جلدی سے پتلی انگلیوں کی مدد سے گانٹھ کو کھولنا شروع کر دیا اور چند لمحوں میں ہی وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گئی۔

گانٹھ کھلتے ہی رسی پنڈلیوں پر ڈھیلی پڑ گئی اور بانو نے جلدی سے کروٹیں بدلنی شروع کر دیں اس طرح رسی کے بل کھلتے چلے گئے۔ چونکہ ایک ہی رسی سے اُسے باندھا گیا تھا اس لئے چند لمحوں میں ہی اس کا نچلا دھڑ رسیوں کی بندش سے آزاد ہو چکا تھا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اب صرف اس کے ہاتھ ہی پشت پر بندھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی رسی اوپر والے جسم پر موجود تھی۔

بانو کے کھڑے ہوتے ہی اوپر والے جسم پر بھی رسی قدرے ڈھیلی پڑ گئی۔ اس کا ایک سرا نیچے زمین پر لٹک رہا تھا۔ بانو نے اس سرے پر اپنا پیر رکھا اور پھر کسی لٹو کی طرح اس نے گھومنا شروع کر دیا اس طرح گھومنے سے اوپر والے جسم سے بھی اس رسی کے بل کھل گئے اور اب صرف ہاتھ بندھے ہوئے رہ گئے تھے۔ اور وہ بھی کھل جاتے اگر کلائیوں کے گرد گانٹھ نہ بندھی ہوتی۔

اسی لمحے اُسے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور بانو انتہائی پھرتی سے اچھلی اور اس نے ٹانگیں سکوڑ کر اپنے ہاتھ پیروں کے نیچے سے نکال کر آگے کر لئے وہ چونکہ ورزش کی

www.urdupalace.com

عادی تھی اور پھر اس نے باقاعدہ مارشل آرٹ کی تربیت لی ہوئی تھی اس لئے ظاہر ہے یہ اس کے لئے معمولی کام تھا۔ دونوں بازو تو اس کے ضرور مڑ گئے تھے لیکن اس کے ہاتھ اب پشت کی بجائے سامنے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے جسم کو تیزی سے نیچے کی طرف جھکایا اور ساتھ ہی بازوؤں کو اور زیادہ موڑ کر کلائیاں اوپر کیں۔ دوسرے لمحے اس کے دانت گانٹھ تک پہنچ گئے اور اس نے جلدی جلدی دانتوں کی مدد سے گانٹھ کھولنی شروع کر دی۔

اسی لمحے غار میں اجالا ہو گیا اور بانو سمجھ گئی کہ ورتھا نے غار کا دہانہ کھول دیا ہے۔ بانو تیزی سے ایک کونے میں ہٹتی چلی گئی اور پھر جب ورتھا غار کے اس حصے میں داخل ہوئی جہاں بانو موجود تھی تو اسی لمحے بانو بھی گانٹھ کھول کر اپنے دونوں ہاتھ آزاد کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

"اوہ! —— تو تم آزاد ہو گئی —— کمال ہے" —— ورتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں نجانے کہاں سے پستول نمودار ہو گیا تھا۔ ظاہر ہے اس کا رخ بانو کی طرف ہی تھا۔ ورتھا کے انداز میں اطمینان تھا۔ شائد اسے یقین تھا کہ بانو اس کا مقابلہ کسی طرح بھی نہیں کر سکتی۔

"ہاں! —— میں بندھے بندھے تنگ آ گئی تھی —— اس لئے میں نے کوشش کی اور میری کوشش کامیاب ہو گئی" —— بانو نے سر ہلاتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"چلو —— کوئی بات نہیں —— گولی اس بات کا فرق ملحوظ نہیں

www.urdupalace.com

رکھتی کہ اس کا شکار بندھا ہوا ہے یا نہیں" ——— ورمتھا نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کی انگلی ٹریگر کی طرف بڑھنے لگی۔

"رک جاؤ ——— پہلے تو تم کہہ رہی تھی کہ میک آپ سے پہلے نہیں مارو گی" ——— بانو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم بندھی ہوئی تھی ——— لیکن اب تمہیں مہلت دینا حماقت ہے ——— لیکن ہاں! ——— تمہاری کار سٹارٹ نہیں ہو رہی۔ اور یہ اچھا ہوا کہ سٹارٹ نہ ہونے کی وجہ سے مجھے واپس آنا پڑا۔ ورنہ تم نکل جاتی" ——— ورمتھا نے جواب دیا۔

"میں نے اسے سپیشل لاک کر دیا تھا ——— اب سوائے میرے اور کوئی اسے سٹارٹ نہیں کر سکتا ——— لیکن اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے مارو گی نہیں ——— تو میں اس کا سپیشل لاک کھول دیتی ہوں۔ یقین کر دیں تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گی" ——— بانو نے کہا۔

"او۔ کے! ——— چلو ڈھلانے کی طرف" ——— ورمتھا نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا اور بانو سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی۔ ورمتھا بڑے محتاط انداز میں کھڑی تھی۔ لیکن بانو نے جو حرکت کی وہ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھی۔ جیسے ہی بانو ورمتھا کے سامنے سے گزری وہ ایک جھٹکے سے منہ کے بل زمین پر گری جیسے اس کا پھسل گیا ہو۔ اور دوسرے لمحے ورمتھا چیختی ہوئی اچھل کر پشت کے بل جا گری ریوالور بھی اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ بانو نے نیچے گرتے ہی دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائے اور پھر اس کی ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے اوپر اٹھی تھیں اور اس طرح وہ پلک جھپکنے میں ورمتھا کے جسم پر ضرب لگا کر

www.urdupalace.com

اُسے پُشت کے بل نیچے گرانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ لیکن اُسے اچھالنے کے بعد وہ اپنے طور پر تو تیزی سے اٹھی تھی لیکن ورتھا اس سے زیادہ تیز نکلی۔ وہ نیچے گرتے ہی اس طرح اوپر کو اٹھی تھی جیسے اس کے بدن میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوں اور بانو ابھی پوری طرح سنبھلنے بھی نہ پائی تھی کہ ورتھا کا جسم پوری قوت سے اس سے ٹکرایا اور وہ چیختی ہوئی پشت کے بل زمین پر گری۔ ورتھا اس کے اوپر تھی۔ اس نے پھرتی سے دونوں گھٹنے جوڑ کر بانو کے پیٹ میں مارنے چاہے لیکن بانو بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدلنے میں کامیاب ہو گئی۔ اور ورتھا کے دونوں گھٹنے پوری قوت سے سخت زمین سے ٹکرائے اور ورتھا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اور اس کے وہ ہاتھ جو اس نے بانو کے کندھوں پر جمائے ہوئے تھے یکلخت ہٹ گئے اور بانو کا لیٹا ہوا جسم یکلخت نیم دائرے کی صورت میں گھوما اور ورتھا بُری طرح چیختی ہوئی ایک دوسرے پر سیٹ کر کے رکھے ہوئے پتھروں سے جا ٹکرائی۔ پتھروں کی سیٹنگ اچانک زوردار دھکا لگنے سے خراب ہوئی تو دوسرے لمحے سارے پتھر دھڑا دھڑ ورتھا کے جسم کے اوپر بارش کی طرح گرنے لگے اور ورتھا کے حلق سے دبی دبی چیخیں نکلیں اور پھر نہ صرف اس کا پورا جسم ان پتھروں کے نیچے دب گیا بلکہ اس کی چیخیں بھی ڈوب گئی تھیں۔

بانو تیز تیز سانس لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ تیزی سے ان پتھروں کے ڈھیر کی طرف لپکی جس کے نیچے ورتھا دب گئی تھی بانو کو ورتھا کے لڑنے کا انداز دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ اگر وہ ان

www.urdupalace.com

پتھروں کے ڈھیر کے نیچے اسے نہ دیتی تو اسے شکست دینا بے حد مشکل تھا۔

بانو نے آگے بڑھ کر جلدی سے وہ پتھر ہٹائے تو ورتھا کا جسم پتھروں کے نیچے سے نکل آیا۔ ورتھا کا سر خاصا زخمی تھا اور وہ بیہوش تھی۔ پتھروں نے اس کے جسم کو بھی خاصا زخمی کر دیا تھا۔ بانو نے جلدی سے اس کی نبض چیک کی تو اُسے احساس ہوا کہ ورتھا واقعی شدید زخمی ہے اور اس کی حالت خطرے میں ہے۔ اگر اُسے فوری طور پر طبی امداد نہ دی گئی تو وہ مر بھی سکتی تھی۔ ایک لمحے کو تو بانو کو خیال آیا کہ وہ ورتھا کو مرنے دے کیونکہ وہ بھی تو اُسے مارنے پر تلی ہوئی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے سر جھٹک کر اپنا ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ اُسے بچپن سے ہی تربیت ملی تھی کہ انسان اگر زخمی ہو تو اس کی ہر حالت میں مدد کی جائے۔ چاہے وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ انسانیت اسی کا نام ہے اور پھر اس نے سوچا کہ اگر ورتھا مر گئی تو شائد عمران یقین نہ کرے کہ اُسے بانو نے ختم کیا ہے۔ وہ اُسے زندہ حالت میں عمران تک پہنچانا چاہتی تھی تاکہ عمران کو بھی معلوم ہو سکے کہ بانو میں بھی صلاحیتیں موجود ہیں۔ چنانچہ اس نے جلدی سے جھک کر ورتھا کو گھسیٹ کر اٹھایا اور پھر ایک جھٹکے سے اُسے اپنی پشت پر لادا اور تیزی سے غار کے دھانے کی طرف بڑھنے لگی۔

www.urdupalace.com

آکر بیٹھتا۔ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا اور پھر جولیا کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے کی ایک پیالی پی کر واپس چلا جاتا۔ شاید تنویر کے لئے اتنا ہی کافی تھا اور اب تو جولیا بھی اس کی ٹائپ اچھی طرح جان گئی تھی اس لئے وہ بھی اس سے مزے لے لیکر باتیں کرتی۔

انہیں ورتھا کو تلاش کرتے ہوئے دو گھنٹے گذر گئے تھے جولیا نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہوٹل اور ریستوران چیک کرنے کے لئے کہا تھا۔ صدیقی۔ نعمانی اور خاور کے ذمے اس نے شاپنگ سنٹرز اور بڑے بازار تھے۔ جب کہ جولیا خود تنویر کو ساتھ لئے بڑی سڑکوں پر گشت کرتے ہوئے اُسے تلاش کر رہی تھی۔ لیکن دو گھنٹوں کی مسلسل مٹرگشت کے باوجود اب تک کوئی ایسی لڑکی انہیں نظر نہ آئی تھی جس پر انہیں ورتھا ہونے کا شک گذر سکتا۔ اس لئے تنویر اکتا گیا تھا۔

"یہ ڈھنگ کا کام ہے ــــــ سڑکوں پر مارے مارے پھرتے رہو" ــــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"شکر کرو کہ کار میں بیٹھے ہو ــــــ ورنہ ایکسٹو تو یہ حکم بھی دے سکتا تھا کہ پیدل چل کر اُسے تلاش کیا جائے ــــــ تب کیا کرتے" ــــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی! ــــــ وہ ایسا بھی کر سکتا ہے ــــــ اُسے کون روک سکتا ہے" ــــــ تنویر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اور پھر اس نے ایک چوک پر پہنچتے ہی کار کو بریک لگا دی کیونکہ ٹریفک کی سُرخ بتی جل رہی تھی۔

www.urdupalace.com

" ارے یہ ورنھا تو نہیں ——— بالکل وہی حلیہ ——ہو بہو وہی "۔ اچانک تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

" کہاں —— کہاں ہے وہ " ———؟ جولیا نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا۔

" وہ دیکھو !—— وہ سامنے چوک کی دوسری طرف سپورٹس کار میں۔ وہ پچھلی سیٹ پر آنکھیں بند کئے بیٹھی ہے ——— اس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں " ———تنویر نے چوک کی دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" بالکل —— بالکل تم نے صحیح شناخت کیا ہے ——— میرے خیال میں یہ بیہوش ہے —— لیکن یہ کار چلانے والی لڑکی کون ہے۔ یہ تو مقامی لگتی ہے " ——— جولیا نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ کیونکہ بتی سبز ہو چکی تھی۔ اور پھر دونوں کاروں کا چوک کے تقریباً درمیان میں کراس ہوا۔ کیونکہ وہ مخالف سمتوں میں آ جا رہی تھیں۔

جولیا کا جی تو چاہ رہا تھا کہ یہیں چوک کے درمیان سے ہی اپنی کار موڑ لے۔ لیکن ٹریفک کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکتی تھی اور کاریں ایک دوسرے کو کراس کرتی ہوئی مخالف سمتوں میں بڑھ گئیں البتہ تنویر اب گردن موڑ کر پیچھے دیکھ رہا تھا۔

جولیا کو کافی آگے جا کر کار موڑنے کا موقع ملا۔ لیکن جب وہ مڑ کر دوبارہ چوک پر پہنچی تو بتی ایک بار پھر سُرخ ہو چکی تھی۔ جولیا کو مجبوراً کار روکنا پڑی۔

www.urdupalace.com

" وہ تو نکل جائے گی ——— وہ سپورٹس کار ہے " ——— تنویر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

" میں نے اس کے نمبر چیک کر لئے ہیں " ——— جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد بتی سبز ہوتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ چوک کراس کر کے وہ کار کو انتہائی سپیڈ پر لے آئی اور تھوڑی دیر بعد اس نے سپورٹس کار کو دوبارہ چیک کر لیا۔

" کیا خیال ہے ——— اسے یہیں سے نہ اڑا لیں " ——— تنویر نے کہا۔

" نہیں ——— ہمیں صرف نگرانی کا حکم ملا ہے " ——— جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ جولیا کافی فاصلہ دے کر سپورٹس کار کا تعاقب کر رہی تھی۔

مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد جب سپورٹس کار کنگ روڈ پر پہنچ کر عمران کے فلیٹ کے سامنے رک گئی تو جولیا بری طرح چونک پڑی۔ اس کے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ در بھا والی کار عمران کے فلیٹ کے سامنے رکے گی۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کار کافی فاصلے پر روک دی۔

سپورٹس کار رکتے ہی اسے ڈرائیو کرنے والی خوبصورت لڑکی نیچے اتری اور پھر وہ بڑے مطمئن انداز میں فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پہلے بھی فلیٹ میں آتی جاتی رہی ہو اور جولیا بے اختیار دانت پیسنے لگی۔ اسے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ عمران جسے وہ پارسا سمجھتی تھی اتنا پارسا نہیں ہے اس کے اس

www.urdupalace.com

مقامی لڑکی سے ضرور تعلقات ہیں اور یہی بات جولیا کے دل کو آری کی طرح کاٹے جا رہی تھی۔

"مس جولیا! —— یہ لڑکی کون ہے" —— ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے بھی شائد یہی سوچا تھا۔

"ہو گی کوئی طوائف" —— جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اور تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی بیزاری کی گرد یکلخت غائب ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد لڑکی واپس آتی دکھائی دی اور جولیا اور تنویر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے ساتھ سلیمان بڑے مودبانہ انداز میں نیچے آ رہا تھا۔ پھر سلیمان نے آگے بڑھ کر جلدی سے پچھلی نشست پر موجود ورمتھا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اور لڑکی اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"اوہ! —— یہ تو کوئی خاص ہی چکر ہے —— سلیمان بھی اس لڑکی سے کافی واقف معلوم ہوتا ہے" —— تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور تنویر کی بات سن کر جولیا کا پہلے سے بگڑا ہوا چہرہ اور زیادہ بگڑنے لگ گیا۔

"میں اس کا خون پی جاؤں گی" —— جولیا نے یکلخت بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار تیزی سے آگے بڑھائی اور پھر اسے سپورٹس کار کے پیچھے روک کر وہ تیزی سے اچھل کر نیچے اتری اور پھر دوڑتی ہوئی اس طرح سیڑھیاں چڑھنے لگی جیسے

www.urdupalace.com

اس کی کوشش ہو کہ وہ اُڑ کر فلیٹ تک پہنچ جائے۔ وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اوپر چڑھ رہی تھی۔ اور اُس کا چہرہ غصے کی شدت سے سُرخ ہو رہا تھا۔

جولیا کی حالت دیکھ کر تنویر کے چہرے پر مسرت کے آثار اُبھر آئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب جولیا عمران کا لازماً حشر کر دے گی اور وہ عمران کا یہ حشر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا اس لئے وہ بھی کار سے اتر کر جولیا کے پیچھے لپکا۔

www.urdupalace.com

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی جینی کولینز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جینی سپیکنگ" ۔۔۔۔ جینی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میڈم! ۔۔۔ میں آرتھر بول رہا ہوں ۔۔۔۔ ہم نے ورتھا کو ٹریس کر لیا ہے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"اچھا! ۔۔۔ کہاں ہے وہ" ۔۔۔۔ جینی کولینز نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم! ۔۔۔ ہم نے اُسے ایک سپورٹس کار میں چیک کیا ہے۔ اس کار کو ایک مقامی لڑکی چلا رہی تھی جب کہ ورتھا پچھلی سیٹ پر نیم دراز تھی ۔۔۔۔ اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی ۔۔۔۔ جسم بھی زخمی معلوم ہوتا تھا اور یقیناً وہ بے ہوش تھی ۔۔۔۔ وہ لڑکی اسے کنگ روڈ کے ایک فلیٹ پر لے گئی ہے اس فلیٹ کا نمبر ۲۰۰ ہے

www.urdupalace.com

اور مادام! ـــــ ایک اور کار بھی کچھ دیر بعد وہاں پہنچی ہے اس میں ایک غیر ملکی لڑکی اور ایک مقامی نوجوان اتر کر اوپر فلیٹ میں گئے ہیں ـــــ اب آپ جیسا حکم کریں" ـــــ آرتھر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"وہ یقیناً ورتھا کا کوئی خفیہ اڈہ ہو گا ـــــ تم اس کی مکمل نگرانی کرو ـــــ میں خود وہیں پہنچ رہی ہوں۔ اس کے بعد صورت حال جیسی ہو گی ـــــ ویسا ہی حکم دوں گی" ـــــ جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا اور کرسی سے اٹھکر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے کنگ روڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

کنگ روڈ پر پہنچ کر وہ ذرا ہی آگے بڑھی تو ایک آدمی نے ہاتھ ہلا کر اسے رکنے کا اشارہ کیا تو جینی نے کار روک دی۔

" مادام! ـــــ باس آرتھر مجھے آپ کے لئے یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ ورتھا کو پچھلی طرف سے ایک کار میں بٹھا کر کہیں خفیہ طور پر لے جایا گیا ہے ـــــ ہمارے آدمیوں نے انہیں چیک کر لیا لیکن باس آرتھر آپ کو کال کر چکے تھے اس لئے اب وہ اس کار کے پیچھے گئے ہیں اور مجھے یہاں آپ کو اطلاع دینے کے لئے چھوڑ گئے ہیں" ـــــ اس آدمی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

" کہاں لے گئے ہیں ـــــ فلیٹ کے سامنے تو دونوں کاریں کھڑی ہیں" ـــــ مادام نے چونکتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"معلوم نہیں مادام! — شائد ابھی باس کی کال آجائے — آپ کی کار میں ٹرانسمیٹر ہے تو اُسے تھرٹی فور تھری الیسٹ پر فکس کردیں۔ باس اسی فریکوئنسی پر کال کرے گا" — آرتھر کے آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے" — جینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھادی۔ اب یہ فلیٹ تو اس کے لئے بے کار ہوگیا تھا اس لئے وہ کار آگے بڑھائے لئے گئی۔

جینی نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر آرتھر کے آدمی کی بتائی ہوئی فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر تھوڑا ہی آگے بڑھی تھی کہ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھرنے لگیں اور جینی نے کار ایک طرف روکی اور ڈیش بورڈ کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو — ہیلو — آرتھر کالنگ — اوور" — بٹن پریس ہوتے ہی آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"جینی اٹنڈنگ یو — اوور" — جینی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام! — آپ کو میرے آدمی کا پیغام مل گیا ہے۔ ورتھا کو اس فلیٹ کے عقبی حصے سے ایک کار میں ڈال کر لے جایا جارہا تھا کہ میرے آدمیوں نے چیک کر لیا۔ اوور" — آرتھر نے کہا۔

"مجھے رپورٹ مل چکی ہے — آگے بتاؤ۔ اوور" — جینی نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام! — ورتھا کو ایک کوٹھی میں لے جایا گیا ہے — یہ کوٹھی زیرو روڈ پر واقع ہے۔ اوور" — آرتھر نے بتایا۔

"اچھا تو میں وہیں آرہی ہوں — اوور اینڈ آل" — جینی نے

www.urdupalace.com

کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے کار آگے بڑھا دی۔
جینی کو شہر کا نقشہ پوری طرح یاد تھا اس لئے تھوڑی ہی دیر بعد وہ زیرو روڈ پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر جا کر روکی ہی تھی کہ نیلے رنگ کی ایک کار تیزی سے چلتی ہوئی اس کے قریب آ کر رُکی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر آرتھر موجود تھا۔
"اس عمارت میں ورتھا کو لے جایا گیا ہے" ——— آرتھر نے ایک چھوٹی سی کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"مگر یہ کوٹھی تو مجھے خالی لگ رہی ہے" ——— جینی نے بغور اس رہائشی کوٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"وہ کار اسی کوٹھی میں گئی ہے" ——— آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"تم نے کار میں موجود ورتھا کو خود دیکھا ہے" ——— جینی نے یکلخت کسی خیال کے تحت پوچھا۔
"خود تو نہیں دیکھا مادام! ——— لیکن میرا اندازہ ہے کہ اس میں ورتھا موجود تھی ——— کار کے شیشے مرکری تھے باہر سے اندر نظر نہ آتا تھا ——— لیکن میں نے ایک عورت کی جھلک اس میں ضرور دیکھی تھی ——— اور میرا اندازہ ہے کہ وہ ورتھا تھی" ——— آرتھر نے جواب دیا۔
"او۔کے! ——— کار ایک طرف روک کر میرے ساتھ آؤ" ——— جینی نے کہا اور آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی اور پھر وہ اُسے سائیڈ میں روک کر نیچے اُتر آیا۔ جینی بھی کار سے

www.urdupalace.com

نیچے اُتری اور پھر وہ دونوں اکھٹے ہی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اس عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی جس کا پھاٹک کھُلا ہوا تھا اور اس کھُلے پھاٹک کو دیکھ کر جینی کو شک سا پڑا تھا کہ یہ کوٹھی خالی ہے کیونکہ اس نے یہاں ہر جگہ یہی دیکھا تھا کہ کسی رہائشی کوٹھی کا پھاٹک کبھی کھُلا نہیں رکھا جاتا۔

"کیا یہ پھاٹک شروع سے کھُلا ہوا تھا ـــــ یا اس کار کے لئے کھولا گیا تھا" ـــــ؟ جینی نے پوچھا۔

"جب ہم یہاں پہنچے تو یہ کھُلا ہوا تھا ـــــ اور وہ تھا والی کار اندر مڑ رہی تھی" ـــــ آرتھر نے جواب دیا اور جینی نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد جینی اور آرتھر دونوں کوٹھی کے پھاٹک تک پہنچ گئے۔ جینی نے ایک لمحے کے لئے رک کر باہر سے جائزہ لیا اور پھر اس نے آرتھر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور کوٹھی کے اندر داخل ہوگئی۔ کوٹھی باہر سے تو چھوٹی معلوم ہو رہی تھی لیکن وہ عمارت کے لحاظ سے چھوٹی تھی جبکہ اس کا خالی رقبہ کافی بڑا تھا۔

"یہاں پورچ میں تو کار نظر نہیں آرہی" ـــــ جینی نے کہا۔

"کار سائیڈ میں مڑ گئی تھی مادام ـــــ شاید ادھر گیراج بنا ہوا ہوگا" ـــــ آرتھر نے جواب دیا اور جینی خاموشی سے آگے بڑھ گئی۔ لیکن ان کے اندر پہنچ جانے کے باوجود وہاں انہیں کوئی آدمی نظر نہ آیا اور جب جینی عمارت میں داخل ہوئی تو اس کا اندازہ

www.urdupalace.com

یقین میں بدل گیا کیونکہ واقعی عمارت خالی پڑی ہوئی تھی اور اندر ہر طرف گرد کی موٹی تہہ بتا رہی تھی کہ کوٹھی نہ صرف خالی ہے بلکہ کافی عرصے سے خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہ تیزی سے گھوم کر جب سائیڈ سے ہوتی ہوئی اس کے عقبی طرف گئی تو اس نے لاشعوری طور پر ہونٹ بھینچ لئے جب کہ آرتھر یوں اچھلا تھا جیسے اس کے پیر میں اچانک کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔ کیونکہ عقبی طرف بھی ایک پھاٹک موجود تھا جو سامنے والے پھاٹک کی طرح کھلا ہوا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ تو وہ کار ادھر سے نکل گئی ۔۔۔۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ مجھے تو اس کا تصور تک نہ تھا" ۔۔۔۔۔۔ آرتھر نے کہا۔

"آرتھر! ۔۔۔ یہ جاسوسی کا کھیل ہے ۔۔۔ فارورڈنگ اینڈ کلیئرنگ کا کاروبار نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔ تمہیں پہلے ہی اس کا خیال رکھنا چاہیئے تھا" ۔۔۔۔۔۔ جینی نے تلخ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گئی۔

"سوری میڈم! ۔۔۔۔۔۔ دراصل مجھے اس کی توقع نہ تھی" ۔۔۔ آرتھر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ انہیں تمہاری نگرانی کا علم ہو گیا ہو گا اس لئے تمہیں باقاعدہ ڈاج دیا گیا ہے اور وہ اس میں کامیاب رہے ہیں" ۔۔۔۔۔۔ جینی نے کہا۔

"آپ کا اندازہ بالکل درست ہے مادام! ۔۔۔۔۔۔ لیکن اب ہمیں اُسے پھر ٹریس کرنا ہو گا" ۔۔۔۔۔۔ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

" اب ہمیں دوبارہ اُسی فلیٹ پر جانا ہوگا ——— اب وہیں سے ہی ورتھا کا کوئی کلیو مل سکتا ہے " ——— جلینی نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس کنگ روڈ کی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن کنگ روڈ پر پہنچتے ہی ڈیش بورڈ کے نیچے فٹ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں اُبھرنے لگیں اور جلینی نے چونک کر بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو — ہیلو — آرتھر کالنگ ۔ اوور " ——— ٹرانسمیٹر پر آرتھر کی آواز ابھری ۔

" یس ——— جلینی اٹنڈنگ ۔ اوور " ——— جلینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ کیونکہ آرتھر کی کار اس کی کار کے عقب میں آ رہی تھی ۔ اور اس کال کا کوئی مقصد اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا اس لئے آرتھر کی آواز سن کر وہ حیرت زدہ ہو گئی تھی ۔

" مادام ! ——— وہ سیاہ رنگ کی کار جو آپ کی کار سے آگے جا رہی ہے ——— یہی وہ کار ہے جس میں ورتھا کو لے جایا گیا تھا ——— میں نے اس کے نمبر چیک کر لئے ہیں ۔ اوور " ——— آرتھر کی آواز سنائی دی ۔

جلینی نے چونک کر اپنے آگے دوڑتی ہوئی کاروں کو دیکھا اور پھر اُسے سیاہ رنگ کی ایک لمبی سی کار نظر آ گئی جس کے شیشے واقعی بلائنڈ تھے ۔ اور ان شیشوں کے اندر نہیں دیکھا جا سکتا تھا ۔ یہ کار ایک بائی روڈ سے نکل کر اس کے آگے دوڑ رہی تھی ۔

" ٹھیک ہے ——— تم اسے چیک کرو ——— شائد یہ فلیٹ کے

www.urdupalace.com

سامنے کی بجائے اسی خفیہ راستے پر جائے ـــــ میں فلیٹ کے سامنے جاؤں گی ـــــ اوور اینڈ آل ـــــ جینی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اور پھر واقعی جینی کا اندازہ درست ثابت ہوا۔ سیاہ رنگ کی کار اچانک ایک سائیڈ گلی میں گھوم گئی۔ جینی اپنی کار آگے لے گئی اور پھر چند لمحوں بعد وہ فلیٹ کے سامنے پہنچ گئی۔ فلیٹ کے سامنے ابھی تک وہ دونوں کاریں موجود تھیں۔ جینی نے کار ان کے قریب روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ فلیٹ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی اس کے چہرے پر اب فیصلہ کن تاثر نمایاں تھا۔

www.urdupalace.com

بالو بیہوش اور زخمی ورمتھا کو بڑی مشکل سے اٹھا کر چڑھائی
چڑھتی ہوئی اپنی کار تک پہنچی اور پھر چند لمحے تو وہ ورمتھا کو کار کی
پچھلی سیٹ پر ڈال کر سانس برابر کرتی رہی۔ اس کے بعد ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھ گئی۔ لیکن دوسرے لمحے اُسے خیال آیا کہ اگر وہ اسی
حالت میں دارالحکومت کی سڑکوں پر گئی تو لازماً پولیس اُسے روک
لے گی اور پھر ورمتھا کے سر سے ابھی تک خون رس رہا تھا۔ اس
لئے اس نے سوچا کہ ایک تو ورمتھا کے سر پر پٹی باندھ دی جائے
تاکہ خون مزید نہ رس سکے۔ اور دوسرا ورمتھا کو پچھلی سیٹ پر اس
طرح بٹھایا جائے جیسے وہ خود ہی آنکھیں بند کئے بیٹھی ہو۔ چنانچہ
وہ پچھلی سیٹ پر گئی۔ اس نے سیٹ پر لیٹی ہوئی ورمتھا کو اٹھا کر
سیٹ پر سیدھا بٹھایا اور اُسے بیلٹ سے اچھی طرح باندھ دیا اب
ورمتھا بیلٹ کی وجہ سے نیچے گر نہ سکتی تھی۔ کار میں ایک چھوٹا سا

www.urdupalace.com

فرسٹ ایڈ باکس موجود تھا۔ اس میں سے بانو نے پٹی نکالی اور بڑی مہارت سے ورمتھا کے سر پر اُسے اس طرح باندھ دیا کہ خون رِسنا لازماً بند ہو گیا تھا۔

اس کے بعد بانو نے سپیشل لاک کھولا اور کار کو موڑ کر پہاڑیوں سے نیچے اُترنے لگی۔

دارالحکومت پہنچ کر وہ سیدھی عمران کے فلیٹ پر پہنچی تاکہ ورمتھا کو عمران کے حوالے کر کے سُرخرو ہو سکے۔

کار فلیٹ کے سامنے روک کر وہ جب سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر پہنچی تو فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ اس نے کال بیل بجائی تو چند لمحوں بعد ہی دروازے پر سلیمان نمودار ہوا۔

"اوہ مس بانو —— آپ" —— سلیمان نے بانو کو دروازے پر موجود دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ عمران کہاں ہے" ——؟ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"عمران صاحب! —— وہ تو موجود نہیں ہیں —— ابھی تھوڑی دیر پہلے کہیں گئے ہیں" —— سلیمان نے مودّبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں گیا ہے —— عجیب پاگل آدمی ہے —— میں اس کے لئے ایک تحفہ لے کر آئی ہوں —— اور وہ نجانے کہاں چلا گیا ہے" —— بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تحفہ" —— سلیمان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں تحفہ —— وہ جس لڑکی کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہو گا۔

www.urdupalace.com

میں اسے بیہوش کر کے لے آئی ہوں" ——— بانو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے وہ لڑکی" ——— ؟ سلیمان نے اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نیچے کار میں ہے ——— کیوں" ——— ؟ بانو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ مس بانو! ——— اُسے نیچے نہیں رہنا چاہیئے ——— آیئے! میں اُسے اُٹھا کر فلیٹ میں لے آتا ہوں ——— پھر میں عمران صاحب کو تلاش کر کے اس کی اطلاع دیتا ہوں" ——— سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بانو نے سر ہلا دیا۔ اور مُڑ کر سیڑھیاں اترنے لگی سلیمان اس کے پیچھے پیچھے تھا اور پھر اس نے بلیٹ کھول کر ورتھا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر فلیٹ میں پہنچ گیا۔

"آپ یہاں ڈرائینگ روم میں تشریف رکھیں ——— میں عمران صاحب کو تلاش کرتا ہوں" ——— سلیمان نے ڈرائینگ روم کے ایک صوفے پر بے ہوش ورتھا کو لٹاتے ہوتے بانو سے کہا اور بانو سر ہلاتی ہوتی ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

سلیمان تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ڈرائینگ روم سے باہر نکل گیا اور پھر ابھی بانو اطمینان سے بیٹھی عمران کے اس ڈرائینگ روم کا جائزہ لے رہی تھی کہ سلیمان اندر داخل ہوا۔

"مس بانو! ——— میں نے چیک کیا ہے کہ کچھ لوگ فلیٹ کی نگرانی

www.urdupalace.com

کر رہے ہیں ۔۔۔ اس لئے میں اس لڑکی کو ایک محفوظ کمرے میں پہنچا آتا ہوں"۔۔۔ سلیمان نے اس صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جس پر ورتھا بیہوش پڑی تھی ۔

" اوہ !۔۔۔ کون لوگ ہیں "۔۔۔ ؟ بانو نے چونک کر پوچھا ۔

" ظاہر ہے مخالف لوگ ہی ہوں گے ۔۔۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ عمران صاحب کے آنے تک یہ لڑکی محفوظ رہے گی "۔ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا ۔ اور پھر ورتھا کو اٹھا کر ڈرائینگ رُوم سے باہر نکل گیا ۔

ابھی سلیمان کو گئے ہوئے چند ہی لمحے گذرے ہوں گے کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور بانو یہ آواز سنتے ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی اس کے ذہن میں فوری طور پر یہی خیال آیا کہ مخالف لوگوں کا ذکر سلیمان نے کیا ہے وہی آ گئے ہیں ۔ لیکن دوسرے ہی لمحے اس کو یہ خیال آیا کہ دشمن اس طرح کال بیل بجا کر نہیں آتے ۔ تو وہ ایک طویل سانس لیتی ہوئی دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی ۔

کال بیل مسلسل بج رہی تھی لیکن چند لمحے تو بانو بیٹھی رہی کہ سلیمان جا کر دروازہ کھول دے گا ۔ مگر جب سلیمان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور اب کال بیل بجانے والے نے شائد بٹن پر مستقل انگلی رکھ دی تھی تو بانو خود ہی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ مسلسل بجتی ہوئی کال بیل کا شور اس کے کانوں میں گونج رہا تھا اور اُسے کال بیل بجانے والے پر بے طرح غصہ آ رہا تھا ۔ اس نے چٹخنی ہٹا کر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا ۔

www.urdupalace.com

"کیا تمہیں تمیز نہیں ہے" ——— دروازہ کھولتے ہوئے بانو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہو! ——— تو دروازہ بھی تم نے ہی کھولا ہے مس تمیز صاحبہ! وہ سلیمان اور عمران کہاں ہیں" ——— دروازے پر کھڑی ایک غیر ملکی لڑکی نے بڑے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بانو کو بڑے ہی غور سے دیکھ رہی تھی اور بانو کو ایک لمحے میں ہی اندازہ ہو گیا کہ اس لڑکی کے دیکھنے کا انداز حاسدانہ ہے۔

"میں ان کی ملازم تو نہیں ہوں کہ ان کی آمد و رفت کا حساب رکھتی پھروں ——— کون ہو تم" ——— ؟ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ لڑکی اسے بڑے غصیلے انداز میں ایک طرف ہٹاتی ہوئی آگے بڑھ آئی۔ اس لڑکی کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا مقامی آدمی تھا۔ وہ بھی بڑے غور سے بانو کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں سیدھے ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گئے۔ ان دونوں کا انداز خاصا جارحانہ تھا جیسے فلیٹ کے مالک وہ خود ہوں اور بانو اس پر زبردستی قبضہ کئے بیٹھی ہو۔

بانو ہونٹ بھینچتی ہوئی دروازہ بند کئے بغیر ان کے پیچھے لپکی۔ اُسے اب سلیمان پر غصہ آ رہا تھا جو نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔

"کہاں ہے وہ سلیمان! ——— وہ بھی نظر نہیں آ رہا ——— حالانکہ اس بیہوش لڑکی کو وہ ہمارے سامنے اٹھا کر لایا تھا" ——— غیر ملکی لڑکی نے بانو کے اندر داخل ہوتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"ایک بار بتایا ہے کہ میں ان کی ملازم نہیں ہوں ——— سمجھیں!

www.urdupalace.com

اس لئے اپنا لہجہ درست کر کے میرے ساتھ بات کرو ـــــ ورنہ میں تو تم جیسے لوگوں سے بات کرنا بھی اپنی توہین سمجھتی ہوں" ـــــ بانو کا غصہ اب پورے عروج پر پہنچ چکا تھا۔ اور اس کا جواب سُن کر غیر ملکی لڑکی کا ہاتھ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ مقامی آدمی نے تیزی سے اس کا بازو پکڑ لیا۔

" مِس جولیا! ـــــ کیا کر رہی ہیں آپ! ـــــ نجانے یہ کون ہے پہلے پتہ تو چلے" ـــــ مقامی آدمی نے کہا۔

" اوہ! ـــــ تو تم ہو وہ جولیا ـــــ جسے عمران بوڑھی میم کہہ رہا تھا" ـــــ بانو نے چونکتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس بار وہ غور سے جولیا کو اس طرح دیکھنے لگی جیسے اندازہ کر رہی ہو کہ کیا اس میں کوئی ایسی بات ہے کہ عمران اس سے شادی کر سکے۔

" کیا کہا ـــــ ؟ کیا بکواس کر رہی ہو ـــــ گھٹیا عورت" ـــــ جولیا بوڑھی میم کا لفظ سنتے ہی بری طرح بھڑک اٹھی۔

" یو شٹ اَپ نانسنس! ـــــ تمہیں اندازہ ہے کہ تم کس سے بات کر رہی ہو" ـــــ اس بار بانو نے چیختے ہوئے جواب دیا۔

" ہاں! ـــــ مجھے تم جیسی طوائفوں کا اچھی طرح اندازہ ہے ـــــ خوانخواہ مَردوں کے گلے پڑ جاتی ہیں" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ! ـــــ تو تم نے مجھے طوائف کہا ہے ـــــ تم نے" ـــــ بانو کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے ریوالور نکال لیا۔ جولیا کو شائد اس کی طرف سے ایسی حرکت

www.urdupalace.com

کی توقع نہ تھی اس لئے وہ تو فوری طور پر حرکت نہ کر سکی۔ لیکن تنویر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے بڑی پھرتی سے بانو کے اس ہاتھ پر ضرب لگائی جس میں ریوالور تھا۔ لیکن بانو اس دوران ٹریگر دبا چکی تھی اس لئے دھماکے سے ڈرائنگ روم تو گونج اٹھا لیکن تنویر کے بروقت اقدام سے بانو کا ہاتھ اوپر کی طرف اٹھ گیا اور گولی چھت سے ٹکرا کر نیچے آگری۔ اگر تنویر کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو گولی یقیناً جولیا کے سینے پر پڑتی۔ اور تنویر نے دوسری گولی چلنے کی مہلت دیئے بغیر ریوالور بانو کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

ادھر جولیا نے گولی چلتے ہی لاشعوری طور پر انتہائی پھرتی سے اپنا ریوالور نکال لیا تھا۔ لیکن اس بار بھی تنویر نے ہی عقلمندی کی اور جولیا کا ہاتھ نیچے کر دیا۔

"کیا کر رہی ہیں آپ مس جولیا ــــــ نجانے یہ لڑکی کون ہے"۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی بھی ہو تنویر! ــــــ لیکن اب یہ میرے ہاتھوں سے زندہ نہیں بچ سکتی" ــــــ جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تم مجھے مارو گی ــــــ تم ــــــ شکل دیکھی ہے کبھی اپنی ــــــ میں کوئی گری پڑی لڑکی نہیں ہوں ــــــ اس ملک کے سب سے بڑے جاگیر دار نواب شہر یار خان کی اکلوتی بیٹی بانو ہوں ــــــ تم جیسی لڑکیاں تو میرے جوتے صاف کرنا فخر سمجھتی ہیں" ــــــ بانو نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ــــــ تو تم نواب شہر یار خان کی لڑکی ہو" ــــــ تنویر نے

www.urdupalace.com

بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اُسے جینی کو لینڈز والا سارا واقعہ یاد آگیا تھا اور اس بار جولیا کا چہرہ بھی یکلخت بجھ سا گیا تھا۔ جینی والا تمام واقعہ اُسے بھی یاد آگیا تھا اور پھر تنویر کی رپورٹ کہ جینی نواب شہریار خان کی حویلی میں جارہی ہے اور اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران بھی وہیں گیا ہوا تھا۔

" ہاں! ــــ میں نواب شہریار خان کی لڑکی ہوں ــــ اب بولو" بانو نے جولیا کا بجھتا ہوا چہرہ دیکھ کر بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

" وہ ورتھا کو تم کہاں سے لائی ہو ــــ اور وہ کہاں ہے" ــــ؟ جولیا نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

" تم ورتھا کو کیسے جانتی ہو ــــ کیا عمران نے تمہیں بتایا تھا ــــ اور ہاں! ــــ وہ سلیمان کہاں مر گیا ــــ کہہ رہا تھا کہ دشمن فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں ــــ اس لئے ورتھا کو میں محفوظ کمرے میں چھوڑ آتا ہوں" ــــ بانو نے چونک کر بیرونی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" مس بانو! ــــ تم نے سوال کا جواب نہیں دیا ــــ ورتھا کو تم کہاں سے لائی ہو" ــــ؟ اس بار جولیا کی بجائے تنویر نے پوچھا۔

" میں تمہیں بتانے کی پابند ہوں جو تم مجھ سے سوال جواب کر رہے ہو ــــ میں نے تو عمران کو کبھی گھاس نہیں ڈالی حالانکہ وہ میرے پیچھے پاگل ہو رہا ہے" ــــ بانو نے ناک چڑھاتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہارے پیچھے پاگل ہو رہا ہے ــــ ہونہہ! ــــ تو تمہیں بھی

www.urdupalace.com

غلط فہمی ہو ہی گئی ہے" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس کا انداز اب ایسا تھا کہ جیسے اُسے بانو پر ترس آ رہا ہو۔

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہے ـــــ غلط فہمی تمہیں ہو گی ـــــ تم خود اُس سے پوچھ لینا ـــــ اس نے ہزار بار میری منت کی ہے کہ میں اس سے شادی کے لئے ہاں کر دوں ـــــ لیکن میں اس احمق سے شادی کروں گی۔ ہونہہ" ـــــ بانو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اور اس بار بانو کا جواب سن کر جولیا بے اختیار ہنس پڑی اب تو اسے واقعی بانو پر ترس آ رہا تھا۔

"مجھے تو تم اُس کے پیچھے پاگل ہوئی نظر آ رہی ہو ـــــ اس کے لئے کام کرتی پھر رہی ہو ـــــ اس کے فلیٹ کے چکر کاٹ رہی ہو ـــــ وہ گھر میں نہیں ہے پھر بھی تم اس کے فلیٹ میں دھرنا مارے بیٹھی ہو" ـــــ جولیا نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"میں اُس کے پیچھے پاگل نہیں ہو رہی ـــــ میں تو اُسے بتانا چاہتی ہوں کہ بانو میں کتنی صلاحیتیں ہیں ـــــ اور تم دیکھ لو کہ میں نے نہ صرف ورتھا کو بے ہوش کر دیا ہے ـــــ بلکہ میں اس کا وہ خفیہ ہیڈ کوارٹر بھی جانتی ہوں ـــــ جہاں اُس نے وہ پتھر چھپا رکھے ہیں ـــــ جنہیں وہ ایکریمیا منتقل کرنا چاہتی ہے ـــــ میں سب کچھ جانتی ہوں ـــــ سب کچھ" ـــــ بانو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

"کہاں ہے وہ خفیہ ہیڈ کوارٹر ——— اب تم مجھے بتاؤ گی"— ؟ اچانک دروازے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور بانو کے ساتھ ساتھ جولیا اور تنویر بھی یہ آواز سنتے ہی بُری طرح چونک پڑے۔ اور دونوں دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔

"جینی کو پینفر تم"——— بانو۔ تنویر اور جولیا تینوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔ کیونکہ دروازے پر جینی کو پینفر ہاتھ میں ریوالور پکڑے کھڑی تھی۔

"ہاں میں ——— اور سنو! ——— کوئی غلط حرکت نہ کرنا۔ ورنہ"——— جینی نے تیز لہجے میں کہا۔

لیکن شائد لاشعوری طور پر تنویر اور جولیا دونوں کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے تھے کہ یکلخت کمرہ زوردار دھماکوں سے گونج اٹھا اور دوسرے لمحے تنویر اور جولیا دونوں کے حلق سے زوردار چیخیں نکلیں اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے صوفے سمیت پیچھے اُلٹ گئے جینی کے ریوالور سے نکلنے والی گولیاں نشانے پر پڑی تھیں۔

"مادام ——— مادام"——— اچانک جینی کے پیچھے آرتھر کی تیز آواز سنائی دی۔ آرتھر شائد بیرونی دروازے پر موجود تھا اور گولیاں چلنے کی آواز سُن کر بھاگا آرہا تھا۔

بانو حیرت بھرے انداز میں کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ دوسرے لمحے جینی نے بجلی کی سی پھرتی سے یکلخت بانو کی گردن پر کھڑی کلائی کی زوردار ضرب لگائی اور بانو بُری طرح چیختی ہوئی صوفے پر گری۔ وہ نشانے پر پڑنے والی ایک ہی ضرب سے بیہوش

www.urdupalace.com

ہو چکی تھی۔

"اسے اٹھا کر لے چلو ۔۔۔ جلدی! ۔۔۔ یہ سارا راز جانتی ہے"۔ جینی نے چیختے ہوئے کہا اور آرتھر نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر صوفے پر ڈھیر ہوئی بانو کو اٹھا لیا۔

اسی لمحے جینی قدموں کی آواز سُن کر تیزی سے مُڑی اور دوسرے لمحے اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور دروازے پر نمودار ہونے والا سلیمان یکلخت چیختا ہوا پشت کے بل گیلری میں گر پڑا۔

آرتھر اور جینی بانو کو اٹھاتے تیزی سے ڈرائینگ رُوم سے باہر نکلے اور دوڑتے ہوئے فلیٹ کے کُھلے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

www.urdupalace.com

ورتھا کی آنکھ کھلی تو چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں پڑی رہی۔ پھر وہ یکلخت اچھل کر بیٹھ گئی اور حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

"اوہ!— یہ وہ غار تو نہیں" — ورتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ کیونکہ اس کا جسم بندھا ہوا نہ تھا۔

"یہ تو وہی کمرہ لگتا ہے — جہاں سے وہ نقلی ڈی۔ فور ہمیں لے گیا تھا — اس کا مطلب ہے کہ میں عمران کی قید میں ہوں" — ورتھا نے کمرے کو دیکھتے ہوئے ہونٹ بھینچ کر کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ ورتھا کچھ دیر دروازہ کھولنے کے لئے زور آزمائی کرتی رہی۔ پھر اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب اس نے کمرے کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔

www.urdupalace.com

تاکہ فرار ہونے کے لئے کوئی اور راستہ ڈھونڈ نکالے۔ لیکن کمرہ بالکل بند تھا اس میں کوئی کھڑکی یا روشندان تو ایک طرف معمولی سا سوراخ تک نہ تھا۔ اس کے باوجود ورتھا کو سانس لیتے ہوئے گھٹن کا احساس نہ ہو رہا تھا۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ تازہ ہوا کا کوئی خاص انتظام کیا گیا تھا۔ ورتھا کے پورے جسم میں درد کی لہریں دوڑ رہی تھیں اور اُسے ہوش میں آتے ہی احساس ہو گیا تھا کہ وہ خاصی زخمی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اُسے اپنی حالت خطرناک محسوس نہ ہو رہی تھی۔ اس نے سر پر ہاتھ پھیرا تو بے اختیار چونک پڑی۔ کیونکہ سر پر باقاعدہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اُسے یاد آ گیا کہ بانو سے لڑتے ہوئے کے۔ وَن کے پتھروں میں وہ دفن ہو گئی تھی۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اب اُسے اپنے آپ پر بے طرح غصہ آ رہا تھا کہ آخر اس نے بانو کو فوری طور پر گولی کیوں نہ مار دی۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ بانو نے عمران کو اس غار کا پتہ بتا دیا ہوگا اور اب وہ پتھر لازماً مقامی سیکرٹ سروس کے ہتھے چڑھ گئے ہوں گے۔

ابھی وہ ہونٹ بھینچے یہی سوچ رہی تھی کہ اس نے دروازے کی طرف کھٹکا سا سنا تو وہ بُری طرح چونک کر دروازے کی طرف مُڑ گئی۔ کھٹکے کی دوسری آواز واضح تھی اور ورتھا کو یقین ہو گیا کہ کوئی باہر سے دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں لگ کر کھڑی ہو گئی تاکہ دروازہ کھولنے والے پر حملہ کر سکے۔

دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور عمران اندر داخل

www.urdupalace.com

ہوا۔ ورتھا نے یکلخت اچھل کر اس پر حملہ کر دیا لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختی ہوئی کمرے کے عین درمیان میں ایک دھماکے سے جا گری تھی۔ حملہ ہوتے ہی عمران نے نہ صرف تیزی سے ایک طرف ہٹ کر اپنے آپ کو بچالیا تھا بلکہ اس کا ہاتھ ورتھا کی بغل کے نیچے اس قدر قوت سے پڑا تھا کہ ورتھا کسی گیند کی طرح فضا میں اٹھتی ہوئی پشت کے بل کمرے کے وسط میں قالین پر جا گری تھی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی بغل کے نیچے کوئی بم سا پھٹ پڑا ہو۔

نیچے گر کر ورتھا نے اپنی قوت ارادی کے بل پر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا سانس رُکنے لگا اور وہ چکرا کر دوبارہ نیچے گر گئی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی بائیں بغل کے نیچے موجود پسلیاں ٹوٹ کر اندر گھس گئی ہوں اور انہوں نے اس کا سانس روک لیا ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے ستارے سے ناچنے لگے۔

اسی لمحے عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر یکلخت اُسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کے گال پر زوردار تھپڑ لگا اور ورتھا کا نہ صرف رُکا ہوا سانس بحال ہو گیا بلکہ ساتھ ہی اس کے حلق سے خود بخود ایک چیخ سی نکل گئی۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ اُسے اپنا حلق خون سے بھرا ہوا محسوس ہونے لگا۔

سانس بحال ہوتے ہی ورتھا کا جسم تیزی سے تڑپا اور اس نے یکلخت گھٹنے جوڑ کر عمران کے سینے پر ضرب لگانی چاہی۔ لیکن اس

www.urdupalace.com

سے پہلے کہ اس کے جڑے ہوئے گھٹنے پوری قوت سے عمران کے پیٹ پر پڑتے، عمران نے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور ورتھا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم برف کا بن گیا ہو۔ اس کی آنکھیں اتنی تیزی سے پھیلیں کہ جیسے اچھل کر حلقوں سے باہر جا گریں گی۔ اس کا سانس یکلخت رک گیا اور دماغ پر جیسے طوفانی لہروں نے یلغار کر دی ہو۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ لیکن پھر اس کے جسم میں درد کی ایک تیز لہر سر سے پیروں تک دوڑتی چلی گئی اور اس کے ذہن پر پھیلی ہوئی سیاہ چادر یکلخت سمٹ گئی اور پھر وہ دھڑام سے قالین پر گر گئی۔ عمران نے اُسے قالین پر اچھال دیا تھا۔ نجانے اس کی گردن کی کونسی رگ دب گئی تھی کہ ورتھا نے چیخنے کی کوشش کی تو اس کے حلق سے آواز نہ نکلی اور اٹھنے کی کوشش کی تو وہ بے اختیار گھومتی ہوئی پھر منہ کے بل قالین پر گر گئی۔ اس کے گھومنے اور گرنے کا انداز ایسا تھا جیسے پاگل کتا اپنی دُم کو پکڑنے کی کوشش میں گھومتا ہے۔

"یہ ہلکا سا سبق ہے مس ورتھا! —— میں چاہوں تو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی علیٰحدہ علیٰحدہ رقص کرنا شروع کر دے" —— عمران کی سرد آواز ورتھا کے کانوں سے ٹکرائی اور ورتھا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کوئی حقیر سی گلہری ہو اور اس کے سامنے ایک پہاڑ موجود ہو۔

"مم —— مم —— مجھے کیا ہو گیا ہے —— مم —— مم —— میں مر رہی ہوں" —— ورتھا نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر گھوم کر نیچے گر گئی۔

www.urdupalace.com

" تم ساری عمر اسی طرح گھوم گھوم کر گرتی رہو گی" ——— عمران کی کاٹ کھانے والی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" مم —— مم —— مجھے معاف کر دو —— رحم کرو مجھ پر —— مم ——" ورتھا کے حلق سے لاشعوری طور پر الفاظ اُبلنے لگے۔ اور عمران نے جھک کر اس کی گردن ایک ہاتھ سے پکڑی اور پھر ایک زوردار جھٹکا دے کر اُسے نیچے پھینکا تو ورتھا کے حلق سے خود بخود لمبے لمبے سانس نکلنے لگے۔ اُسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے کسی نے اس کی ٹوٹی ہوئی گردن کو دوبارہ جوڑ دیا ہو۔ اور اب جسم میں لہریں لیتا ہوا درد بھی یکدم کافور ہو گیا تھا۔ اور دماغ پر بار بار جھپٹتے ہوئے اندھیرے بھی یکلخت چھٹ گئے تھے۔ اور اُسے عجیب سا سکون محسوس ہونے لگا تھا جیسے اس کے جسم پر موجود ہزاروں ٹنوں کا بوجھ کسی نے ہٹا لیا ہو۔

" تت —— تت —— تم کوئی جادوگر ہو —— جادوگر" ——— ورتھا نے اسی طرح لیٹے لیٹے بے اختیار سامنے کھڑے ہوتے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" سنو ورتھا! —— میرے پاس قطعاً وقت نہیں ہے ——— بانو تمہیں اٹھا کر میرے فلیٹ میں لے آئی تھی ——— میں اس وقت وہاں موجود نہ تھا —— میرے ملازم سلیمان نے مجھ سے رابطہ قائم کیا تو میں نے اُسے ہدایت کی کہ وہ تمہیں یہاں پہنچا دے ——— وہ تمہیں یہاں پہنچا گیا —— اس دوران میرے دو ساتھی بھی بانو کا تعاقب کرتے ہوئے فلیٹ میں پہنچ گئے اور میرا ملازم جب واپس پہنچا تو جینی اپنے ساتھی سمیت وہاں پہنچ گئی اور اس نے میرے

www.urdupalace.com

دو ساتھیوں اور ملازم کو گولی مار دی ـــــ اور بانو کو زبردستی اغوا کر کے ساتھ لے گئی ہے ـــــ میں جب فلیٹ پر پہنچا تو وہ تینوں شدید زخمی ہوتے پڑے تھے۔ میں نے انہیں ہسپتال پہنچایا ـــــ اور فوری آپریشن ہو جانے کی وجہ سے ان تینوں کی جانیں بچ گئی ہیں۔ لیکن وہ تینوں شدید زخمی ہیں ـــــ انہی کے بیان سے مجھے پتہ چلا ہے کہ بانو نے انہیں بتایا ہے کہ وہ تمہارے اس خفیہ ہیڈکوارٹر کو جانتی ہے ـــــ جہاں تم نے وہ پتھر چھپا رکھے ہیں جن میں کے۔ وان موجود ہے اور تم انہیں ایکریمیا منتقل کرنا چاہتی تھیں ـــــ جینی عین اسی لمحے اندر داخل ہوئی تھی اور اس نے یہ فقرہ کہا ہے کہ اب بانو اُسے ہیڈکوارٹر کا پتہ بتائے گی ـــــ اس کے بعد اس نے میرے ساتھیوں کو گولی ماری اور بانو کو ساتھ لے گئی ہے۔ اس لئے میں سیدھا یہاں آیا ہوں ـــــ اب تم مجھے بتاؤ کہ وہ خفیہ ہیڈکوارٹر کہاں ہے ـــــ کیونکہ بانو ایک عام گھریلو لڑکی ہے جینی لازماً اس پر غیر انسانی تشدد کرے گی ـــــ اور نتیجہ یہ کہ وہ بانو سے ہیڈکوارٹر کا پتہ معلوم کر کے فوری طور پر لازماً وہاں پہنچے گی ـــــ اور میں اب ہر قیمت پر اس جینی کو عبرت ناک سزا دینا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے انتہائی کرخت اور سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں ایک شرط پر تمہارا باقاعدہ ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں کہ تم مجھے اس جینی سے ٹکرانے دو ـــــ میں وعدہ کرتی ہوں کہ اس سے انتقام لینے کے بعد میں تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دوں گی ـــــ میری اس کے ساتھ پیشہ ورانہ رقابت ہے ـــــ میں مشن سے تو ہاتھ دھونا

www.urdupalace.com

گوارہ کر سکتی ہوں ___ لیکن جینی مجھ سے برتری حاصل کر جائے۔ یہ میں گوارہ نہیں سکتی ___ ورنہ تم جانتے ہو کہ میں سپر ایجنٹ ہوں تم چاہے کتنا ہی مجھ پر تشدد کرا دو ___ میرے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دو ___ لیکن اگر میں کچھ بتانا نہ چاہوں تو ہرگز نہیں بتاؤں گی" ___ ورتھا نے اس بار خلاصے با اعتماد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ___ اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ہی سہی ___ اور سنو! ___ اگر تم تعاون کرو تو مجھے تمہارے اس مشن سے بھی کوئی غرض نہیں ہے ___ کہ۔ وَن سپر طاقتوں کے درمیان تو وجہ نزاع ہو سکتا ہے ___ پاکیشیا کے لئے یہ بے کار ہے ___ پاکیشیا کے پاس ایسی لیبارٹری ہی پچاس سال تک بھی نہیں قائم ہو سکتی۔ جہاں کے۔ وَن کو استعمال کیا جا سکے ___ میں تو اپنے ساتھیوں کا انتقام لینا چاہتا ہوں اور بس" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ! ___ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں مشن میں بھی کامیاب رہوں گی" ___ ورتھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس بار وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

" بولو! ___ کہاں جانا ہے" ___ ؟ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" تم مجھے آزاد کر دو ___ اور میرے تعاقب میں آجاؤ" ___ ورتھا نے کہا۔

" سوری مس ورتھا! ___ میں اندھی چال چلنے کا عادی نہیں ہوں۔

www.urdupalace.com

مجھے پتہ بتاؤ ــــ اس کے بعد میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ تم اپنی مرضی سے اپنا مشن مکمل کر سکتی ہو ــــ لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا ــــ تو پھر ہر رعائیت ختم"ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ میں تم پر اعتماد کرتی ہوں"ــــ ورتھا نے کہا اور پھر اس نے دارالحکومت میں شمالی پہاڑیوں میں موجود اس غار کا تفصیلی پتہ عمران کو بتا دیا۔

"او کے! ــــ آؤ میرے ساتھ ــــ میں تمہیں عمارت سے باہر پہنچا آتا ہوں۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا کام"ــــ عمران نے کہا۔

"لیکن کیا تم نے جیبنی سے انتقام لینے کا ارادہ بدل دیا ہے"ــــ؟ ورتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ارادہ بدلا نہیں کرتا ــــ لیکن انتقام لینے کا میرا اپنا انداز ہے میں لے لونگا انتقام ــــ تم فکر نہ کرو"ــــ عمران نے کہا اور پھر وہ ورتھا کو لئے کمرے سے باہر نکلا۔ باہر ایک طویل برآمدہ تھا اس کے بعد وسیع صحن اور پھر ایک بڑا پھاٹک۔

"کیا یہ عمارت مقامی سیکرٹ سروس کی ہے"ــــ؟ ورتھا نے حیرت بھرے انداز میں اس قلعہ نما عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا ملک بے حد پسماندہ ہے مس ورتھا! ــــ اس لئے یہاں کی سیکرٹ سروس کو اتنی بڑی عمارت نہیں مل سکتی ــــ یہ تو میری ہونے والی بیوی کی ملکیت ہے ــــ اس کا والد بادشاہوں کی اولاد ہے۔ اس نے یہ عمارت اپنی بیٹی کو جہیز میں دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اس کی بیٹی میرے سڑے بسے فلیٹ میں رہنے کی بجائے اس عمارت میں

www.urdupalace.com

رہے اور مجھے شادی سے پہلے اس عمارت میں اس لئے رکھا جا رہا ہے تاکہ میں شاہی عمارتوں میں رہنے کے آداب سیکھ جاؤں ——— ورنہ تنگ سے فلیٹ میں رہنے والا دُولہا جب اس عمارت میں پہلی بار داخل ہوگا تو شائد اُسے حجلہ عروسی تک جانے کے لئے چودہ ہزار میٹر کی ریس لگانی پڑے۔ اور تم جانتی ہو کہ اوّل تو اس ریس کے اختتام سے پہلے ہی دُولہا صاحب بے دم ہو کر گر جائیں گے۔ اور اگر ہمت کر کے وہ حجلہ عروسی تک پہنچ بھی گیا تو پھر حجلہ عروسی اس کے لئے مقبرہ عروسی یقیناً بن چکا ہوگا" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ورتھا بے اختیار ہنس پڑی۔ اور پھر حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی جو اس وقت ایک معصوم سا نوجوان نظر آرہا تھا حالانکہ کچھ دیر پہلے اسی عمران کا چہرہ دیکھ کر اس کے رونگٹے خودبخود کھڑے ہو گئے تھے۔

"مجھے غور سے مت دیکھو ——— میری ہونے والی بیوی کو پتہ چل گیا تو اتنی وسیع عمارت میں میری قبر بھی کسی کو نہ ملے گی" ——— عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی عجیب و غریب آدمی ہو ——— انتہائی حیرت انگیز" ——— ورتھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ یہ فقرہ بولتے ہوئے ورتھا نے جن نظروں سے عمران کو دیکھا تھا اس نے عمران کو بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

اگر میں تم سے ملاقات کرنا چاہوں تو تم کہاں مل سکو گے" ——— ؟ پھاٹک کراس کرتے ہوتے ورتھا نے مڑ کر عمران سے پوچھا۔

"ارے ہاں! ——— ملنے کے لئے نظر جھکانا پڑتی ہے ——— بشرطیکہ

www.urdupalace.com

آنکھوں پر عینک نہ لگی ہوئی ہو ــــ ورنہ نظریں جھکاتے ہی عینک گر پڑے گی اور معاملہ صاف" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھاٹک کی کھڑکی بند کر دی۔ اس کے چہرے پر یکلخت تناؤ کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ وہ انتہائی تیزی سے مڑا اور آپریشن روم کی طرف دوڑتا گیا۔

"کیا پوزیشن ہے" ــــ عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی کرسی پر بیٹھے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں نے ممبروں کو شمالی پہاڑیوں پر نگرانی کے لئے بھیج دیا ہے۔ اور نعمانی باہر موجود ہے جو اب درھما کی نگرانی کرے گا" ــــ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ اب آخری میدانِ جنگ وہی ہیڈ کوارٹر ہی بنے گا ــــ اس لئے مجھے فوری طور پر وہاں پہنچنا ہے" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

بس بار بار کے۔ وَن — کے وَن ہی ذہن پہ آرہا تھا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا —— تو اب تمہاری حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ بزرگوں کے نام ہی بھولتے جا رہے ہو —— لیکن یہ کے۔ وَن کا کیا مطلب ہے —— میرے نام کے ساتھ یہ کے۔ وَن کا تو کسی طرح جوڑ نہیں بنتا" —— سرداؤد نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہی تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کے۔ وَن کا کیا مطلب ہے ؟ مجھے خود سمجھ میں نہیں آرہا" —— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

تو تم نے کے۔ وَن کا مطلب پوچھنے کے لئے فون کیا ہے۔ لیکن اس طرح میں کیا بتا سکتا ہوں" —— سرداؤد نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جواب میں عمران نے انہیں پتھروں سے کے۔ وَن علیحدہ کرنے اور اس پہ کیمیکل کے استعمال کے بارے میں وَرتھا کی بتائی ہوئی ساری باتیں بتا دیں۔

" تم کہاں سے بول رہے ہو —— مجھے اپنا نمبر بتا دو —— مجھے اس کی تھوڑی سی چیکنگ کرنی پڑے گی اس کے بعد ہی شائد یہ سمجھ میں آئے —— یا پھر ایسا کرو کہ شیرازی صاحب سے پوچھ لو۔ وہ ماہر معدنیات ہیں —— انہیں شائد زیادہ معلومات ہوں" — سرداؤد نے جواب دیا۔

" شیرازی صاحب! —— وہ کون ہیں" —— ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

www.urdupalace.com

"تم شیرازی کو نہیں جانتے ــــ بین الاقوامی شہرت کے ماہر معدنیات ہیں ــــ لیکن ہاں! ــــ وہ پاکیشیا میں رہے نہیں اس لئے تم انہیں نہیں جانتے ہو گے ــــ ویسے وہ کچھ عرصہ سے واپس آگئے ہیں ــــ اس سے پہلے وہ ایکریمیا میں رہتے تھے ان کا فون نمبر نوٹ کر لو ــــ میں ان سے بات کر کے تمہارے متعلق بتا دیتا ہوں ــــ تم تھوڑی دیر بعد انہیں فون کر لینا" ــــ سر داؤد نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــ نمبر بتا دیں" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جواب میں چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سر داوٗد نے نمبر بتا دیا۔ انہوں نے شاید ڈائری دیکھ کر نمبر بتایا تھا اس لئے انہیں چند لمحے خاموش رہ کر اُسے تلاش کرنا پڑا تھا۔ اور پھر عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"عمران صاحب! ــــ کیا اس بار معدنیات کا کوئی سلسلہ سامنے آگیا ہے" ــــ بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"تمہارا تجسس اب باقاعدہ خارش کا روپ اختیار کر گیا ہو گا اچھا ٹھیک ہے ــــ بتا دیتا ہوں" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر نواب شہریار خان کی حویلی میں جینی کے جانے کے بعد کے واقعات سے لے کر اب تک کی باتیں بتا دیں۔

"یہ کیا مشن ہوا ــــ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا ــــ البتہ ایک بات ہے کہ یہ کے۔ وَن کوئی مخصوص دھات ہے جسے یہ لوگ

www.urdupalace.com

شمالی پہاڑیوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں" ـــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

اگر اتنی سی بات ہوتی تو ایکریمیا اور روسیاہ ، سوئٹزرلینڈ میں اپنے حامی ایجنٹوں کو یہاں نہ بھیجتے ـــــــ اور نہ اس کے لئے اتنا لمبا چوڑا چکر چلانے کی ضرورت پیش آتی ـــــــ یہاں ایکریمیا اور روسیاہ کے ماہرین اکثر معدنیات کے سروے پر باقاعدہ معاہدوں کے تحت آتے ہیں ـــــــ کے۔ وَن کے لئے بھی آ سکتے ہیں ـــــــ ظاہر ہے پہاڑیوں کو توڑنا ـــــــ ان سے پتھر نکال کر انہیں کیمیکل کے ذریعے علیحدہ کرنا ـــــــ یہ سارا کام خفیہ طور پر تو سرانجام نہیں دیا جا سکتا ـــــــ اس کے لئے تو بڑی بھاری مشینری اور وقت کی ضرورت ہے" ـــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ وربھا نے جھوٹ بولا ہے ـــــــ مشن کچھ اور ہے" ـــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ! ـــــــ جس پوزیشن میں اس نے یہ سب کچھ بتایا ہے اس میں جھوٹ بولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ـــــــ وربھا کو اپنے چیف باس کے سامنے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے مجھے ڈی۔ فور کی اس کمزوری کا علم نہ تھا کہ اس کا بازو کاندھے سے اوپر نہیں جا سکتا" ـــــــ عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ کا کیا خیال ہے ـــــــ یہ کے۔ وَن کیا ہے" ـــــــ ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے ـــــــ لیکن میں پہلے شیرازی

www.urdupalace.com

سے بات کر لوں" ــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر رسیور اٹھا کر سرداؤد کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــــ شیرازی سپیکنگ" ــــ رابطہ قائم ہونے کے بعد دو تین بار گھنٹی کی آواز سنائی دی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"شیرازی صاحب! ــــ سرداؤد نے آپ کو فون کیا ہو گا۔ میرا نام علی عمران ہے" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ ایک تو وہ شیرازی کی طبیعت سے واقف نہ تھا اور دوسرا مسئلہ انتہائی اہم تھا۔

"اوہ اچھا اچھا! ــــ ٹھیک ہے فرمایئے! ــــ آپ نے کیا پوچھنا ہے ــــ سرداؤد نے مجھے ابھی فون کیا تھا" ــــ شیرازی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے جواب میں کے۔ وَن کے متعلق مختصر تفصیلات بتا دیں۔

"دارالحکومت کی شمالی پہاڑیوں میں کے۔ وَن ــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ــــ ساری پہاڑیاں میری دیکھی ہوئی ہیں۔ اور پھر کے۔ وَن ایسی دھات نہیں ہے جس کے لئے اتنا بڑا اٹھم ٹاک پھیلایا جاتے ــــ یہ تو عام سی دھات ہے۔ بس ذرا کم ملتی ہے"۔ شیرازی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یہ کونسی دھات ہے شیرازی صاحب" ــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"نائٹرم جانتے ہو" ــــ؟ شیرازی نے کہا۔

www.urdupalace.com

"ہاں بس ۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے نائٹرم کا فارمولا بھی بتا دیا۔

"اوہ ویری گڈ ۔۔۔۔ تمہاری معلومات بہترین ہیں ۔۔۔۔ کیا تم بھی ماہرِ معدنیات ہو" ۔۔۔۔ شیرازی کے لہجے میں تعریف کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔

"جی نہیں! ۔۔۔۔ میرا نام ماہرِ معدنیات نہیں ۔۔۔۔ بلکہ علی عمران ہے" ۔۔۔۔ عمران باوجود کوشش کے پٹڑی سے اترنے سے باز نہ رہ سکا تھا۔

"اوہ ۔۔۔۔ اچھا اچھا! ۔۔۔۔ تو تم مذاق کر رہے تھے ۔۔۔۔ نائٹرم کے فارمولے کو اُلٹ دو تو کے۔ ڈن بنتا ہے" ۔۔۔۔ شیرازی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہ آر گیم گروپ کی دھات ہوئی" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بالکل ٹھیک سمجھے ہو" ۔۔۔۔ شیرازی نے کہا۔

"شکریہ جناب! ۔۔۔۔ تھینک یو" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"کیا نتیجہ نکلا ۔۔۔۔ کچھ مجھے تو بتایئے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے لڑکی ہوئی ہے ۔۔۔۔ ویسے مجھے امید بھی پہلے سے لڑکی کی ہی تھی ۔۔۔۔ کیونکہ مجھے یہ لیڈیز مشن لگتا ہے ۔۔۔۔ ہر طرف سے لڑکیاں ہی سامنے آرہی ہیں ۔۔۔۔ ورتھا ۔۔۔ جینی

www.urdupalace.com

اور بانو" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنسنے لگا۔

"بات کو گول کرنا تو کوئی آپ سے سیکھے عمران صاحب" ـــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس یہی مسئلہ ہے کہ تم اسے چوکور کرتے رہتے ہو ـــ اور میں گول ـــ نتیجہ یہ کہ بات ہی آخر کار غائب ہو جاتی ہے" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس جوانا سپیکنگ" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی جوانا کی آواز سنائی دی۔

"جوانا! ـــ وہ جوزف نے جس حسینہ کی قربانی دیوتاؤں کو پیش کرنی تھی اس کا کیا حال ہے" ـــ عمران نے کہا۔

"وہ جینی ـــ جوزف نے اس کا برا حشر کر رکھا ہے ـــ وہ فی الحال قربانی دینے سے پہلے کی رسومات پوری کرنے میں مصروف ہے" ـــ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تم اسے پیغام دے دو کہ دیوتاؤں نے فی الحال شموئی جنگل میں آگ لگانے کا فیصلہ ملتوی کر دیا ہے ـــ اس لئے یہ قربانی بے کار ہو گئی ہے ـــ اسے جانے دو" ـــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب! ـــ آپ نے جینی کو رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے" ـــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ اب صورت حال بدل گئی ہے ـــ جیسا کہ میرا

www.urdupalace.com

پہلے سے آئیڈیا تھا ـــــ یہ چکر اتنا سیدھا سادھا نہیں ہے جتنا کہ بظاہر دکھایا گیا ہے ـــــ کے . ون جب شمالی پہاڑیوں میں ملتا ہی نہیں تو پھر سکے . ون یقیناً کوئی اور چیز ہے جسے یہ لوگ حاصل کرنا چاہتے ہیں ـــــ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ لوگ اپنی مطلوبہ چیز حاصل کر لیں ـــــ اس کے بعد ان سے وہ چیز ہم حاصل کر کے دیکھیں گے کہ اصل کے . ون کیا چیز ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"تو کیا آپ ان کی نگرانی کریں گے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی ـــــ ان کا ٹارگٹ شمالی پہاڑیاں ہیں ـــــ اس لئے ہمیں ان پہاڑیوں کی نگرانی کرنی ہو گی ـــــ تم ایسا کرو کہ صفدر اور کیپٹن شکیل کو شمالی پہاڑیوں میں موجود ایئر فورس ٹاور میں ایڈجسٹ کرا دو ـــــ انہیں کہو کہ وہ اپنے ساتھ ریچیک سپیشل لے جائیں ـــــ انہیں ورتھا کا حلیہ بتا دینا ـــــ جینی کو تو انہوں نے پہلے ہی دیکھا ہوا ہے ـــــ یہ لازماً ان پہاڑیوں میں جائیں گی اور ریچیک سپیشل آسانی سے ان کی حرکت چیک کر لے گا . پھر اصل مشن کا پتہ چلے گا" ـــــ عمران نے کہا .

" آپ نے بالکل درست سوچا ہے ـــــ اصل مشن کے لئے ان دونوں کو اطمینان ہونا چاہئے کہ انہیں کوئی چیک نہیں کر رہا ـــــ اور یہ کام ریچیک سپیشل سے آسانی سے کیا جا سکتا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا .

"تم سمجھے نہیں ـــــ اصل مشن کا تو ان دونوں کو بھی علم نہیں ہو گا

www.urdupalace.com

اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے ——— ڈی۔ فور کو بھی اصل مشن کا علم نہیں ہے ——— اس نے بھی بک کے۔ وَن کو اصل مشن ہی سمجھ کر انہیں بھیجا ہے۔ اصل مشن کے پیچھے کوئی سُپر پاور ہے" ——— عمران نے کہا۔

" سُپر پاور ——— لیکن اس کو اتنا بڑا کھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی" ——— بلیک زیرو نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

" جہاں تک میرا آئیڈیا ہے اس کی ضرورت تھی تاکہ اگر ہم آگاہ بھی ہو جائیں تو بک کے۔ وَن کے چکر میں ہی سر پھوڑتے پھریں۔ اور پتھروں سے دھاتیں علیحدہ کرتے رہ جائیں" ——— عمران نے جواب دیا۔

" لیکن آپ خود ہی تو بتا رہے تھے کہ ان میں سے ایک ایکریمیا کی ایجنٹ ہے ——— اور دوسری روسیاہ کی ——— پھر ان دونوں کو بیک وقت بھیجنے کا مقصد کیا ہوا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

" یہی بات تو مجھے کھٹک رہی ہے ——— جہاں تک میرا خیال ہے ان میں جینی ——— اوہ ——— اوہ" ——— اچانک عمران بوکھلا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا ہوا" ——— ؟ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

لیکن عمران اُسے کوئی جواب دینے کی بجائے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا آپریشن رُوم سے نکل کر لائبریری کی طرف دوڑ پڑا۔ اور بلیک زیرو حیرت بھرے انداز میں اُسے اس طرح دوڑتا ہوا دیکھتا رہ گیا۔

www.urdupalace.com

اس خلائی جہاز میں اسے آزمائشی طور پر استعمال کیا جارہا تھا کہ ایک اور فنی خرابی کی وجہ سے یہ جہاز تباہ ہوگیا ——— ایکریمیا کو بھی اس ایندھن کی سُن گُن تھی اور وہ بھی اس کی تفصیلات معلوم کرنے کے چکر میں تھا۔ لیکن اس جہاز کے گرتے ہی روسیاہ کے ایجنٹ فوری حرکت میں آگئے اور انہوں نے ملبے کے ساتھ ساتھ اس ایندھن کا باکس بھی حاصل کر کے واپس روسیاہ بھجوا دیا ——— لیکن یہ باکس شاید کچھ کریک ہوگیا تھا اور اس ایندھن کی معمولی مقدار پہاڑیوں میں گر کر ضائع ہوگئی ——— اس بارے میں ایک علیحدہ رپورٹ اس فائل میں موجود ہے اس نئے ایندھن کو کوڈ ورڈز میں کے۔ وَن کہتے ہیں اور ایکریمیا اب اس کے۔ وَن کی اس معمولی سی مقدار کو حاصل کرنا چاہتا ہے جو پہاڑی پتھروں میں مل گئی ہوگی ——— چنانچہ اب بات سمجھ میں آرہی ہے ——— بین الاقوامی ماہر معدنیات جان کو یہاں باقاعدہ خفیہ لیبارٹری کھول کر دی گئی تاکہ وہ ان پتھروں کو شناخت کر سکے جن میں کے۔ وَن شامل ہوچکا ہے اور اس کے بعد کے۔ وَن کو ان سے علیحدہ کرنے کا پروسیس پورا کرے ——— اور پھر یہ کے۔ وَن ایکریمیا پہنچ جائے گا یہاں اس پر ریسرچ شروع ہو جائے گی ——— لیکن روسیاہ کو بھی اس مشن کا پتہ چل گیا۔ چونکہ وہ یہ ظاہر نہ کرنا چاہتے تھے کہ کے۔ وَن کی کوئی مقدار وہاں موجود ہے اس لئے انہوں نے نیا کھیل کھیلا اور اپنی ڈبل ایجنٹ کو یہاں بھجوا دیا تاکہ اگر کے۔ ون حاصل ہو جائے تو وہ یکلخت حملہ کر کے اسے ایکریمین ایجنٹ سے

www.urdupalace.com

حاصل کر کے روسیاہ بھجوا دے ـــــ اور چونکہ دونوں ہی سپر پاورز ایک دوسرے کو اندھیرے میں رکھنا چاہتی تھیں اس لئے سوئٹزرلینڈ جیسے غیر جانبدار ملک کے ایجنٹوں کو سامنے لایا گیا ـــــ دونوں کا مشن کے۔ ون کا ہی حصول ہے لیکن مقاصد علیحدہ علیحدہ ہیں انہیں بھی اصل بات سے لاعلم رکھا گیا ہے ـــــ اصل بات جان جانتا تھا جسے شاید جان بوجھ کر ہلاک کر دیا گیا ہے تاکہ یہ راز راز ہی رہے" ـــــ عمران نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ واقعی ! ـــــ یہ تو بہت گہری سازش ہے ـــــ لیکن یہ جیبنی ادھر نواب شہریار خان کی حویلی میں کیوں ڈیرہ جمانا چاہتی تھی ـــــ ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

" نواب شہریار خان اور بانو کے روپ میں وہ آسانی سے ورتھا کی تمام کارروائیاں چیک کرا سکتی تھی بغیر سامنے آئے ـــــ لیکن اس سے حماقت یہ ہوئی کہ وہ ہوٹل شبستان کے سبزہ زار کی افتتاحی پارٹی میں جو لیا اور اس کے ساتھیوں سے ٹکرا گئی اور پھر تنویر نے اس کی گفتگو چیک کی ـــــ اس طرح حویلی پر قبضہ کرنے کی بات سامنے آگئی اور اس کے بعد یہ سارا معاملہ ہی الجھتا چلا گیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے الجھنا ہی تھا ـــــ آپ سے جو ٹکراؤ ہو گیا جیبنی کا"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" مجھ سے زیادہ کام جوانا نے کیا ہے ـــــ جیبنی نے نواب

www.urdupalace.com

شہریار خان کے ساتھ ساتھ دوسرے بڑے جاگیردار سر رحمان کا خاتمہ بھی کرنا چاہا ۔۔۔ تاکہ وہ اطمینان سے ساری صورت حال کو کنٹرول کر سکے ۔۔۔ اور پھر یہی چکر الٹا اس کے گلے میں فٹ ہو گیا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو اب کیا کرنا ہے ۔۔۔ کیا صفدر اور کیپٹن شکیل کو وہاں بھجوانا ہے" ۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب اس کی ضرورت نہیں ۔۔۔ ورتھانے جان کو قتل کیا ہے تو لازماً ورتھا کو اس جگہ اور ان پتھروں کا پوری طرح علم ہو چکا ہے کہ کے۔ وَن کہاں موجود ہے ۔۔۔ اُسے شاید جینی کے متعلق سن گن مل گئی تھی اس لئے وہ رک گئی اور اس نے پہلے جینی کا خاتمہ کرنے کی پلاننگ کی ۔ اس لئے وہ اس کے آدمی ڈان کے پاس گئی تھی ۔۔۔ لیکن پھر وہ جوانا کے چکر میں پھنس کر اُلجھ گئی ۔۔۔ اب مجھے الٹا چکر چلانا پڑے گا۔ تب یہ سارا معاملہ سیدھا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اُلٹا چکر کیسے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"الٹا چکر بھی نہیں جانتے ۔۔۔ بس میٹر الٹا لگا دیا ۔ اسے اُلٹا چکر کہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے بعد اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی فیصلہ کر چکا ہے۔

"جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

تھوڑی دیر بعد عمران واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی ایک فائل تھی اور چہرے پر بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔ وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ کر فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"لو بھئی یہ مسئلہ حل ہو گیا ——— میری خود سمجھ میں یہ چکر نہ آرہا تھا کہ اچانک مجھے اس فائل کا خیال آ گیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بلیک زیرو نے خاموشی سے فائل اپنی طرف کھسکائی اور پھر اُسے کھول کر پڑھنے لگا۔

"اس میں تو روسیاہ کے خلائی جہاز کے شمالی پہاڑیوں میں گرنے کی تفصیلات درج ہیں ——— اور یہ پچھلے سال کا واقعہ ہے۔ تو کیا یہ اس جہاز کو تلاش کرنا چاہتے ہیں" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاز کا ملبہ تو انہی دنوں اٹھا لیا گیا تھا ——— اصل چکر اور ہے اس جہاز میں روسیاہ نے ایک بالکل نیا ایندھن استعمال کیا تھا۔ جسے انہوں نے کنگ کا نام دیا تھا ——— یہ ایندھن انتہائی معمولی مقدار میں استعمال کرنے کے باوجود اس خلائی جہاز کو سینکڑوں سال تک گردش میں رکھا جا سکتا تھا ——— دوسرے لفظوں میں کنگ ایٹمی توانائی سے کروڑوں بلکہ اربوں گنا زیادہ طاقتور ایندھن تھا۔ اور اس جہاز میں اسے پہلی بار استعمال کیا گیا تھا ——— اور اس کی تیاری میں روسیاہ کے سائنسدانوں کو بیس سال محنت کرنی پڑی تھی۔

www.urdupalace.com

عمران کے کار آگے بڑھا لے جانے کے بعد بانو کو عمران پر اس قدر غصّہ آیا کہ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ بس اُڑ کر کار تک پہنچے اور اس کی گردن مروڑ دے۔ لیکن ظاہر ہے عمران تو جا چکا تھا۔ وہ چند لمحے وہیں کھڑی پیر پٹختی رہی پھر واپس مُڑی۔ اسی لمحے ایک خالی ٹیکسی اس کے قریب آ کر رُکی تو اس نے جلدی سے پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور اچھل کر ٹیکسی میں سوار ہو گئی۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو اس کوٹھی کا پتہ دیا جہاں سے وہ عمران کے ساتھ آئی تھی۔ اس کی کار وہیں موجود تھی۔ اور ظاہر ہے اب اُسے اپنی کار تک پہنچنا تھا۔

ٹیکسی نے چند لمحوں بعد اُسے اس کوٹھی تک پہنچا دیا۔ اس کی کار اس کوٹھی کی سائیڈ گلی میں کھڑی تھی۔ بانو ٹیکسی سے اُتر کر تیز تیز قدم اٹھاتی کار کی طرف بڑھی لیکن ابھی وہ کار تک پہنچی ہی تھی کہ اچانک

www.urdupalace.com

اس نے اپنی کار سٹارٹ ہونے کی آواز سُنی تو وہ بُری طرح چونک پڑی۔ اسی لمحے اس کی کار کمان سے نکلنے والے تیر کی طرح آگے بڑھی اور پھر ابھی بانو چیخنے کے لئے منہ کھول ہی رہی تھی کہ کار یکلخت اس کے قریب سے مڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ بانو نے جب ڈرائیونگ سیٹ پر ورتھا کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو وہ حیرت کی شدت سے چیخنا ہی بھول گئی۔ لیکن دوسرے لمحے اُسے اپنی سپورٹس کار کا خیال آیا تو وہ غصے کے مارے ناچ اٹھی۔ اس نے تیزی سے اِدھر اُدھر دیکھا لیکن اسے دُور دُور تک کوئی ٹیکسی نظر نہ آئی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کی نظریں ایک کوٹھی کے گیٹ پر کھڑے ہوتے ایک ہیوی موٹر سائیکل پر پڑ گئیں۔ موٹر سائیکل سوار اُسے سائیڈ میں کھڑا کر کے کال بیل بجانے کے لئے آگے بڑھا موٹر سائیکل کا انجن سٹارٹ تھا۔

بانو یکلخت تیر کی طرح اس موٹر سائیکل کی طرف لپکی نوجوان موٹر سائیکل سوار بانو کے دوڑنے کی آواز سُن کر تیزی سے مڑا اور پھر بانو کو اس طرح دوڑتا ہوا دیکھ کر حیران ہو رہا تھا لیکن جب بانو اچھل کر موٹر سائیکل پر سوار ہوئی تو نوجوان ارے ارے تو کرتا رہ گیا لیکن بوکھلاہٹ میں وہ ایک قدم آگے بڑھ کر موٹر سائیکل کے ہینڈل پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ اور جب تک اس کے ذہن میں یہ خیال آیا، بانو موٹر سائیکل دوڑاتی ہوئی نجانے کتنی دُور نکل گئی تھی بانو نے اس ہیوی موٹر سائیکل کو ٹاپ گئیر میں ڈال کر اس کا فل ایکسیلیٹر گھما دیا اور موٹر سائیکل کی رفتار اس قدر تیز ہو گئی کہ اس

www.urdupalace.com

پر نظریں نہ ٹھہرتی تھیں۔ بانو جس جس جگہ سے گذر رہی تھی وہاں دُور دُور تک لوگ مڑ مڑ کر حیرت سے اُسے دیکھتے رہ جاتے۔ شائد ان کے تصوّر میں بھی نہ تھا کہ کوئی لڑکی اس قدر ہیوی موٹر سائیکل کو اس قدر رفتار سے بھی بھگا سکتی ہے۔ لیکن بانو کے ذہن میں تو اپنی سپورٹس کار سوار تھی۔

اس کالونی سے شہر تک سڑک بالکل سیدھی تھی اور فاصلہ بھی کافی سے زیادہ تھا۔ اس لئے بانو کو یقین تھا کہ اگر ورتھا نے سپورٹس کار کے خصوصی انجن چالو نہ کر دیئے تو وہ اسے پکڑ لے گی۔ لیکن انتہائی رفتار سے موٹر سائیکل دوڑانے کے باوجود وہ شہر والی لنک روڈ تک تو پہنچ گئی مگر سپورٹس کار اُسے نظر نہ آئی تو اس نے موٹر سائیکل کا رُخ شہر کی طرف موڑ دیا۔

بانو دانت بھینچے موٹر سائیکل پر تقریباً آدھی سے زیادہ جھکی ہوئی تھی۔ آنکھوں پر عینک نہ ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے اب مسلسل پانی بہنا شروع ہو گیا تھا اور اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ تیز بارش میں موٹر سائیکل دوڑا رہی ہو۔ لیکن اس نے رفتار کم نہ کی۔

اور پھر اچانک ایک موڑ گھومتے ہی بانو کو دُور سے اپنی سپورٹس کار ایک پٹرول پمپ کی سائیڈ سے نکل کر آگے جاتی دکھائی دی تو اس کا دل بلیوں اچھل پڑا۔ لیکن موٹر سائیکل کی انتہائی رفتار کے باوجود کار اور موٹر سائیکل کا درمیانی فاصلہ کم نہ ہو رہا تھا۔ ورتھا بھی سپورٹس کار کو شائد انتہائی رفتار سے دوڑائے لئے جا رہی

www.urdupalace.com

تھی اور اگر وہ پٹرول پمپ پر نہ رک جاتی تو شائد بانو اُسے دیکھ بھی نہ سکتی۔ اور پھر اس قدر گنجان آباد شہر میں تو اُسے تلاش کرنا ناممکن ہو جاتا۔ لیکن اب بانو اس کا پیچھا تو نہ چھوڑ سکتی تھی۔ اس لئے وہ موٹر سائیکل دوڑاتی ہوئی اس کے تعاقب میں لگی رہی۔

تھوڑی دُور آگے جانے کے بعد کار اس روڈ پر مڑ گئی جو شمالی پہاڑیوں کی طرف جاتی تھی۔ بانو نے بھی اپنا موٹر سائیکل ادھر ہی موڑ دیا۔

پہاڑی سڑک ظاہر ہے بل کھاتی ہوئی آگے جا رہی تھی اس لئے اب کار بانو کو نظر نہ آ رہی تھی۔ لیکن کسی نہ کسی موڑ پر گھومتے ہوئے اُسے دُور سے کار نظر آ جاتی تو وہ ایک نئے جذبے سے آگے بڑھنا شروع ہو جاتی۔ لیکن کافی اوپر جانے کے بعد اچانک اُسے احساس ہوا کہ اب کافی دیر سے کار اُسے نظر نہیں آئی تو اس نے موٹر سائیکل کی رفتار کم کی اور پھر اُسے روک کر سٹینڈ کرتے ہوئے نیچے اتر آئی۔ چند لمحے تو وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے اِدھر اُدھر دیکھتی رہی لیکن کار کا کہیں نام و نشان بھی اُسے نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ کچھ سوچتی ہوئی پیدل آگے بڑھی اور پھر ایک اونچی چٹان پر چڑھ کر دیکھا تو اس کی نظریں کافی نیچے لیکن سائیڈ پر ایک چٹان کی اوٹ میں کھڑی اپنی کار پر پڑ گئیں۔ اس چٹان سے ذرا آگے اترائی سی نظر آ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں سے پہاڑی سڑک اچانک نیچے کو اترنے لگ گئی ہو۔ کار کو دیکھتے ہی بانو نے تیزی سے چٹان سے نیچے اترنا شروع کر دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ

www.urdupalace.com

موٹر سائیکل پر سوار واپس اتر تی جا رہی تھی۔ اس نے اندازہ کر لیا تھا کہ کار کہاں موجود ہے اور اس کا اندازہ درست ثابت ہوا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اس کی موٹر سائیکل کار تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی۔ کار خالی تھی۔ ورتھا اس میں موجود نہ تھی۔ بانو نے جلدی سے ہاتھ اندر کر کے اس کا سپیشل لاک لگا دیا۔ یہ خصوصی لاک تھا جس کے لگنے کے بعد گاڑی کسی صورت بھی سٹارٹ نہ ہو سکتی تھی۔ عمران کے پیچھے کوٹھی میں جاتے ہوئے وہ یہ لاک لگانا بھول گئی تھی۔ ورنہ ورتھا چاہے کتنی ہی کوشش کرتی، کار سٹارٹ نہ کر سکتی تھی۔

سپیشل لاک لگ جانے کے بعد بانو مطمئن ہو گئی کہ اب ورتھا کسی صورت بھی کار نہ لے جا سکے گی۔ چنانچہ اب اُسے ورتھا کو چیک کرنے کا خیال آیا کہ آخر ورتھا یہاں کار روک کر کہاں گئی ہے وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس پہاڑی ڈھلوان پر پہنچ گئی جہاں سے پگڈنڈی یکلخت نیچے کو اتر رہی تھی۔ اس نے اپنے جسم کو ذرا سا آگے کر کے نیچے کی طرف جھانکا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت پیچھے کو ہٹ گئی۔ کیونکہ اس نے ورتھا کو کافی گہرائی میں ایک غار سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ ورتھا کا رُخ اوپر کی طرف تھا۔ بانو تیزی سے پیچھے ہٹی اور اس نے آ کر موٹر سائیکل کو ہینڈل سے پکڑ کر سٹینڈ سے نیچے اتارا اور پھر اُسے گھسیٹتی ہوئی کافی پیچھے ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں روک دیا تاکہ ورتھا کی نظر موٹر سائیکل پر نہ پڑ سکے۔ اور پھر وہ اس چٹان کے پیچھے سے

www.urdupalace.com

نکلی اور تیزی سے دوڑتی ہوئی اس ڈھلوان کے قریب ہی ایک چٹان کے پیچھے رُک گئی۔ وہ اب ورتھا کو کار اڑا کر لے آنے کی سزا دینا چاہتی تھی۔ اس لئے اس نے ایسی جگہ منتخب کی تھی جہاں سے وہ آسانی سے ورتھا پر حملہ کر سکتی تھی۔ جاگیردارانہ ذہن رکھنے کی وجہ سے اُسے ورتھا پر شدید غصہ تھا کہ وہ اُس کی کار کیوں لے اُڑی تھی۔ اور یہی انتقامی جذبہ اس وقت اس کے ذہن میں موجود تھا۔ ورنہ اُسے ورتھا سے اور کوئی تعلق نہ تھا۔ وہ اگر چاہتی تو اپنی کار واپس لے کر جا سکتی تھی لیکن اسی انتقامی جذبے نے اُسے وہیں ٹھہرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ورتھا ڈھلوان پر اوپر چڑھ آئی اور تیزی سے کار کی طرف بڑھنے لگی۔ بانو خاموشی سے چٹان کے پیچھے چھپی اُسے دیکھتی رہی۔ اُسے معلوم تھا کہ ورتھا اب کار چلانے میں ناکام رہے گی۔

لیکن ورتھا کار کے قریب پہنچ کر یکلخت ٹھٹھک کر رُک گئی۔ اور پھر اس نے تیزی سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اُس کے ہاتھ میں ریوالور آ گیا۔ اور خود وہ اچھل کر کار کی سائیڈ میں ہو گئی۔

" یہاں کون موجود ہے —— باہر آ جائے —— میں نے اُسے دیکھ لیا ہے " —— ورتھا کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی اب یہ اتفاق تھا کہ اس کے ریوالور کا رُخ اسی چٹان کی طرف تھا جس کے پیچھے بانو چھپی ہوئی تھی یا پھر واقعی ورتھا نے اُسے

www.urdupalace.com

دیکھ لیا تھا۔ لیکن بانو نے یہی سمجھا کہ ورتھا نے اُسے دیکھ لیا ہے۔

"تم میری کار لے کر کیوں آئی تھی ——— جانتی نہیں ہو کہ یہ میری کار ہے ——— اور میں اپنی کار میں کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتی" ——— بانو نے چٹان کے پیچھے سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باہر آکر بات کرو ——— ورنہ میں گولی مار دونگی ——— باہر آجاؤ ——— میں صرف تین تک گنوں گی ——— ایک ——— دو ———" ورتھا نے اور زیادہ کرخت لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے بانو چٹان کے پیچھے سے باہر آگئی۔

"اچھا! ——— تو یہ تم ہو ——— نواب شہریار خان کی بیٹی بانو ——— دونوں ہاتھ اوپر کر لو ——— جلدی" ——— ورتھا نے اس بار طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیوں کر لوں اوپر ہاتھ ——— ایک تو تم نے میری کار چوری کی ہے ——— اوپر سے رُعب بھی جما رہی ہو" ——— بانو نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے ہی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور بانو بے اختیار چیخ کر ایک طرف ہٹی۔ گولی اس کے کان کے پاس سے سائیں کرتی ہوئی نکل گئی تھی۔

"میں کہتی ہوں کہ ہاتھ اٹھالو ——— ورنہ دوسری گولی کھوپڑی میں گھسے گی" ——— ورتھا نے چیختے ہوئے کہا اور اس بار

www.urdupalace.com

"یس سر" ـــــ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"جولیا! ــــ ایک لڑکی کا حلیہ نوٹ کرو ـــ تم نے اس کو تلاش کرنا ہے اور اپنے تمام ممبرز کو اس کی تلاش میں لگا دو" ـــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ورمھا کا حلیہ ـ قدوقامت اور مخصوص نشانیاں بتا دیں۔
"ٹھیک ہے سر! ـــ میں ابھی اس مشن پر کام شروع کر دیتی ہوں۔ لیکن سر! ـــ اس کی تلاش کے بعد کیا صرف اس کی نگرانی کرنی ہے یا کوئی مزید حکم بھی ہے" ـــ جولیا نے کہا۔
"تم نے صرف نگرانی کرنی ہے اور سنو! ـــ وہ لڑکی سوئٹزرلینڈ کی سپر ایجنٹ ہے اس لئے نگرانی انتہائی ہوشیاری سے ہونی چاہیئے" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔
"یس سر! ـــ ایسا ہی ہو گا" ـــ جولیا نے جواب دیا اور عمران نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور دوسرے لمحے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"اب آپ فلیٹ پر جائیں گے" ـــــ بلیک زیرو نے بھی احتراماً کرسی سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں! ـــ فی الحال میں وہیں جا رہا ہوں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

www.urdupalace.com

نہ چاہنے کے باوجود لاشعوری طور پر بانو کے دونوں ہاتھ فضا میں اُٹھتے چلے گئے۔

"شاباش! — اب چٹان کی طرف رُخ پھیر لو —— میں صرف تمہاری تلاشی لوں گی —— اگر تم نے مُڑ کر دیکھنے کی کوشش کی تو پشت میں گولی مار دُوں گی" —— ورہتا نے کار کی اوٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور بانو نے مُڑ کر چٹان کی طرف منہ کر لیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور اس کا چہرہ چٹان سے ٹکرایا۔ اچانک اس کی کھوپڑی پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔ اس نے چوٹ کھا کر تیزی سے مڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ایک اور ضرب اس کی کھوپڑی پر پڑی اور بانو کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کھوپڑی میں جیسے یکلخت سورج سا طلوع ہوا اور پھر اندھیرے کی سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

www.urdupalace.com

"ھیلو — ہیلو — جینی کولینز کالنگ ایچ۔ پی۔ اوور" — جینی کولینز نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہی تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس — ایچ۔ پی سپیکنگ۔ اوور" — چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سر! — میں جینی کولینز ایس ایجنٹ مقری زیرو بول رہی ہوں۔ اوور" — جینی نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ اوور" — دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا گیا۔ شاید اس کی آواز کو دوسری طرف سے چیک کیا جا رہا تھا۔

"باس! — یہاں انتہائی عجیب صورت حال پیدا ہو گئی ہے" جینی نے کہنا شروع کیا اور پھر شروع سے آخر تک ساری تفصیلات

www.urdupalace.com

بتا دیں۔

"تو تمہیں اس عمران کے ساتھیوں نے اچانک رہا کر دیا بغیر کچھ کہے۔ اوور" ــــــ ایچ۔ پی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بس باس! ــــ اس حبشی نے مجھے کہا کہ قربانی ملتوی ہو گئی ہے اس لئے میں جا سکتی ہوں ــــ چنانچہ میں اس عمارت سے باہر آ گئی ــــ پہلے تو میں یہی سمجھی کہ میری نگرانی کرنے کے لئے مجھے رہا کیا گیا ہے ــــ لیکن میں نے انتہائی چیکنگ کے باوجود کسی کو نگرانی پر نہ پایا تو میں یہاں اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر میں آ گئی ہوں۔ اوور" ــــ جینی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اصل کام ورمتھا کر رہی ہے ــــ اور تم ان کے لئے ناکارہ ہو ــــ اب وہ ورمتھا کو تلاش کریں گے اور اس سے اصل مشن معلوم کر لیں گے ویری بیڈ ــــ یہ بہت برا ہوا ہے ــــ پاکیشیا کے شوگران سے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں ــــ اگر کسی۔ ون پاکیشیا کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ لازماً اسے شوگران کے حوالے کر دیں گے۔ اوور" ــــ ایچ۔ پی نے تیز لہجے میں کہا۔

"پھر کیا حکم ہے سر! ــــ سر! ــــ میری تجویز یہ ہے کہ میں ورمتھا کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کر دوں ــــ کیونکہ رپورٹ کے مطابق ورمتھا نے جان کو ختم کر کے لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے ــــ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے اصل مشن میں کامیاب ہو چکی ہے ــــ ورنہ وہ کبھی بھی جان کو ہلاک نہ

www.urdupalace.com

کرتی۔ اوور" ـــــــ جینی نے کہا۔

" تمہارا تجزیہ بالکل درست ہے ـــــــ جان نے لازماً وہ پتھر ڈھونڈ نکالے ہوں گے جن میں کے۔وَن موجود ہو گا ـــــــ اور پھر اس نے ان پتھروں سے کے۔وَن کو علیحدہ کرنے کا فارمولا بھی تلاش کرلیا ہو گا ـــــــ اور اب ورتھا ـــــــ عمران کے درمیان میں آجانے کے بعد نیا کھیل کھیلے گی ـــــــ وہ بجائے وہیں ان پتھروں سے کے۔ون علیحدہ کرنے کے ان پتھروں کو براہ راست ہی کسی طرح ایکریمیا پہنچانے کی کوشش کرے گی ـــــــ تمہارے پاس اب گروپ میں کتنے افراد موجود ہیں۔ اوور" ـــــــ ایچ۔پی نے کہا۔

" مین آدمی تو ختم ہو گئے ہیں ـــــــ صرف یہاں ہیڈ کوارٹر میں چار افراد موجود ہیں۔ اوور" ـــــــ جینی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ـــــــ ایک فون نمبر نوٹ کرو ـــــــ اس نمبر پر آرتھر سے بات کرو اور آرتھر کو تم ایچ۔پی کے الفاظ کہہ دینا ـــــــ آرتھر پاکیشیا میں ہمارے روسیاہ سکے ایک خفیہ گروپ کا انچارج ہے ـــــــ میں اُسے ابھی ہدایات دے دیتا ہوں ـــــــ اب تم نے آرتھر سے مل کر ورتھا کو فوری طور پر تلاش کرنا ہے۔ اُسے تلاش کرکے اس سے ان پتھروں کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں ـــــــ اور پھر یہ پتھر اس سے حاصل کرکے تم نے انہیں روسیاہی سفارت خانے میں پہنچا دینا ہے ـــــــ یہاں بھی ایچ۔پی کوڈ استعمال ہو گا ـــــــ اس طرح وہ پتھر ہم تک

www.urdupalace.com

پہنچ کر محفوظ ہو جائیں گے ـــــ لیکن یہ سارا کام انتہائی تیز رفتاری سے ہو گا ـــــ ڈبل ایکشن میں ـــــ کیونکہ معمولی سی غفلت سے یا تو کے۔ وَن ایکس ہمیا کے ہتھے چڑھ جائے گا ـــــ یا پھر پاکیشیا اسے لے اڑے گا ـــــ اور یہ دونوں صورتیں ہی ہمارے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ اوور" ـــــ ایچ۔ پی کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"یہ آرتھر گروپ کی تیزی پر منحصر ہے باس! ـــــ کہ وہ کس طرح کام کرتا ہے۔ اوور" ـــــ جینی نے کہا۔

"وہ انتہائی تیز لوگ ہیں اس کی فکر مت کرو ـــــ لیکن منصوبہ بندی ایسی ہونی چاہیئے کہ کام کم سے کم وقت میں مکمل ہو جائے ـــــ تم آرتھر کو ہیڈ کوارٹر بلا کر ساری تفصیلات اسے بتا دینا۔ وہ یہاں سے اچھی طرح واقف ہے اور انتہائی تیز ذہن کا مالک بھی ـــــ اس طرح تم دونوں جو منصوبہ بندی کرو گے وہ کامیاب رہے گی ـــــ لیکن تم اب مستقل طور پر نئے میک اپ میں رہو گی ـــــ اور تم نے ہر قیمت پر عمران اور سیکرٹ سروس سے بچ کر کام کرنا ہے ـــــ آرتھر کو عمران کے متعلق بتا دینا ـــــ وہ اُسے جانتا ہے ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ ایچ۔ پی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ جینی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور خود کرسی کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں اس کا ذہن عمران کے متعلق ہی سوچ رہا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ

www.urdupalace.com

یہ کیسا آدمی ہے جس سے روسیاہ کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کا سربراہ ایچ۔ پی بھی خوفزدہ ہے اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ اس سے بڑی حماقت ہوئی۔ اگر اسے عمران کے متعلق پہلے سے علم ہوتا تو وہ نواب شہریار خان کی حویلی میں بڑی آسانی سے اس کے سینے میں گولیاں اتار سکتی تھی۔ اسی لمحے اس کے ذہن پر اچانک بانو کی تصویر ابھری تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ ہاں! ـــ بانو کا میک اپ ـــ بالکل ٹھیک ـــ مجھے بانو کا میک اپ کرنا چاہیئے ـــ اس طرح نہ صرف عمران سے محفوظ رہ سکوں گی ـــ بلکہ مشن کے خاتمے کے بعد اسی میک اپ میں عمران سے بھی آسانی سے انتقام لیا جا سکتا ہے" ـــ جینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اس طرح کندھے اُچکائے جیسے وہ اپنے اس ارادے کو حتمی فیصلے کا درجہ دے چکی ہو۔

اس کے بعد اس نے جلدی سے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کو اپنی طرف کھینچا اور رسیور اٹھا کر ایچ۔ پی کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ آرتھر فارورڈنگ اینڈ کلیئرنگ ایجنسی" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ کاروباری ہی تھا۔

"آرتھر سے بات کراؤ ـــ ایک اہم کاروباری معاملہ ہے" ـ جینی نے تیز لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

" آپ اپنا نام و پتہ اور فون نمبر نوٹ کرا دیں ——— باس ایک ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں ——— جیسے ہی فارغ ہوں گے ——— میں آپ کو فون کر کے ان سے بات کرا دوں گی" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ! ——— اٹ از ایمرجنسی ——— تم فوراً بات کراؤ ——— جلدی۔ ورنہ تمہاری فرم کا تختہ ہو جائے گا ——— سمجھیں" ——— جینی نے غصے سے حلق پھاڑتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ——— ہولڈ کریں ——— میں باس سے بات کرتی ہوں" ——— دوسری طرف سے بولنے والی لڑکی نے گھبرا کر کہا وہ شائد ایمرجنسی اور جینی کے لہجے سے گھبرا گئی تھی۔

" یس آرتھر سپیکنگ ——— کون بول رہی ہے" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" مسٹر آرتھر! ——— میں جینی کولینز بول رہی ہوں ——— ایچ۔ پی سے بات ہو گئی ہو گی تمہاری" ——— جینی نے تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ بہرحال ایچ۔ پی نے اسے ہی اس گروپ کا باس بنایا تھا۔

" اوہ یس میڈم! ——— ابھی چند لمحے پہلے ہوئی ہے ——— حکم میڈم" ——— آرتھر کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

" آرتھر! ——— تم گلشن کالونی کی کوٹھی نمبر ننانوے میں آ جاؤ ——— دروازے پر ایچ۔ پی کا نام لے دینا ——— تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا" ——— جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کیا۔ دوسرے

www.urdupalace.com

ملتے دروازہ کھُلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔
"جانسن! ــــ ابھی ایک آدمی آئے گا ــــ کوڈ ایچ۔ پی ہو گا اُسے فوراً میرے پاس لے آنا" ــــ جینی نے اندر آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس میڈم" ــــ جانسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔
پھر تقریباً دس منٹ کے بعد دروازہ کھُلا اور ایک لمبا تڑنگا لیکن سمارٹ جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نوجوان کے پیچھے جانسن اندر داخل ہوا۔
"میرا نام آرتھر ہے میڈم" ــــ نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"اوہ یس ــ کم اِن ــــ اِدھر کرسی پر بیٹھ جاؤ" ــــ جینی نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا
"جانسن! ــ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے" ــــ جینی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس میڈم" ــــ جانسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر باہر نکل گیا اور دروازہ بند کر دیا۔
جینی نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں آرتھر" ــــ ؟ جینی نے پوچھا۔
"خاصا بڑا گروپ ہے میڈم! ــــ لیکن ہم کسی خاص موقعوں

www.urdupalace.com

پر ہی ایکشن میں آتے ہیں ورنہ نہیں ـــــ کیونکہ ہم یہاں کی سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ ایکریمین ایجنٹوں کے سامنے بھی ظاہر نہیں ہونا چاہتے۔" آرتھر نے جواب دیا۔

" او۔کے ـــــ اب ساری باتیں غور سے سن لو ـــــ انتہائی اہم مشن در پیش ہے اور ہم نے انتہائی تیز رفتاری سے اس مشن کو مکمل کرنا ہے ورنہ روسیاہ نقصان میں چلا جائے گا اور یہ نقصان ایسا ہو گا جس کا مداوا نہ ہو سکے گا" ـــــ جینی مے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور پھر اس نے شروع سے لیکر اب تک کی صرف ضروری تفصیلات آرتھر کو بتا دیں اور ساتھ ہی اس نے عمران سے ٹکراؤ کا ذکر بھی کر دیا۔

" اوہ ـــــ یہ تو واقعی انتہائی اہم مسئلہ ہے میڈم! ـــــ عمران کی عادت میں جانتا ہوں وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے اور ایچ۔پی کا خیال درست ہے کہ ورتھا ہی اب اس سارے مشن میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہے ـــــ چنانچہ سب سے پہلے ہمیں ورتھا کو ٹریس کرنا ہے" ـــــ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہارے ذہن میں ورتھا کو تلاش کرنے کا کوئی لائحہ عمل موجود ہے" ـــــ جینی نے بغور آرتھر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرے گروپ کو اس سلسلے میں فوری کام کرنا ہو گا ـــــ ورتھا کے بارے میں سرکاری طور پر ہمارے پاس تفصیلات موجود ہیں اور اس کے یہاں ممکنہ ساتھیوں کے بارے میں بھی ہم جانتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہم فوری طور پر ورتھا کو تلاش کر لیں گے" ـــــ آرتھر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ـــــ تم ورتھا کو تلاش کر کے اسے کسی ایسی جگہ پہنچا دو

www.urdupalace.com

جہاں اس سے تمام معلومات حاصل کی جا سکیں ——— یہ معلومات میں خود حاصل کر وں گی" ——— جینی نے کہا۔

"او۔کے میڈم! ——— میں ابھی جا کر کام شروع کر دیتا ہوں ——— مجھے یقین ہے کہ ہم چند گھنٹوں کے اندر ہی ورتھا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ——— آرتھر نے اُٹھتے ہوئے کہا اور جینی کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

آرتھر کے جانے کے بعد جینی کچھ دیر تک بیٹھی سوچتی رہی پھر اُسے خیال آیا کہ آرتھر کے مطابق اگر عمران انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے تو پھر ورتھا کی تلاش کے لئے کیوں نہ عمران کی نگرانی کی جائے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اُسے عمران کی کسی رہائش گاہ کا علم نہ تھا اس لئے اس نے کافی دیر تک سوچ بچار کرنے کے بعد یہی فیصلہ کیا کہ اُسے عمران کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ورتھا کی تلاش پر ہی انحصار کرنا چاہیئے البتہ یہ فیصلہ اس نے ضرور کر لیا تھا کہ مشن کے اختتام کے بعد وہ عمران کو سبق ضرور سکھائے گی۔

www.urdupalace.com

درد کی شدید لہر نے بانو کو ہوش میں آنے پر مجبور کر دیا تھا اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے اس نے تیزی سے اُٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن پھر اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ کیونکہ اس کا جسم بندھا ہوا تھا اور وہ اُٹھنے سے معذور تھی۔

" تمہیں ہوش آگیا بانو" ــــ اسی لمحے ورتھا کی آواز سنائی دی اور بانو نے چونک کر سر گھمایا تو اُسے اپنے قریب ہی ورتھا کھڑی نظر آئی۔

" تم نے میرے سر پہ ضرب کیوں لگائی ــــ تم نے تو کہا تھا کہ صرف تلاشی لو گی" ــــ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ بس ــ کیا تم واقعی اتنی سادہ سی لڑکی ہو ــــ حالانکہ میرا خیال ہے کہ عمران کی ساتھی ہونے کی وجہ سے تم بھی عمران کی طرح

www.urdupalace.com

عیار لڑکی ہو گی ــــ بہر حال اب تم یہ بتاؤ گی کہ تم میرے پیچھے آنے سے پہلے عمران کو کہاں چھوڑ آئی ہو" ــــ ورتھا نے کرخت لہجے میں کہا۔

" اس سے تو میں نمٹوں گی ــــ اس نے مجھے اچانک کار سے نیچے اتار دیا اور خود چلا گیا ــــ لیکن تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے ایک تو تم نے میری کار چوری کر لی ــــ پھر مجھے باندھ بھی دیا" بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ عمران کو معلوم نہیں ہے کہ تم میرے پیچھے آئی ہو" ــــ ورتھا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" اُسے کیا معلوم ــــ وہ تو چلا گیا تھا" ــــ بانو نے کہا۔

لیکن پھر اس سے پہلے کہ ورتھا کوئی جواب دیتی اچانک ایک سائیڈ سے ایسی آواز سنائی دی جیسے دو بلیاں آپس میں لڑ پڑی ہوں اور ورتھا تو یہ آواز سنتے ہی چونک کر مڑی، جب کہ بانو کے حلق سے یکلخت ڈری ڈری سی چیخ نکل گئی۔

" یہ ــ یہ کیا ہے" ــــ بانو نے خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن ورتھا نے اُسے جواب نہ دیا۔

بانو نے گردن موڑ کر دیکھا تو ورتھا ایک کونے کی طرف بڑھ رہی تھی اور اب بانو نے پہلی بار اس جگہ کا جائزہ لیا۔ کیونکہ اب تک اس کا ذہن ہی اس طرف نہ گیا تھا۔ وہ ایک بڑی سی غار میں پڑی ہوئی تھی۔

اسی لمحے بانو نے غار کی ایک سائیڈ میں پتھروں کا ایک ڈھیر سا

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

درد کی شدید لہر نے بانو کو آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخ بھی نکل گئی. کیونکہ اس کے جسم میں دوڑنے والی درد کی لہر اس قدر تیز تھی کہ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی چھری سے اس کے جسم کی رگوں کو چیرتا جا رہا ہو۔

" جلدی بتاؤ ــــ ورتھا کا خفیہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے -- ورنہ ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گی" ـــــ جینی کی چیختی ہوئی آواز بانو کے کانوں میں پڑی اور اس کے ساتھ ہی بانو کا شعور کام کرنے لگ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک ستون سے بندھی کھڑی ہے جب کہ اس کے سامنے جینی ہاتھ میں کوڑا پکڑے کھڑی ہوئی تھی۔ جینی کے پیچھے دو لمبے تڑنگے آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں لئے کھڑے تھے۔

اسی لمحے بانو کو پتہ چلا کہ درد کی یہ شدید ترین لہر کوڑے کی ضرب سے پیدا ہوئی ہے۔

www.urdupalace.com

"گگ۔۔۔گگ۔۔۔کیسا ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔۔ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ہی بانو کے حلق سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ پورا کمرہ گونج اٹھا۔ جینی نے پوری قوت سے کوڑا مارا تھا اور بانو کی آنکھوں کے سامنے یکلخت سیاہی کی چادر پھیلتی چلی گئی۔ لیکن پھر درد کی تیز لہر نے ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھول دیں اور بانو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی کھال ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ رہی ہو۔ جینی وحشیانہ انداز میں مسلسل اس پر کوڑے برسا رہی تھی۔

"بب۔۔۔بب۔۔۔بتا تی ہوں"۔۔۔۔ بانو کے حلق سے ڈوبتی ہوئی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل بیٹھتا جا رہا ہو۔

"پپ۔۔۔پانی۔۔۔پانی"۔۔۔۔ بانو نے انتہائی مدھم آواز میں لاشعوری طور پر کہا۔

"اسے پانی پلاؤ۔۔۔کہیں یہ مر ہی نہ جائے"۔۔۔۔۔ جینی کی اونچی آواز سنائی دی اور بانو کی آنکھوں کے سامنے پھر اندھیرا سا چھانے لگا۔

چند لمحوں بعد یہ اندھیرا ایک بار پھر چھٹتا گیا اور بانو کو سکون سا محسوس ہونے لگا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو ایک آدمی اس کا منہ اونچا کئے ایک جگ سے اس کے حلق میں پانی انڈیل رہا تھا کچھ پانی تو حلق میں جا رہا تھا اور کچھ بانو کے جسم پر بہہ رہا تھا۔ اور شائد یہی پانی تھا جس نے بانو کے زخموں میں لگنے والی مرچوں کی شدت کو کم کر دیا تھا۔

www.urdupalace.com

" تباؤ ——— ورنہ اس بار تم دوسرا سانس نہ لے سکو گی " ——— جینی نے ایک بار پھر کوڑے کو ہوا میں پٹختے ہوئے کہا۔

" م ——— م ——— میں اس جگہ کی نشاندہی کر سکتی ہوں بتا سکتی نہیں کیونکہ ورتھا مجھے بیہوش کر کے وہاں لے گئی تھی ——— اور پھر مجھے ایک غار میں ہوش آیا تھا ——— جہاں وہ پتھر موجود تھے۔ ——— ورتھا میری کار لے اڑی تھی اور میں ایک موٹر سائیکل پر اس کا تعاقب کرتی ہوئی وہاں گئی تھی ——— لیکن پھر میں نے کار میں سپیشل لاک لگا دیا تھا اس لئے جب ورتھا سے وہ کار نہ چلی تو وہ دوبارہ مجھے بیہوش کر کے اس غار سے نکال کر کار کی طرف لے گئی ——— وہاں جا کر اس نے مجھے ہوش دلایا تاکہ میں لاک کھول سکوں۔ لیکن اچانک ورتھا کا پیر پھسل گیا اور وہ گر پڑی ——— جس کی وجہ سے مجھے اس پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا ——— لیکن ورتھا نے مجھے گرا لیا ——— ہم دونوں وہاں لڑتی رہیں کہ ایک نوکیلا پتھر میرے ہاتھ لگ گیا۔ اور میں نے اس پتھر سے اس کے سر پر ضرب لگائی تو وہ بے ہوش ہو گئی۔ اور میں اسے اٹھا کر کار میں لے آئی اور پھر عمران کے فلیٹ پر پہنچایا ——— وہاں سے عمران کا ملازم اسے لے گیا اور پھر وہ کہاں گئی ——— یہ مجھے معلوم نہیں " ——— بانو نے رک رک کر ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ اگر اس نے یہیں اس غار کی نشاندہی کر دی تو یہ وحشی عورت لازماً اسے مار ڈالے گی۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر اس کی پوری نشاندہی نہ کی اور اپنی جان بچانے کے لئے اس کے ذہن نے فوراً ہی ایک

www.urdupalace.com

کہانی گھڑ لی۔

"ہوں !۔۔۔ تم نے غار کہا ہے ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر پہاڑیوں پر ہے ۔۔۔ اور یہ پہاڑیاں لازماً دارالحکومت کی شمالی پہاڑیاں ہیں ۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ کہ کار کہاں کھڑی تھی" ۔۔۔؟ جینی نے کچھ سوچ کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت سے جو پختہ سڑک ان پہاڑیوں پر جاتی ہے وہیں راستے سے ایک چھوٹی پہاڑی سڑک نکلتی ہے ۔۔۔ اس سڑک پر میں دیکھ کر بتا سکتی ہوں ۔۔۔ تم مجھے وہاں لے چلو ۔۔۔ میں تمہیں وہاں پہنچا دوں گی" ۔۔۔ بانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ مجھے تمہاری کہانی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے ۔۔۔ کیونکہ ورتھا ایسی احتیاطی تدابیر کرتی رہتی ہے ۔۔۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے کوئی حرکت غلط کرنے کی کوشش کی ۔۔۔ یا مجھے دھوکہ دینے کا سوچا بھی۔ تو تمہاری موت ایسی عبرت ناک ہو گی کہ کتے بھی تمہاری لاش کو نوچنا پسند نہیں کریں گے" ۔۔۔ جینی نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ کوئی غلط حرکت نہ کروں گی۔ مگر مجھے مارنا مت" ۔۔۔ بانو نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے اس غار کی درست نشاندہی کر دی تو تم زندہ رہو گی۔ یہ میرا وعدہ ہے" ۔۔۔ جینی نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔ اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گئی۔

"آرتھر !۔۔۔ اسے ستون سے آزاد کر کے ساتھ لے چلو ۔۔۔ اور

www.urdupalace.com

اپنے آدمیوں کو بھی تیار کر لو ـــــ ہمیں فوری طور پر اس ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مارنا ہے" ـــــ جیننی نے ایک لمبے تڑنگے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مادام! ـــ آپ نے اس بات پر غور کر لیا ہے کہ وہ درتھا عمران کے قبضے میں ہے ـــــ جس طرح آپ نے اس سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا لیا ہے اسی طرح عمران بھی لازماً درتھا سے پتہ معلوم کرے گا ـــــ اور ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ بھی چکا ہو" ـــــ آرتھر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم احمق ہو آرتھر! ـــ جو تم درتھا اور اس لڑکی کو ایک جیسا سمجھ رہے ہو ـــــ میں درتھا کی فطرت کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ اس کا ایک ایک ریشہ بھی علیحدہ کر دیا جائے ـــــ تب بھی اس کی زبان نہیں کھل سکتی ـــــ ویسے تم ایسا کرو کہ احتیاطاً ایک آدمی کو پہلے وہاں بھیج دو ـــــ وہ صورت حال کا جائزہ لے کر ہمیں ٹرانسمیٹر پر ـــ اوکے ـــ کا کاشن دیگا تو ہم اوپر جائیں گے ـــــ اور اگر وہاں کچھ لوگ موجود ہوتے تو پھر ان سے نپٹنے کا سوچ لیں گے"۔ جیننی نے کہا۔

" ٹھیک ہے مادام! ـــ میں انتظامات کرتا ہوں" ـــــ آرتھر نے کہا اور جیننی سر ہلاتی ہوئی مڑ کر پچھلے دروازے کی طرف بڑھ گئی جب کہ آرتھر کے کہنے پر دوسرے آدمی نے آگے بڑھ کر ستون سے آزاد کرنے کے لئے بانو کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ آرتھر بھی چند لمحے رکنے کے بعد دروازے سے باہر چلا گیا۔

www.urdupalace.com

بانو کے حلق سے ابھی تک ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔

"تم جیسی خوبصورت لڑکی کو کوڑے کھاتے دیکھ کر مجھے بے حد افسوس ہوا تھا" ـــــــ رسی کھولنے والے نے بانو سے مخاطب ہو کر آہستہ آواز میں کہا اور بانو اس کی بات سن کر چونک پڑی۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ میرے ساتھ چند راتیں گذارو گی ـــــ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں موت سے بچاؤں گا" ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"موت سے ـــــ تو کیا مجھے مار ڈالا جائے گا" ـــــ بانو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا ـــــ کیا تم سمجھ رہی ہو کہ مادام جینی تمہیں زندہ چھوڑ دے گی ـــــ اگر تم ہمیں سب کچھ بتا دیتیں تو اب تمہاری لاش کو ستون سے آزاد کیا جا رہا ہوتا" ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ بانو کو اس کی آنکھوں سے جھلکنے والی ہوس صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ پلیز تم جو چاہو گے وہی ہو گا ـــــ مجھے مرنے سے بچا لو ـــــ میں مرنا نہیں چاہتی" ـــــ بانو نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"گڈ! ـــ لیکن یاد رکھنا ـــ اگر دھوکہ دیا تو میں جینی سے زیادہ سفاک ثابت ہوں گا ـــــ میرا نام جیک ہے" ـــــ نوجوان نے سخت لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

"مم —— مم —— میں دھوکہ نہیں دُوں گی —— میں تمہارے ہر حکم کی تعمیل کروں گی" —— بانو نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہو رہا ہے جیک! —— ابھی تک یہ آزاد نہیں ہوئی" —— ؟ اسی لمحے دروازے سے آرتھر کی کرخت آواز سنائی دی۔ اور اس کی آواز سُن کر جیک چونک پڑا۔

"باس! —— یہ بار بار بے ہوش ہو رہی ہے —— اس کی حالت بے خراب ہے —— ایسا نہ ہو کہ یہ پہاڑیوں تک پہنچنے اور راستے کی نشاندہی کرنے سے پہلے ہی ختم ہو جائے" —— جیک نے جلدی سے جھک کر بانو کو کاندھے پر اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور بانو نے بھی ہاتھ پیر اس طرح ڈھیلے چھوڑ دیئے جیسے وہ واقعی بیہوش ہونے والی ہے۔

"اوہ ہاں! —— یہ نازک سی لڑکی ہے —— اور میرا خیال ہے کہ پہلی مرتبہ یہ عملی میدان میں آئی ہے —— واقعی یہ کہیں مر نہ جائے تم جلدی کرو اسے لے آؤ —— میں اس کی مرہم پٹی کر دیتا ہوں۔ اسے ابھی مرنا نہیں چاہیئے" —— آرتھر نے چونکتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔

"دیکھا میرا کارنامہ —— میں تمہیں اسی طرح موت سے بچالونگا۔ مگر تم اپنا وعدہ یاد رکھنا" —— جیک نے آہستہ سے کہا اور بانو نے سر ہلا دیا۔ جیسے واقعی وہ جیک کی ہمدردی پر ایمان لے آئی ہو۔ جیک اُسے اسی طرح اٹھائے ایک اور کمرے میں لے آیا۔

www.urdupalace.com

یہاں آرتھر موجود تھا۔ اور اس نے ایک فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔

"اسے یہاں بیڈ پر لٹا دو —— میں مرہم لگاتا ہوں" —— آرتھر نے کہا۔

جیک نے سر ہلاتے ہوئے بانو کو کمرے میں موجود ایک بستر پر آرام سے لٹا دیا۔ اور بانو بھی اس طرح بے حس و حرکت بستر پر پڑی رہی جیسے وہ واقعی بے ہوش ہو۔

"باس! —— میں لگا دیتا ہوں مرہم —— آپ کیوں تکلیف کر رہے ہیں" —— جیک نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں! —— تم باہر جا کر کار میں بیٹھو —— میں اس کی مرہم پٹی کر کے اسے ساتھ لے کر آ رہا ہوں —— جلدی کرو" —— آرتھر نے غصیلے لہجے میں کہا اور جیک بُرے بُرے منہ بناتا ہوا کمرے سے بادلِ نخواستہ باہر چلا گیا۔

آرتھر نے ایک شیشی سے کریم نکال کر بستر پر بے حس و حرکت پڑی بانو کے زخموں پر لگانی شروع کر دی۔ جہاں جہاں کریم لگ رہی تھی وہاں وہاں بانو کو پُرسکون ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا اور ساتھ ہی اسے درد میں کمی بھی محسوس ہو رہی تھی۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"تم خوامخواہ اس چکر میں پھنس گئی ہو —— حالانکہ تم ایک عام سی لڑکی ہو" —— نازک سی گھریلو لڑکی" —— آرتھر نے مرہم لگاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

"میں کیا کروں — نجانے وہ کونسا بدبخت لمحہ تھا جب عمران ہماری حویلی میں آیا تھا — اور پھر یہ چکر چل نکلا — پلیز! میری زندگی بچا لو — مجھے مرنے نہ دو" — بانو نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اگر صحیح نشاندہی کر دی — اور مادام جینی اس ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئیں تو تمہاری زندگی بچ جائے گی — ورنہ نہیں" — آرتھر نے کہا۔

"لل — لیکن ایسا نہ ہو کہ جینی نشاندہی کے بعد مجھے مار ڈالے"۔ بانو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! — ایسا بھی ممکن ہے — جینی ایسی ہی لڑکی ہے۔ انتہائی ظالم اور سفاک — لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں موت سے بچا لوں گا — لیکن اس کے لئے تمہیں بھی میرے ساتھ ایک وعدہ کرنا ہو گا" — آرتھر نے کہا۔ اس کے ہاتھ مسلسل زخموں پر مرہم لگانے میں مصروف تھے۔

"کک — کیسا وعدہ — جلدی بتاؤ" — بانو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اس ملک کے ایک بہت بڑے جاگیردار نواب شہریار خان کی اکلوتی لڑکی ہو — اور اس کی وسیع و عریض جائیداد کی اکلوتی وارث بھی تم ہو — اس لئے اگر تم وعدہ کرو کہ مادام جینی کے اس ملک سے جانے کے بعد تم میرے ساتھ شادی کر لو گی — تو میں تمہیں بچا لوں گا — لیکن یہ بات

www.urdupalace.com

وعدہ کرنے سے پہلے سُن لو کہ اگر تم نے بعد میں مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی ـــــ تو پھر تمہارا انجام انتہائی عبرت ناک ہو گا۔ میرے ہاتھ بے حد لمبے ہیں" ـــــ آرتھر نے کہا۔

"ششش ـــ ششش ـــ شادی ! ـــ ٹھیک ہے ـــ تم میری زندگی کو موت سے بچا لو ـــ میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں اپنے ڈیڈی کو اس بارے میں راضی کر لوں گی ـــ وہ میری کوئی بات نہیں ٹالتے ـــ اور اس بارے میں تو انہوں نے مجھے اختیار دے رکھا ہے کہ میں جہاں چاہوں شادی کر سکتی ہوں" ـــــ بانو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کا جواب سُن کر آرتھر نے بڑے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب اُٹھ کر کھڑی ہو جاؤ" ـــــ آرتھر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور بانو اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اور آرتھر کُھلے ہوئے فرسٹ ایڈ باکس کو بند کرنے میں مصروف ہو گیا۔

بانو کا لباس جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ لیکن زخموں میں اب تکلیف یا درد موجود نہ تھا۔ اور اب وہ اپنے آپ کو خاصا پُرسکون محسوس کر رہی تھی۔

"پلیز ـــ مجھے کوئی لباس دے دو ـــ میں اس پھٹے ہوئے لباس میں باہر نہیں جا سکتی ـــ پلیز" ـــــ بانو نے اپنے جسم کو سمیٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ! ـــ تم مقامی لڑکی ہو ـــ ٹھیک ہے آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں لباس دیتا ہوں" ـــــ آرتھر نے کہا اور پھر وہ بانو کا بازو

www.urdupalace.com

پکڑے کمرے سے باہر نکل گیا۔ کمرے کے سامنے ایک برآمدہ تھا اس برآمدے میں چلتے ہوئے آرتھر اسے ایک اور کمرے کے دروازے پر لے آیا۔ اس نے دروازے کو دھکیل کر کھولا۔

"اندر چلی جاؤ ـــــ اندر مختلف لباس موجود ہیں ـــــ جو تم پر فٹ آجائے وہ پہن لو ـــــ لیکن جلدی آنا ـــــ ورنہ مادام کو غصہ آجائے گا ـــــ ابھی وہ پہاڑیوں پر انتظامات میں مصروف ہے۔" آرتھر نے کہا اور بانو سر ہلاتی ہوئی کمرے میں داخل ہو گئی۔

کمرے میں واقعی ایک بڑی الماری موجود تھی جس میں مختلف اقسام کے زنانے لباس موجود تھے۔ لیکن یہ سب لباس مغربی انداز کے تھے۔ بانو نے جینز اور شرٹ منتخب کی اور پھر اسے پہن کر وہ کمرے سے باہر آگئی۔

"گڈ ـــــ اس لباس میں تو تم اور زیادہ خوبصورت لگنے لگی ہو" ـــــ آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور بانو نے بے اختیار شرما کر نظریں چرالیں۔

www.urdupalace.com

-

"جلدی کرو ــــ انتہائی تیز رفتاری سے کام نمٹاؤ ــــ جلینی کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتی ہے" ــــ ورتھا نے چیخ کر اپنے آدمیوں سے کہا اور غار میں موجود پانچ افراد کے جسم اور زیادہ تیزی سے حرکت میں آ گئے۔

ورتھا اسی غار میں موجود تھی جہاں کے۔ وان والے پتھر موجود تھے جب کہ غار کے اندرونی حصے کی دیوار میں ایک خلا نظر آ رہا تھا جس کی دوسری طرف ایک اور غار تھی۔ اور غار میں موجود آدمی ان پتھروں کو اٹھا اٹھا کر اس خلا سے دوسری غار میں لے جا رہے تھے۔ ورتھا انہیں بار بار تیز کام کرنے کی ہدایت کر رہی تھی۔ لیکن پتھروں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ باوجود تیزی کے پتھر ختم ہونے میں ہی آ رہے تھے۔

ورتھا، عمران سے علیحدہ ہوتے ہی ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنے

www.urdupalace.com

شہری ہیڈ کوارٹر پہنچی تھی۔ لیکن اُسے راستے میں ہی اپنے تعاقب کا احساس ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ ایک ایسے ریستوران کے سامنے ٹیکسی رکوا کر جس کا عقبی دروازہ تھا اس میں داخل ہو گئی۔ اور پھر عقبی دروازے سے نکل کر وہ تعاقب کرنے والے کو جھٹک دینے میں کامیاب ہو گئی ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی اس نے اپنے گروپ کے خاص آدمیوں کو فوری طور پر ساتھ لیا اور پھر ایک تیز رفتار جیپ میں بیٹھ کر وہ دارالحکومت کی طرف سے پہاڑیوں کی طرف جانے کی بجائے قصبہ طور خان کی طرف نکل گئی۔ اس ہیڈ کوارٹر کو قائم کرنے سے پہلے ورتھا نے ان پہاڑیوں کا باقاعدہ سروے کیا تھا۔ اس لئے اُسے ان پہاڑیوں کے خاص راستوں کا علم تھا۔

تعاقب کا پتہ چلنے پر وہ عمران کی چال سمجھ گئی تھی کہ عمران نے صرف اس ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کرنے کے لئے اُسے چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتا ہو گا کہ ایک سپر ایجنٹ سے کوئی راز اگلوانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے اور پھر شاید اُسے بانو کو بھی فوری دستیاب کرنا تھا اس لئے اس نے بجائے تشدد کرنے کے یہ راستہ اپنایا اور اسی لئے اس نے تعاقب کرنے والے کو پہلے ہی باہر موجود رکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران فوری طور پر پہاڑیوں پر نگرانی کرائے گا۔ کیونکہ بہرحال ورتھا کو وہاں تک پہنچنے میں وقت لگنا تھا۔ لیکن ورتھا اتنی آسانی سے فریب کھانے والوں میں سے نہیں تھی اس لئے اس نے سب سے پہلے ان پتھروں کو محفوظ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ قصبہ طور خان

www.urdupalace.com

کی سائیڈ سے گذرتی ہوئی وہ ان پہاڑیوں کے بالکل عقبی طرف پہنچ گئی۔ اور پھر وہاں سے خفیہ راستوں سے گذرتی ہوئی وہ اس غار تک آ پہنچی تھی۔ یہاں پتھروں کو موجود پاکر اس نے نہ صرف اطمینان کی ایک طویل سانس لی تھی بلکہ اس کے چہرے پر کامیابی کے فتح مندانہ آثار بھی اُبھر آئے تھے۔ وہ جینی اور عمران دونوں پارٹیوں کو چکر دینے میں کامیاب ہوگئی تھی۔ لیکن اتنا وہ جانتی تھی کہ ان پتھروں کو فوری طور پر کہیں اور جگہ شفٹ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے انہیں اسی غار سے متعلقہ ایک خفیہ غار میں منتقل کر رہی تھی۔

کام تیزی سے جاری تھا اور پھر جب پتھروں کی آخری کھیپ بھی خلا سے دوسری طرف پہنچ گئی تو ورتھا نے جلدی سے خود بھی اس خلا کو عبور کیا اور دوسری طرف پہنچ گئی۔ اور پھر اس نے ایک پتھر پر مخصوص انداز میں پیر مارا تو یہ خلا خود بخود اس انداز میں بند ہوگئی کہ یہاں کسی خلا کا کسی کو شبہ تک نہ ہو سکتا تھا۔ دوسری غار کی تہہ میں بھی ایک قدرتی ٹیڑھی کنواں نما غار تھی جس میں اس نے پتھر بھروا کر ان کے اوپر عام سے پتھر اس طرح رکھوا دیئے کہ اگر کوئی اس غار میں پہنچ بھی جائے تو یہاں کے۔ ون والے پتھروں کو تلاش نہ کر سکتا تھا۔

"آؤ اب جینی اور عمران کا تماشہ دیکھیں ——— اپنے ہتھیار تیار کر لو۔ ہمیں ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے" ——— ورتھا نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اپنی اپنی مشین گنیں اٹھا لیں اور ایک مشین گن ورتھا کو بھی دے دی۔ اور ورتھا اپنے ساتھیوں سمیت ایک تنگ سے سوراخ سے رینگ کر باہر نکلی اور پھر دو

www.urdupalace.com

بڑی اور اونچی چٹانوں کے درمیان موجود قدرتی کریک میں سے ہوتی ہوئی وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر جب ایک چٹان کے پیچھے پہنچی تو سامنے ہی اس غار کا دہانہ نظر آ رہا تھا جس میں پہلے پتھر موجود تھے۔ غار کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند تھا۔ ورتھا کے ساتھی اس سے ذرا پیچھے ایک اور چٹان کے پیچھے رک گئے تھے۔

"مادام! ___ اوپر سے کوئی آ رہا ہے" ___ ایک آدمی نے پچھلی چٹان کے پیچھے سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ___ میں نے جیبنی کی جھلک دیکھی ہے ___ تم نے بالکل خاموش رہنا ہے ___ جب تک میں اشارہ نہ کروں تم نے حرکت میں نہیں آنا" ___ ورتھا نے دبے لہجے میں کہا۔

"مادام! ___ کیا جیبنی کو بھی گولی مارنی ہے یا ___" اسی نوجوان نے دوبارہ پوچھا۔ وہ شاید اپنے ساتھیوں کا انچارج تھا۔

"فوری طور پر نہیں لوٹی! ___ میں کوشش کروں گی کہ جیبنی کو اپنی بوٹیاں خود نوچنے پر مجبور کر دوں ___ البتہ اگر ناگزیر ہوا تو ایسا فیصلہ بھی کیا جا سکتا ہے" ___ ورتھا نے کہا۔ اس کی نظریں اس راستے پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے اب نیچے اترتی ہوئی جیبنی صاف نظر آ رہی تھی۔ جیبنی کے آگے بانو تھی اور جیبنی کے ساتھ ساتھ دو مسلح افراد چل رہے تھے۔

عمران اور اس کا کوئی ساتھی ابھی تک سامنے نہ آیا تھا۔

ورتھا خاموشی سے چٹان کی اوٹ میں چھپی ہوئی بانو۔ جیبنی اور اس کے ساتھیوں کو نیچے اترتے ہوئے دیکھتی رہی اس کے لبوں پر

www.urdupalace.com

بڑی معنی خیز مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ وہ تصور ہی تصور میں اس لمحے کا منظر دیکھ رہی تھی جب جینی خالی غار دیکھے گی اور اس کے بعد اس کا جو حشر ہو گا وہ ظاہر ہے۔ ویسے ورتھا نے جان بوجھ کر پتھروں کے علاوہ باقی تمام سامان غار میں ہی چھوڑ دیا تھا تاکہ جینی یہ نہ سمجھ لے کہ بانو۔ اُسے کسی غلط غار میں لے آئی ہے۔ اُسے صرف اتنا احساس ہو کہ اصل مشن غائب ہو چکا ہے۔

"سائلنسر لگے ریوالور نکال لو ——— اوپر چٹانوں تک ان کی رینج ہے ——— اگر کوئی اوپر سے نظر آئے تو تم نے اس کا خاتمہ کر دینا ہے تاکہ ہم اطمینان سے جینی کے پیچھے غار میں داخل ہو سکیں"۔ ورتھا نے سرگوشی کے سے انداز میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور ٹونی اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے یس مادام کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔

www.urdupalace.com

عمران نے ایک اونچی چٹان پر سینے کے بل لیٹا ہوا تھا اس کی آنکھوں سے طاقتور دُوربین لگی ہوئی تھی۔ یہ چٹان ایسی جگہ پر تھی جہاں سے عمران کافی وسیع علاقے پر نظریں رکھ سکتا تھا۔ اس کے باقی ساتھی مختلف چٹانوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے اسی طرح ہر طرف سے نگرانی کر رہے تھے۔

عمران کے ساتھ ہی ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا جو ایک سگریٹ باکس کی شکل میں تھا۔ عمران کو رپورٹ مل چکی تھی کہ ورتھا نے اپنے تعاقب سے نعمانی کو جھٹک دیا ہے اور اس رپورٹ کے ملتے ہی عمران اور زیادہ چوکنا ہو گیا تھا۔ اس نے فوری طور پر سیکرٹ سروس کے ممبران کی ڈیوٹیاں مختلف سپاٹس پر لگائیں اور خود اپنے لئے اس نے یہ چٹان منتخب کی تھی۔

ورتھا اور جلینی دونوں میں سے ابھی تک کوئی بھی پہاڑیوں پر

www.urdupalace.com

نہ پہنچا تھا۔ لیکن عمران کو معلوم تھا کہ یہ دونوں بہرحال اس طرف آئیں گی۔ اُسے دراصل بانو کے متعلق بے حد فکر تھی۔ لیکن فوری طور پر بانو کو تلاش نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس کا یہی حل تھا کہ ان پہاڑیوں پر ہی پکٹنگ کی جائے۔ جیبنی نے بہرحال یہیں آنا تھا اس کے بعد جیبنی سے بانو کے متعلق پوچھا جا سکتا تھا۔ ویسے عمران دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ جیبنی کو بانو پر تشدد کرنے کی ایسی عبرتناک سزا دے گا کہ وہ موت کی بھیک مانگے گی لیکن موت اس سے دُور بھاگے گی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ جیبنی صرف اسی صورت میں ادھر آسکتی ہے جب وہ بانو سے اس خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کر لے گی۔ اُسے دراصل صرف ایک خطرہ تھا کہ بانو عام گھریلو لڑکی ہے اس لئے وہ ایک لمحہ بھی تشدد کے سامنے نہ ٹھہر سکے گی۔ اور فوری ہی سب کچھ بتا دے گی۔ اس کے بعد جیبنی اُسے بے کار سمجھ کر اس کا خاتمہ نہ کر دے۔ لیکن دوسرے لمحے یہ سوچ کر اُسے تسلی ہو جاتی کہ جیبنی اس وقت تک بانو کو قتل کرنے کا رسک نہ لے گی جب تک وہ ہیڈ کوارٹر کو تلاش نہ کر لے۔ کیونکہ وہ لازماً یہ سوچے گی کہ اگر بانو نے غلط بتایا ہو اور وہ اسے قتل کر دے تب پھر وہ دوبارہ ہیڈ کوارٹر کو تلاش نہ کر سکے گی۔ اور پھر جب اُسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ورتھا کو بانو اغوا کر لائی ہے اور عمران کا ملازم ورتھا کو لے گیا ہے تو وہ یہی سمجھے گی کہ عمران ورتھا سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر چکا ہو گا اور ایسی صورت میں اگر وہ خفیہ ہیڈ کوارٹر تلاش نہ کر سکی تو پھر کے۔ وَن والے پھر لازماً عمران کے

www.urdupalace.com

ہتھے چڑھ جائیں گے۔ اسی اندازے کی وجہ سے اُسے تسلی تھی کہ جینی بانو کو فوری طور پر ہلاک کرنے کا رسک نہ لے گی۔ لیکن پھر بھی اُسے رہ رہ کر وہم اٹھتا تھا کیونکہ وہ عورتوں کی جذباتی کیفیت کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ جذبات میں آ کر وہ نجانے کیا کچھ کر ڈالتی تھیں۔ لیکن صورت حال کچھ ایسی بن گئی تھی کہ سوائے انتظار کرنے کے فوری طور پر اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔

اسی لمحے پاس پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے چونک کر اُسے اٹھایا اور پھر اس کے کنارے پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ___ عمران صاحب! ___ میں صفدر بول رہا ہوں۔ اوور" ___ صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں! ___ کیا بات ہے۔ اوور" ___؟ عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب! ___ پہاڑیوں کے بالکل عقبی طرف ایک جیپ آ کر رکی ہے ___ اس میں سے ایک عورت اور چار مرد نکل کر پہاڑیوں میں گھس گئے ہیں ان کا رُخ صدیقی والے سپاٹ کی طرف ہے ___ میں نے صدیقی کو الرٹ کر دیا ہے۔ اوور" ___ صفدر کی آواز سنائی دی۔

" اوہ! ___ کیا وہ جینی ہے۔ اوور" ___؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب! ___ وہ جینی نہیں ہو سکتی ___ بہرحال ہے اسی قومیت کی عورت ___ مرد بھی غیر ملکی ہیں۔ انہوں نے

www.urdupalace.com

مشین گنیں اٹھائی ہوئی ہیں اور پشت پر ایسے تھیلے ہیں جیسے ایمرجنسی اسلحہ کے ہوتے ہیں۔ اوور" ـــــ صفدر نے کہا۔

"پھر یہ یقیناً ورتھا ہوگی ـــــ وہ کسی خفیہ راستے سے اس ہیڈ کوارٹر کی طرف جا رہی ہو گی ـــــ کیا تمہیں وہ نظر آ رہی ہے۔ اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب! ـــــ البتہ صدیقی لازماً انہیں چیک کر رہا ہوگا۔ اوور" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں صدیقی سے بات کرتا ہوں ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے بٹن کو دوبارہ پریس کر دیا۔

"یس صدیقی اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر پر اب صدیقی کی آواز ابھری۔

"صدیقی! ـــــ وہ عورت اور چار مرد تمہارے ویو میں ہیں۔ اوور" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــــ ابھی تک تو ہیں ـــــ وہ ایک لمبے کریک سے گذر رہے ہیں۔ اوور" ـــــ صدیقی نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس ریوگن ہے ـــــ اس عورت پر فائر کر دو۔ جلدی کر دو۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے ایک طرف پڑا ہوا تھیلا گھسیٹا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی مشین باہر کھینچ لی۔ یہ سائز میں تو خاصی چھوٹی تھی لیکن اس کا حجم خاصا تھا۔ عمران نے اس کے ایک کونے میں لگا

www.urdupalace.com

ہوا بٹن دبا دیا۔ تو مشین کے سامنے کا حصہ سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ لیکن سکرین بالکل صاف تھی۔

" کیا ہوا صدیقی ! —— ویوگن فائر نہیں کی۔ اوور " —— ؟ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" وہ ابھی ویوگن کی رینج میں نہیں آئی عمران صاحب —— اوور "۔ صدیقی کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

چند لمحوں بعد چٹک کی آواز مشین میں سے ابھری اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک لمحے کے لئے ورتھا کا کلوز اپ نظر آیا اس کے بعد منظر ہٹتا چلا گیا۔ اب پہاڑی کریک کا منظر واضح نظر آرہا تھا اور ورتھا اور اس کے چار ساتھی مرد بھی سکرین پر نمایاں تھے۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ ویوگن اور اسے چیک کرنے والی سکرین اس نے حال ہی میں حاصل کی تھی۔ آئیڈیا تو اسی کا تھا لیکن اس پر کام سر داور نے کیا تھا۔ اور آج پہلی بار وہ اس ویوگن کا تجربہ کر رہا تھا۔ ویوگن ایک پتلی سی پنسل تھی جس میں کاسمک ایس۔ بی ریز استعمال کی گئی تھیں۔ یہ ریز جس ٹارگٹ پر ڈالی جائیں یہ اس کے گرد ایک جال سا بنا لیتی تھیں اور یہ جال تقریباً دو گھنٹوں تک قائم رہتا تھا۔ چونکہ یہ ریز نظر نہ آتی تھیں اس لئے جس پر یہ فائر کیا جاتا تھا اسے ان ریز کا احساس تک نہ ہوتا تھا اور اس مشین کے ذریعے تقریباً دو مربع کلومیٹر کے فاصلے تک اس ٹارگٹ اور اس کے گرد تقریباً سو مربع فٹ کے علاقے کو آسانی سے چیک

www.urdupalace.com

کیا جاسکتا تھا۔ البتہ اس میں آواز کا سسٹم نہ تھا۔ صرف ویو مشین پر تصویر دیکھی جاسکتی تھی۔

عمران خاموش بیٹھا ویو مشین کی سکرین پر ورتھا اور اس کے ساتھیوں کو حرکت کرتے دیکھ رہا تھا۔ کریک سے نکل کر ورتھا ایک غار میں داخل ہوئی اور پھر اس غار کا اختتام ایک اور پہاڑی پر ہوا وہاں سے یہ گروپ دوسری پہاڑی غار میں داخل ہوا اور پھر اس کے اندر سے ہو کر وہ ایک بڑی سی غار میں پہنچے۔ ورتھا نے آگے بڑھ کر غار کی ایک دیوار میں موجود پتھر پر زور سے پیر مارا تو ایک بڑا سا پتھر ایک طرف ہٹ گیا اور اب اس دیوار میں ایک خلا سا پیدا ہو گیا تھا۔ ورتھا اس خلا میں داخل ہوئی تو عمران چونک پڑا کیونکہ وہاں پتھروں کے ڈھیر کے علاوہ ایسا سامان بھی موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہی ورتھا کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کے بعد ورتھا نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں تو انہوں نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے اور ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں ایک طرف رکھیں اور کونے میں ڈھیر پتھروں کو اٹھانے لگے۔ ورتھا انہیں ساتھ لئے اس خلا کو کراس کر کے دوبارہ پہلے والی غار میں گئی اور پھر اس نے انہیں اس غار کے ایک کونے کی تہہ میں نظر آنے والے بڑے سے کنوئیں نما سوراخ کی طرف اشارہ کیا اور ورتھا کے ساتھیوں نے پتھر اس دھانے میں ڈال دیئے۔ اور پھر وہ دوبارہ پتھر اٹھانے چلے گئے اور تین پھیروں تک تو ورتھا وہیں پہلے والی غار میں موجود رہی۔ اس کے بعد وہ واپس ہیڈ کوارٹر چلی گئی۔ البتہ اس کے آدمی تنہائی

www.urdupalace.com

تیزی سے پتھر ڈھوتے رہے۔

عمران خاموش پڑا ڈیو مشین کی سکرین پر یہ ساری کارروائی دیکھتا رہا۔ اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں تو عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ___ ہیلو ___ خاور کالنگ۔ اوور" ___ خاور کی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

"یس ___ عمران بول رہا ہوں۔ اوور" ___ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ___ جنوبی طرف سے دو کاریں پہاڑی سڑک پر چڑھ رہی ہیں ___ ان کے آگے آگے موٹر سائیکل پر سوار وہی آدمی ہے جو پہلے یہاں آ کر دوربین سے چیکنگ کرتا رہا ہے۔ اوور" ___ خاور نے کہا۔

"اوہ! ___ اس کا مطلب ہے کہ جینی کا گروپ آگیا ہے۔ ٹھیک ہے ___ انہیں نظروں میں رکھنا ___ اوور اینڈ آل" ___ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

ڈیو سکرین پر ورتھا کے ساتھی ابھی تک پتھر ڈھونے میں مصروف نظر آ رہے تھے۔ البتہ اب پتھروں کے ڈھیر میں خاصی کمی آگئی تھی۔

عمران نے دوربین اٹھا کر دوبارہ آنکھوں سے لگائی اور پھر اپنا رخ جنوبی طرف کر لیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے دو کاروں کو اوپر چڑھتے دیکھ لیا۔ کاریں خاصی تیز رفتاری سے اوپر چڑھ رہی

www.urdupalace.com

تھیں۔ عمران خاموشی سے کاروں کو بڑھتے دیکھتا رہا۔ اور پھر دونوں کاریں عمران سے تھوڑی ہی دُور ایک بائی روڈ پر مُڑ گئیں۔ عمران انہیں اس طرف مڑتے دیکھتا رہا۔ کافی آگے جاکر ایک بڑی چٹان کے پاس دونوں کاریں رُک گئیں۔ عمران کی نظریں کاروں پر جمی ہوئی تھیں وہ بانو کے متعلق تصدیق کرنا چاہتا تھا اور جب اس نے ایک کار میں سے بانو کو اترتے دیکھا تو اس نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی۔ بانو نے چُست لباس پہنا ہوا تھا۔ جینی بھی ساتھ ہی اتری تھی۔ اور دونوں کاروں میں سے جینی کے علاوہ چھ مرد بھی باہر آئے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

بانو، جینی کو ایک طرف اشارہ کر کے کچھ بتا رہی تھی اور پھر وہ بانو سمیت سب اس طرف کو چل پڑے۔

عمران نے دُور بین آنکھوں سے ہٹا کر جب ویو مشین کی طرف دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ وہ تھا اور اس کے ساتھیوں کو اس نے ایک پتلے اور تنگ پہاڑی کریک میں دوڑتے ہوئے دیکھا تھا۔

"اوہ !۔۔۔ تو یہ اپنا کام ختم کر کے نکل آئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔۔ ہیلو ۔۔۔ عمران بول رہا ہوں ۔۔۔ تمام لوگ پوائنٹ نمبر تھری کی طرف سمٹ آئیں ۔۔۔ دونوں پارٹیاں یہیں موجود ہیں ۔۔۔ لیکن تم میں سے کسی کو سامنے آنے کی ضرورت نہیں۔ میں خود کاشن دوں گا ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے

www.urdupalace.com

کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
ویژن مشین کی سکرین پر اس نے ورتھا اور اس کے چار ساتھیوں کو مشین گنیں اٹھائے آگے پیچھے چٹانوں کی اوٹ میں چھپتے ہوئے دیکھا اور اسی لمحے اس نے دُور سے گھابانو جینی اور اس کے پیچھے دو مسلح آدمی نیچے اتر رہے تھے۔

" اوہ ہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے چار ساتھی پیچھے رُک گئے ہیں "۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ویژن مشین کا بٹن بند کر کے اُسے جلدی سے تھیلے میں ڈالا اور تھیلا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ آہستہ سے اٹھا۔ اس نے ایک نظر اِدھر اُدھر دیکھا اور اس کے بعد وہ مُڑ کر تیزی سے چٹان سے نیچے اتر آیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر بھی تھیلے میں ڈال دیا اور گلے میں لٹکی ہوئی دُور بین اتار کر بھی اس نے تھیلے میں منتقل کر دی۔ تھیلا اس نے پُشت پہ لادا اور پھر ٹرانسمیٹر باکس اس نے جیب میں ڈال کر جیب سے ایک سائلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لیا اور بندر کی سی پھرتی سے چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس طرف بڑھتا گیا۔ جدھر جینی اور اس کے ساتھی موجود تھے۔
اور پھر ایک چٹان کی اوٹ سے اُسے جینی کے دو ساتھی نظر آ گئے۔ وہ ڈھلوان کے اوپر ٹہل رہے تھے۔ جبکہ اس کے دو اور ساتھی چٹانوں کے اُوپر لیٹے ہوئے نیچے کی طرف جھانک رہے تھے۔
عمران ذرا سا آگے بڑھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چٹان کے پیچھے رُک کر ریوالور سیدھا کیا اور دوسرے لمحے اس نے یکے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا دیا اور چٹانوں پر ٹہلنے والے دونوں مسلح آدمی

www.urdupalace.com

یکلخت چیختے ہوئے نیچے گرے۔ ان کے گرتے اور چیخنے کی وجہ سے چٹانوں پر لیٹے ہوئے دونوں آدمی بھی بُری طرح اچھل کر مُڑے اور پھر اپنے ساتھیوں کو تڑپتا دیکھ کر انہوں نے چٹانوں سے نیچے چھلانگیں لگائی ہی تھیں کہ عمران کی انگلی ایک بار پھر حرکت میں آگئی اور انہیں صحیح سلامت چٹانوں سے نیچے پہنچ کر کھڑا ہونا نصیب نہ ہوا اور وہ دونوں بھی اپنے پہلے ساتھیوں کی طرح نیچے زمین پر ہی تڑپنے لگے۔

عمران اس وقت تک چٹان کے پیچھے رُکا رہا جب تک کہ وہ چاروں ہی ساکت نہ ہو گئے۔ اس کے بعد وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ان کے قریب پہنچ کر سب سے پہلے اس نے ان چاروں کی موت کی تسلی کی۔ کیونکہ اگر ان میں سے کوئی زندہ رہ جاتا تو وہ عقب سے وار کر سکتا تھا۔ وہ چاروں ہی ختم ہو چکے تھے۔ عمران کا نشانہ بالکل درست رہا تھا اور ہر طرف سے گولیاں ان کے دلوں میں ہی لگی تھیں۔

عمران نے جلدی سے تھیلے میں سے ویو مشین دوبارہ نکالی اور اس کا بٹن آن کیا تو اس نے ورمھا کو چٹان کے پیچھے اسی طرح چھپے ہوئے دیکھا اور اس کی نظریں سامنے کی غار کی طرف جمی ہوئی تھیں اس کے ساتھی بھی پچھلی چٹان کی اوٹ میں رُکے ہوئے تھے جبکہ بانو جینی اور اس کے دو ساتھی ابھی تک بڑی احتیاط سے نیچے اُتر رہے تھے۔

عمران نے تیزی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ـــــ کیا تم میں سے کسی کو تکونی چٹان کے پیچھے چھپے ہوئے

www.urdupalace.com

چار مسلح آدمی نظر آرہے ہیں۔ اوور" ——— ؟ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے نظر آرہے ہیں عمران صاحب! ——— میں ان کے بالکل عقب میں ہوں ——— ان کی ساتھی عورت ان سے آگے ایک چٹان کے پیچھے موجود ہے ——— ان دونوں چٹانوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ ہے۔ اوور" ——— صدیقی کی آواز سنائی دی۔

تمہارے پاس سائنائیڈ سوئیوں والی مشین موجود ہے ——— ان چاروں آدمیوں کو ختم کرو ——— لیکن اتنی احتیاط کرنا کہ ان کے مرتے وقت کوئی آہٹ نہ ہو۔ میں اس عورت کو چونکانا نہیں چاہتا اوور" ——— عمران نے کہا۔

"عمران صاحب! ——— اگر ایسی بات ہے تو میں ان کے قریب جا کر سوئیاں فائر کروں گا۔ تاکہ چوں چراں کی نوبت ہی نہ آئے۔ اوور" ——— صدیقی نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ——— اوور اینڈ آل" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر دیو مشین پر دیکھنے لگا۔

ورتھا ابھی تک غار کے دھانے پر چٹان کی اوٹ میں چھپی ہوئی تھی۔ جب کہ بانو، جینی اور اس کے ساتھی اب کافی نیچے اتر کر تقریباً اس چٹان کے قریب پہنچ چکے تھے۔ جب کہ دھانے پر موجود چٹان کو ورتھا غور سے دیکھ رہی تھی۔

اسی لمحے عمران کو ورتھا کے ساتھیوں کے عین عقب میں ایک چٹان کے پیچھے سے صدیقی کا سر ابھرتا نظر آیا۔ اور پھر صدیقی انتہائی

www.urdupalace.com

محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ صدیقی کی معمولی سی غفلت نہ صرف اس کی جان لے سکتی تھی بلکہ ساری سچوئشن ہی خراب ہو جاتی۔ اور ہو سکتا تھا کہ بانو بھی اس ہنگامے میں ماری جاتی۔ لیکن صدیقی انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھا اور پھر اس کا سیدھا ہاتھ بلند ہوا۔ دوسرے لمحے عمران نے چٹان کے پیچھے موجود ورتھا کے چاروں ساتھیوں کے سر یکلخت ڈھلکتے ہوئے دیکھے تو اس کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔ صدیقی نے شائد ان کی گردنوں میں سوئیاں اتار دی تھیں اس لئے انہیں ذرا برابر حرکت کرنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔ اور وہ مُردہ ہو کر چٹان کے ساتھ ہی چپکے رہ گئے۔

ورتھا اسی طرح چٹان کے پیچھے چھپی ہوئی تھی جب کہ بانو اس وقت یوں اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی جیسے کسی چیز کا اندازہ کر رہی ہو۔

عمران بڑے محتاط انداز میں نیچے اترنے لگا۔ اب وہ جلد از جلد ان کے قریب پہنچنا چاہتا تھا۔

www.urdupalace.com

"کہاں ہے وہ غار —— سوچ لو۔ اگر تم نے غلط بیانی کی تو ایک لمحے میں گولی سے اڑا دونگی" —— جینی کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"میں اندازہ کر رہی ہوں —— جگہ تو مجھے یقین ہے یہی تھی"۔ بانو نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظریں اس غار کے دہانے پر جم گئیں جس کے سامنے ایک بڑا سا پتھر پڑا ہوا تھا۔

"صحیح صحیح بتانا —— ورنہ مادام معاف نہیں کریں گی" —— جینی کے ساتھ کھڑے آرتھر نے بھی سخت لہجے میں کہا اور بانو نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو آرتھر نے آہستہ سے آنکھ کا کونا دبا دیا جیسے کہہ رہا ہو کہ تم صحیح بتا دو۔ تمہیں میں بچا لوں گا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہی وہ غار ہے" —— بانو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اسی غار کی طرف اشارہ کر دیا۔ جو واقعی ورتھا کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

www.urdupalace.com

"آرتھر! — آگے بڑھ کر یہ پتھر ہٹاؤ — اور اُسے جھانک کر چیک کرو — انتہائی محتاط رہنا — اور جیک! — تم بھی ارد گرد سے محتاط رہنا — یہ خاموشی مجھے کچھ غیر فطری سی محسوس ہو رہی ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہاں کچھ لوگ موجود ہیں — لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہمارے ساتھی جو اوپر نگرانی کر رہے ہیں ضرور ہمیں اطلاع کر دیتے — بہرحال پھر بھی محتاط رہو" جینی نے کہا اور جیک نے سر ہلادیا۔

آرتھر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بڑے محتاط انداز میں پہلے پتھر کے قریب پہنچ کر اس کے ساتھ اپنا کان لگایا تاکہ غار کے اندر کی صورت حال کا اندازہ لگا سکے۔ اس کے بعد اس نے پتھر کو کھسکانا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی جد و جہد کے بعد اس نے پتھر کو اتنا کھسکا دیا کہ ایک آدمی غار کے اندر داخل ہو سکے۔

پتھر کو کھسکا کر وہ چند لمحے رکا رہا۔ پھر اس نے آہستہ سے سر اندر کر کے غار کا جائزہ لیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے پیچھے مڑا۔ اس کا چہرہ جوش کی وجہ سے چمک رہا تھا اور آنکھوں میں تکلیف چمک اُبھر آئی تھی۔

"مادام! — یہی ہیڈ کوارٹر ہے اور خالی ہے" — آرتھر نے پُرجوش مگر دبے دبے لہجے میں کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے — جیک! — تم خیال رکھنا" — جینی نے کہا اور پھر بانو کا بازو پکڑ کر وہ تیزی سے غار کی طرف بڑھی۔ آرتھر اس دوران غار کے اندر پہنچ چکا تھا۔ جینی کے اشارے پر پہلے

www.urdupalace.com

بانو اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے جینی بھی اندر پہنچ گئی۔ جبکہ جیک ایک طرف کھڑا رہ گیا۔

"ہاں! —— یہ واقعی ہیڈ کوارٹر ہے —— لیکن وہ پتھر —— وہ پتھر کہاں ہیں" —— جینی نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا کیونکہ غار میں کہیں ایک پتھر بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"پتھر اس کونے میں تھے" —— بانو نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اُسے خود سمجھ نہ آ رہی تھی کہ پتھر کہاں گئے۔

"بکواس کر رہی ہو —— تم مجھے غلط جگہ پر لے آئی ہو —— کہاں ہیں وہ پتھر" —— جینی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے بانو کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنا چاہا تھا۔ لیکن بانو اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں گی —— بتاؤ اصل غار کہاں ہے"۔؟ جینی نے یکلخت ریوالور سیدھا کرتے ہوئے حلق کے بل چیخ کر کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ بانو کوئی جواب دیتی۔ اچانک باہر سے کسی کے چیخنے اور گرنے کی آواز سنائی دی۔ یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے کوئی چیخ کر دھم سے نیچے گرا ہو۔

"آرتھر! —— باہر دیکھو کیا ہوا ہے" —— جینی نے تیز لہجے میں کہا اور آرتھر مشین گن اٹھائے بجلی کی سی تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بھاگا اور پھر باہر نکل گیا۔

"بتاؤ —— بتاؤ —— سچ سچ بتاؤ —— میں کہتی ہوں سچ سچ بتا دو"۔

www.urdupalace.com

جینی دوبارہ بانو کی طرف مُڑ گئی۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سُرخ پڑا ہوا تھا۔

"میں تمہیں ٹھیک جگہ لے آئی ہوں ——— اب پتھر کہاں گئے"

"یہ مجھے معلوم نہیں" ——— بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے وہ دونوں ایک بار پھر چونک پڑیں۔ کیونکہ باہر ایک بار پھر چیخنے کی آواز کے ساتھ ہی کوئی گرا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے ——— آرتھر ——— آرتھر" ——— جینی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"آرتھر اب بول نہیں سکتا مادام جینی" ——— اچانک دہانے سے ورتھا کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ٹکلجنت دھماکہ ہوا اور جینی کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دُور جا گرا۔ ورتھا غار کے دہانے سے اندر آ چکی تھی اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی جس کی نال سے دُھواں نکل رہا تھا۔

"میں چاہتی تو تمہارا سینہ بھی گولیوں سے چھلنی ہو چکا ہوتا ——— لیکن میں تمہیں فی الحال مارنا نہیں چاہتی ——— مگر اگر تم نے کوئی حرکت کی تو میں ایسا بھی کر گذروں گی" ——— ورتھا نے بڑے فتح مندانہ انداز میں کہا۔

"اوہ ——— ورتھا تم! ——— کیا واقعی یہ تمہارا وہی خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے جہاں تم نے کئے۔ ون والے پتھر چھپا رکھے تھے" ——— ؟ جینی نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ اس کی نظریں ورتھا پر لگی ہوئی تھیں۔

www.urdupalace.com

" ہاں مس جیبنی ! ــــ یہی وہ ہیڈ کوارٹر ہے ــــ بانو تمہیں بالکل صحیح جگہ پر لے آئی ہے ــــ لیکن تمہیں آنے میں دیر ہو گئی ہے۔ وہ پتھر یہاں سے پہلے ہی میں نے شفٹ کر دیتے ہیں" ورتھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ ! ــــ پھر تو ٹھیک ہے ــــ ہم دونوں کے مفادات تو ایک ہی ہیں ــــ مجھے خطرہ تھا کہ یہ پتھر عمران کے ہتھے نہ چڑھ جائیں" جیبنی نے یکلخت اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

" مفادات صرف سوئٹزرلینڈ کی حد تک مشترکہ ہیں ــــ سپر پاورز کی حد تک نہیں مس جیبنی کولینز" ــــ ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی اُلٹ کر ڈھلانے کے ساتھ والی دیوار سے ٹکرائی۔ جیبنی نے واقعی انتہائی مہارت کا ثبوت دیا تھا۔ اس نے انتہائی برق رفتاری سے اپنے دائیں پیر کے سامنے پڑا ہوا پتھر ورتھا پر اچھال دیا تھا اور جیبنی کی ٹانگ کی برق رفتار حرکت نے پتھر کو ٹھیک ورتھا کے سینے پر پھینک دیا تھا۔ ورتھا کے ہاتھ سے نہ صرف مشین گن نکل گئی تھی بلکہ وہ ضرب کھا کر اُلٹ کر پیچھے غار کی دیوار سے جا ٹکرائی تھی۔

اور اسی لمحے جیبنی نے یکلخت بھوکے عقاب کی طرح ورتھا پر حملہ کر دیا۔ لیکن اس کے قریب کھڑی بانو نے اچانک اپنی ایک ٹانگ آگے کر دی اور دوڑ کر ورتھا پر حملہ کرنے والی جیبنی بانو کی ٹانگ کی وجہ سے اچھل کر منہ کے بل پتھریلی زمین پر گری اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے وہ

www.urdupalace.com

اپنا چہرہ پتھریلی زمین سے ٹکرانے سے نہ بچا سکی تھی۔ لیکن زوردار انداز میں ٹکرانے کے باوجود وہ یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا چہرہ پتھروں سے ٹکرانے کی وجہ سے خاصا زخمی ہو گیا تھا۔

ادھر ورتھا بھی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری اور پھر سر جھٹکتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ویری گڈ بانو! ـــــ تم اب گرانے میں ماہر ہوتی جا رہی ہو" اچانک دھانے سے عمران کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر بانو سمیت جینی اور ورتھا اس طرح اچھلیں جیسے ان سب کے سروں پر بم پھٹ پڑے ہوں۔ عمران کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔

"عمران تم" ـــــ بانو نے یکلخت بے اختیار چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے عمران کی طرف دوڑی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی جینی کے سینے سے جا لگی۔

جینی نے یکلخت بانو کا بازو پکڑ کر جھٹکا دیا تھا اور بانو نہ صرف اس کے سینے سے جا لگی تھی بلکہ جینی نے اپنا ایک بازو اس کی گردن اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد ڈال کر اسے بری طرح جکڑ لیا تھا۔

"خبردار! ـــــ مشین گن پھینک دو ـــــ ورنہ میں اس کی گردن توڑ دوں گی" ـــــ جینی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ـــــ میرا چانس کیوں ختم کر رہی ہو" ـــــ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو تم بھی آ پہنچے ہو ـــــ میں تمہاری چال سمجھ گئی تھی ـــــ لیکن تمہیں بھی مایوسی ہو گی عمران ـــــ کے۔ ڈن تمہیں نہیں مل سکتا۔"

www.urdupalace.com

یکلخت ورتھا نے تیز اور فاتحانہ انداز میں کہا۔

" میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ مجھے گیے۔ وَن کی فی الحال ضرورت نہیں ——— فی الحال تو مجھے مولوی اور گواہوں کی ضرورت ہے۔ یہاں ایک نہیں ——— تین چانس موجود ہیں ——— کوئی تو مان ہی جائے گی ——— اور اگر تینوں ہی مان جائیں تو کیا ہی بات ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میں کہتی ہوں مشین گن پھینک دو ——— ورنہ ———" اُسی لمحے جیتی نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بانو کی گردن پر زوردار جھٹکا مارا اور بانو کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا۔

" میں نے سُنا ہے کہ نواب شہریار خان نے دوسری جنگ عظیم میں حیرت انگیز بہادری کے کارنامے سرانجام دیئے تھے ——— کیا ان کی بیٹی ان کارناموں سے خالی ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" میں کہتی ہوں ———" جیینی نے ایک بار پھر کہنا شروع کیا۔ لیکن وہ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکی اور بُری طرح چیختی ہوئی ایک قدم پیچھے ہٹی۔ دوسرے لمحے وہ بانو کے سر کے اوپر سے اُلٹ کر اس کے سامنے پُشت کے بل آ گری۔ بانو نے واقعی انتہائی مہارت سے کام لیتے ہوئے پوری قوت سے کراٹے کا بھرپور وار جیینی کی پسلیوں پر کیا تھا۔ جیینی سے غلطی یہی ہوئی تھی کہ اس نے بانو کی کمر کے گرد بازو ڈالتے ہوئے اس کے دونوں بازو نہ دبائے

www.urdupalace.com

تھے۔ اس لئے عمران کا فقرہ سنتے ہی بانو ذہنی طور پر سنبھلی اور اس نے پوری قوت سے دونوں کہنیاں پشت پر کھڑی جیپنی کی پسلیوں میں ماری تھیں۔ کراٹے کے اس خوفناک اور اچانک وار نے جیپنی کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا تھا اور یہی بانو چاہتی تھی۔ یکلخت پیچھے ہٹنے کی وجہ سے نہ صرف جیپنی کی گرفت ہلکی ہو گئی بلکہ بانو اور جیپنی کے درمیان فاصلہ بھی پیدا ہو گیا۔ اور اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بانو بجلی کی سی تیزی سے نیچے جھکی اور اس نے پیچھے موجود جیپنی کو یکلخت سر کے اوپر سے اٹھا کر سامنے زمین پر دے مارا۔ اور جیپنی کا سر اس قدر زور سے ٹکرایا تھا کہ اس کے بعد وہ حرکت ہی نہ کر سکی تھی۔

"ھرّا ـــــ ویل ڈن ـــــ بانو ویل ڈن" ـــــ عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ واقعی تحسین آمیز تھا۔ کیونکہ بانو سے اُسے اس خوبصورت داؤ کی شائد خواب میں بھی توقع نہ تھی اور یہی جذباتی پن عمران کی کمزوری بن گیا۔

مخلصانہ انداز میں اچھلتے ہوتے عمران، ورتھا کو نظر انداز کر گیا جو اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر ہونٹ بھینچے کھڑی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ورتھا نے یکلخت جھپٹا مارا اور اس نے انتہائی برق رفتاری سے عمران کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی۔

"خبردار! ـــــ تم دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لو۔ ورنہ ـــــ" ورتھا نے مشین گن جھپٹتے ہی ایک قدم پیچھے ہٹ کر بری طرح چیختے ہوئے عمران اور بانو سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.urdupalace.com

"ارے تم تو میرے ساتھ تعاون کر رہی ہو ـــــ پھر یہ ـــــ"
عمران نے مڑ کر حیرت زدہ لہجے میں کہا۔
"میں کہتی ہوں ہاتھ اٹھا لو ـــــ میں دو تک گنوں گی" ـــــ ورتھا نے پہلے سے زیادہ غصیلے انداز میں کہا اور عمران نے یکلخت دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر لئے۔
جینی اسی طرح بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اور عمران کے ہاتھ اٹھانے کے باوجود بانو اسی طرح خاموش کھڑی تھی۔
"تم بھی ہاتھ اٹھا لو بانو ـــــ تم بھی دشمنوں کے زمرے میں شامل ہو" ـــــ ورتھا نے چیخ کر کہا اور بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہاتھ اوپر اٹھا لئے۔
"تم دونوں دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ ـــــ جلدی کرو" ـــــ ورتھا نے دوسرا حکم دیا۔
"جینی نے تم پر تشدد تو نہیں کیا تھا بانو" ـــــ یکلخت عمران کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے اسے اچانک یہ خیال آیا ہو اور ورتھا کا حکم تو اس نے سنا ہی نہ ہو۔
"اس نے کوڑوں سے مجھے پیٹا ہے ـــــ میری کھال ادھیڑ دی ہے" ـــــ بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ ـــــ تو پھر جینی سے تم اپنا بدلہ لے سکتی ہو ـــــ مجھے کوئی اعتراض نہیں ـــــ اور ورتھا ـــــ تمہارا میرا معاہدہ ختم۔ اس لئے ـــــ" عمران نے بڑے باوقار انداز میں ورتھا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت چٹانوں جیسی سختی ابھر آئی تھی۔

www.urdupalace.com

"میں کہتی ہوں ـــــــ" ورتھا نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔ لیکن عمران کے اچانک لہجہ بدل جانے کی وجہ سے وہ نفسیاتی طور پر گڑبڑا گئی تھی اس لئے وہ فقرہ پورا کئے بغیر اس طرح خاموش ہو گئی جیسے اس سے آگے وہ جو کچھ کہنا چاہتی تھی وہ اس کے ذہن سے اتر گیا ہو۔

"تم کچھ کہتی رہو ـــــ مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں ـــــ ویسے یہ بتا دوں کہ یہ مشین گن خالی ہے" ـــــ عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"نہیں یہ ـــــــ" ورتھا نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور پھر لاشعوری طور پر اس کی نظریں مشین گن کا میگزین دیکھنے کے لئے جھک گئیں۔ اور عمران نے یہ فقرہ شائد اسی لئے کہا تھا کیونکہ ورتھا کی نظریں جھکتے ہی اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ورتھا بُری طرح چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر غار کے کونے میں جا گری۔

عمران نے بڑے ماہرانہ انداز میں اچھل کر ورتھا کے پیٹ پر لات کی ضرب لگائی تھی۔ اچھل کر گرنے کی وجہ سے مشین گن ورتھا کے ہاتھوں سے نکل کر فضا میں اچھلی جسے عمران نے تیزی سے جھپٹ لیا۔

یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ بانو حیرت سے پلکیں جھپکاتی کھڑی رہ گئی۔ وہ کسی سنگی مجسمے کی طرح اپنی جگہ پر کھڑی تھی ورتھا بھی نیچے گرنے کے بعد دوبارہ اٹھ ہی نہ سکی ـــ اس کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا اس لئے وہ بیہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے ایک

www.urdupalace.com

ہاتھ میں مشین گن پکڑتے ہی دوسرے ہاتھ سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"سب لوگ غار میں آجائیں —— اوور اینڈ آل" —— عمران نے انگوٹھا بٹن پر رکھتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر دوسرے لمحے واپس اس کی جیب میں غائب ہو گیا۔

"ہاں تو مس بانو شہریار! —— میں نے کیا کہا ہے —— تم جینی سے اپنا انتقام لے سکتی ہو" —— عمران نے ٹرانسمیٹر جیب میں رکھتے ہوئے دوبارہ بانو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر ہاتھ میں پکڑی مشین گن اس کی طرف اچھال دی۔

بانو نے مشین گن جھپٹی اور پھر اس کا رخ جینی کی طرف کر دیا۔ اس کی انگلی انتہائی تیزی سے ٹریگر کی طرف بڑھی۔ جینی اس کے سامنے فرش پر پشت کے بل بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرے پر زردی پھیلی ہوئی تھی۔

"نہیں! —— میں کسی بے بس انسان پر گولی نہیں چلا سکتی" —— یکلخت بانو نے کہا اور مشین گن ایک طرف ہٹا لی۔

"اوہ! —— تم واقعی مجھے حیران کرتی جا رہی ہو —— اب مجھے یقین آگیا ہے کہ میری طرح تمہارے جسم میں بھی شریف انسان کا خون ہے" —— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

اسی لمحے غار میں صدیقی داخل ہوا۔

"صدیقی! —— غار میں سے رسی ڈھونڈو اور ورتھا اور جینی کے

www.urdupalace.com

ہاتھ باندھ دو" ——— عمران نے صدیقی سے کہا اور صدیقی سر ہلا کر رسی کی تلاش میں نظریں گھمانے لگا۔

اسی لمحے چوہان اندر داخل ہوا۔ اور پھر اس کے بعد صفدر اور سب سے آخر میں خاور اندر داخل ہوا۔ جب کہ صدیقی اس دوران رسی تلاش کر کے ورتھا اور جینی کے ہاتھ باندھنے میں مصروف تھا۔

"یہ مشین گن مجھے دے دو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر بانو کے ہاتھ سے مشین گن لے لی۔

"وہ پتھر ——— وہ پتھر نجانے کہاں چلے گئے ہیں ——— پہلے تو یہیں تھے اور ورتھا انہی پتھروں میں دب کر ہی بے ہوش ہوئی تھی" ——— بانو نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا جیسے اُسے ایک بار پھر پتھروں کا خیال آگیا ہو۔

"میرے خیال میں ورتھا انہیں یہاں سے ہٹانے میں کامیاب ہوگئی ہے ——— اب وہ بتائے گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ صفدر! ——— تاکہ اس سارے ڈرامے کا ڈراپ سین ہو سکے" ——— عمران نے ایک طرف کھڑے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا ورتھا کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ورتھا اور جینی دونوں کی آنکھیں کھل چکی تھیں۔ صفدر باری باری ان دونوں کے منہ اور ناک بند کر کے انہیں ہوش میں لانے میں کامیاب ہوگیا تھا۔

www.urdupalace.com

صدیقی نے ان دونوں کو باندھ کر غار کی دیوار کے ساتھ ان کی پُشت لگا کر بٹھا دیا تھا۔

"ہاں تو مس ورتھا ب ـــــ اب تم بتاؤ گی کہ کے، وَن والے پتھر کہاں ہیں" ـــــ عمران نے ورتھا سے مخاطب ہو کر کہا اور ورتھا کے حلق سے یکلخت قہقہہ نکل گیا۔

"ٹھیک ہے ـــ ٹھیک ہے ـــ سینے میں رُکی ہوئی سانس نکالنے کے لئے قہقہے لگانا واقعی کامیاب نسخہ ہے" ـــــ عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے کوئی حکیم اپنے بتائے ہوئے طبی نسخے کی تاثیر فخریہ انداز میں بتا رہا ہو۔

"عمران! ـــ تم چاہے جو چکر بھی کھیلو ـــــ تم کبھی اس راز کو حاصل نہ کر سکو گے ـــــ پتھر اب تک وہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے جہاں انہیں پہنچنا چاہیئے تھا" ـــــ ورتھا نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سُنا ہے کہ حسینوں کے دل پتھر کے ہوتے ہیں اور یہ دنیا میں سب سے قیمتی پتھر شمار کئے جاتے ہیں ـــــ ان کی موجودگی میں مجھے ان پہاڑی پتھروں کے پیچھے بھاگنے کی کیا ضرورت ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم جو چاہو ـــ کہو ـــ تم جو چاہو ـــ کرو ـــــ لیکن کے، وَن والے پتھر اب تمہیں زندگی بھر نہیں مل سکتے ـــــ کبھی نہیں مل سکتے"۔ ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تم سے شادی کر لوں ـــ تو کیا خیال ہے ـــ تم جہیز میں

www.urdupalace.com

وہ پتھر لے آؤ گی ـــــ سوچ لو ـــــ پتھروں کے بدلے میں تمہیں بر مل رہا ہے ـــــ ورنہ یہاں تو کاروں اور کوٹھیوں کے بدلے میں بھی دُولہا نصیب نہیں ہوتا ـــــ اور دُولہا بھی مجھ جیسا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے شادی کرو گے ـــــ اس پہاڑی چوہیا سے"۔ یکلخت بانو نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران کے سب ساتھی چونک کر بانو کو دیکھنے لگے۔

"جب تم مانتی ہی نہیں ہو ـــــ تو بتاؤ میں کیا کروں ـــــ جولیا ہسپتال میں پڑی ہے اور مجھے ہسپتال کی فضا سے خوف آتا ہے"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ! ـــــ تم نے شادی کو مذاق سمجھ لیا ہے" ـــــ بانو نے عمران کے ساتھیوں کی موجودگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شادی کو مذاق ـــــ کمال ہے ـــــ اگر میں اسے مذاق سمجھتا تو اب تک میں ایک ہزار شادیاں کر چکا ہوتا ـــــ کیوں صفدر" ـــــ عمران نے آخر میں صفدر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ان کا تعارف ہی اب تک نہیں کرایا ـــــ اس لئے میں کیا کہہ سکتا ہوں" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ نواب شہریار خان کی اکلوتی بیٹی مس جہاں بانو ہیں ـــــ ان کے ابا جان میرے ڈیڈی کے بچپن کے دوست اور ٹکر کے جاگیردار ہیں" ـــــ عمران نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر

www.urdupalace.com

بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں سمجھ گیا ـــ لیکن شائد جولیا کو یہ تعارف پسند نہ آئے" ـــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ جب تک ٹھیک ہو کر ہسپتال سے نکلے گی ـــ تعارف ہی بدل چکا ہوگا ـــ پھر اس کا تعارف نواب شہریار خاں کی بیٹی کی بجائے مسز علی عمران کے طور پر کرایا جائے گا ـــ بشرطیکہ مس جہاں بانو راضی ہوگئیں تو" ـــ عمران نے بانو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس بار بانو نے ناراض ہونے کی بجائے شرما کر منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

"ارے ہاں! ـــ وہ پتھر تو درمیان میں ہی رہ گئے ـــ اور یہ پتھر بڑا مسئلہ بن جاتے ہیں ـــ درمیان میں پتھروں کی دیوار آجائے تو دل اس کے دونوں طرف تڑپتے ہی رہ جاتے ہیں"۔ عمران نے بانو کو شرماتے دیکھ کر بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی آپ مس بانو سے شادی کا فیصلہ کر چکے ہیں" ـــ؟ اچانک خاور بول پڑا۔ وہ اب تک خاموش کھڑا تھا۔ اس کے لہجے سے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اسے عمران کا یہ ارادہ قطعی پسند نہ آیا ہو۔

"ہاں! ـــ اگر جولیا نے اجازت دے دی تو" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کون ہوتی ہے اجازت دینے والی ـــ بوڑھی میم ـــ شکل دیکھی ہے اس نے اپنی" ـــ بانو نے یکلخت انتہائی غصیلے

www.urdupalace.com

لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مسئلہ یہ ہے مس بانو! ۔۔۔ کہ ہمارے ملک کا قانون ہے کہ بغیر اجازت لئے دوسری شادی ۔۔۔۔۔۔" عمران نے یکلخت گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ سن کر بانو یوں بری طرح اچھلی جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔ اور غصے کی شدت سے اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے۔

"کک ۔ کک ۔ کیا مطلب! ۔۔۔ جولیا تمہاری بیوی ہے"۔ بانو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ۔ وہ ۔ پتھر ۔ وہ پتھروں کی دیوار" ۔۔۔ عمران نے نظریں چراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے صفدر کی طرف مڑ گیا۔

"صفدر! ۔۔۔ جا کر باس سے کہو کہ ایک بند باڈی کا ٹرک فوراً یہاں بھیجے ۔۔۔ تاکہ یہاں سے کے۔ ٹن کے پتھر نکال کر دارالحکومت شفٹ کئے جا سکیں" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"ٹھیک ہے" ۔۔۔ صفدر نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے غار کے دہانے کی طرف مڑ گیا۔

"ان پہاڑیوں میں واقعی بے شمار پتھر موجود ہیں ۔۔۔ جتنے ٹرک جی چاہے بھر لو" ۔۔۔ ورتھا نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"لو ایک چانس اور ختم ہوا ۔۔۔ جینی والا چانس پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ کیونکہ میں نے کسی جلاد سے شادی کر کے مرنا تو نہیں یہ تو کوڑے مار مار کر میری کھال ادھیڑ دے گی ۔۔۔ اور تم ابھی بچی ہو

www.urdupalace.com

ابھی تمہیں پختہ کار ہونے میں بہت عرصہ درکار ہے ۔۔۔۔ اور میں اتنا عرصہ کنوارہ نہیں رہ سکتا مس ورتھا" ۔۔۔۔ عمران نے ورتھا سے مخاطب ہو کر کہا اس کے لہجے میں مایوسی تھی۔

" تم جو چاہے بکواس کر لو ۔۔۔۔ لیکن تم مجھ سے ان پتھروں کے بارے میں کچھ نہیں پوچھ سکتے" ۔۔۔۔ ورتھا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" جہاں مس بانو جیسی خوبصورت حسینہ موجود ہو ۔۔۔۔ وہاں مجھے تمہارے پتھروں کے پیچھے بھاگنے کی کیا ضرورت ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سنو عمران! ۔۔۔۔ آئندہ میرا نام مت لینا ۔۔۔۔ میں یہاں سے واپس حویلی جاؤں گی اور آئندہ کبھی تمہاری شکل نہ دیکھوں گی" ۔۔۔۔ بانو نے یکلخت غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔۔ نام واقعی نہیں لینا چاہیئے۔ جب مسز کہہ دینے سے کام چل سکتا ہے تو نام لینے کی ضرورت ہی کیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بانو اس کی بات کا جواب دیتی، صفدر دوبارہ اندر داخل ہوا۔

" ٹرک ابھی پہنچ جائے گا عمران صاحب! ۔۔۔۔ بات ہو گئی ہے ۔۔۔۔ لیکن وہ پتھر کہاں ہیں" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" کیوں ورتھا ۔۔۔۔ بتا دوں ۔۔۔۔ اجازت ہے" ۔۔۔۔ عمران

www.urdupalace.com

نے بڑے معصوم سے انداز میں ورتھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ساری عمر سر پٹکتے رہو گے — تب بھی ان پتھروں کو حاصل نہ کر سکو گے" — ورتھا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اجازت ہے — بتا دوں" — ؟ عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"ایک بار نہیں — دس بار اجازت ہے" — ورتھا نے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لو بھئی صفدر! — اجازت تو مل ہی گئی — اب کم از کم جنازہ تو جائز ہو ہی جائے گا" — عمران نے کہا اور تیزی سے دیوار کے اس حصے کی طرف بڑھا جہاں اس نے ویو مشین میں خلاء دیکھا تھا۔ اور پھر چند لمحوں تک مختلف پتھروں پر پیر مارنے کے بعد جیسے ہی اس نے ایک پتھر پر پیر مارا۔ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار میں خلاء پیدا ہو گیا۔

"دوسری طرف ایک غار ہے صفدر! — اس کے کونے میں ایک کنواں ہے اور ہمارے مطلوبہ پتھر اس کے اندر موجود ہیں" — عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور پھر گردن گھما کر ورتھا کو دیکھنے لگا جیسے اپنی بات کی اس سے تصدیق چاہتا ہو۔ اور ورتھا کا چہرہ ایک لمحے کے لئے تو سیاہ پڑ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"ہوں — بکواس — نفسیاتی داؤ" — ورتھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"نفسیاتی داؤ نہیں مس ورتھا !۔۔۔ اسے سائنسی داؤ کہتے ہیں۔ یہ دیکھو"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ویو مشین نکالی اور اس کی سائیڈ میں لگے ہوئے مختلف بٹن دبانے لگا۔ اور پھر اس نے ایک اور بٹن دبایا اور ویو مشین کو ہاتھ پر اس طرح رکھ لیا کہ اس کی روشن سکرین سب آسانی سے دیکھ سکیں۔ سکرین پر یکلخت ورتھا کا کلوز اَپ اُبھرا اور اس کے بعد منظر دُور ہوتا گیا اور ورتھا اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑیوں میں دوڑتی نظر آنے لگی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔۔۔ ورتھا نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

میں نے بتایا تو ہے کہ یہ نفسیاتی نہیں۔ سائنسی داؤ ہے۔ اور دیکھو کہ یہ داؤ کتنا کامیاب ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ورتھا اپنے ساتھیوں سمیت اسی ہیڈ کوارٹر میں نظر آنے لگی جہاں یہ سب موجود تھے۔ اس کے بعد جب وہ منظر ابھرا کہ ورتھا کے ساتھی پتھر اٹھائے ساتھ والی غار کے کنوئیں میں ڈال رہے تھے تو ورتھا نے یکلخت آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا چہرہ لٹک گیا تھا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی"۔۔۔۔۔ ورتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہا ہے کہ تم ابھی بچی ہو۔ اس لئے یہ چالنس بھی ختم۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ جینی اور تمہارے سب ساتھی بھی ختم ہو چکے ہیں۔ اور دار الحکومت میں موجود تمہارے باقی ساتھیوں کا پتہ سیکرٹ سروس خود ہی تم سے معلوم کر لے گی۔ میں اب فارغ ہوں۔ تو مس بانو۔!

www.urdupalace.com

کیا خیال ہے۔ یہاں سے تمہاری حویلی نزدیک ہے ۔۔۔ تمہارے ڈیڈی سے بات نہ کر لی جائے" ۔۔۔ عمران نے ویڈیو مشین کا بٹن آف کر کے بانو کی طرف مڑتے ہوئے کہا جو بڑی حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کے ہاتھ میں موجود ویڈیو مشین کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ تو انتہائی حیرت انگیز چیز ہے ۔۔۔ یہ ہے کیا ۔۔۔؟" بانو نے پوچھا۔ وہ شاید جان بوجھ کر عمران کی بات گول کر گئی تھی۔

"چلو وعدہ رہا ۔۔۔ اگر تم ڈیڈی سے اجازت لے لو تو یہ مشین میں تمہیں سلامی میں دے دونگا ۔۔۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ کہیں تم پھیروں کی بجائے ہماری شادی کی فلم نہ ان لوگوں کو دکھانا شروع کر دینا۔ اور مجھے شرم سے خودکشی کرنی پڑ جائے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر سمیت باقی سب ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکل گئے۔

"تم پاگل ہو ۔۔۔ پاگل ۔۔۔" بانو نے بے اختیار شرماتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو تمہاری منت کر رہا ہوں ۔۔۔ ورنہ ظاہر ہے تم جیسی ۔۔۔" عمران نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا اور غار ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔ جب کہ بانو آنکھیں نکالتی رہ گئی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اب عمران کے لئے پیچھا چھڑانا خاصا مشکل ہو جائے گا۔

ختم شد

www.urdupalace.com